For more visit (exponovels.com)

# تو ہمسفر میرا

## مشی راجپوت

ماہی بیٹا اٹھ بی جاو یونیورسٹی سے لیٹ ہو جاو گی پھر مجھے نا کہنا کہ میں لیٹ ہو گی

اچھا مما بس اٹھ گی

فردوس بیگم روم سے باہر چلی گی

ماہی بیڈ پر اپنی موبائل ڈھونڈتی ہے

موبائل چیک کرتی تو کافی مس کالز ہوتی ہے مریم ور ماہم کی

فون چیک کر ک جلدی جلدی اٹھ کر اپنی کپڑے لے کر وشروم میں چلی گی اور تیار ہو کر جلدی نیچی چلی گی

ناشتے پر سب مجود ہوتے ہے

منہل جس کو سب پیار سے ماہی کہتے تھے

سب کو سلام کرتی ہے اور اپنے دادا سے سر پر پیار لیتی ہے

وجاہت شاہ جو کہ اس کہ دادا احمد ان شاہ جو ماہی کہ ولد ہے اور 1 چھوٹی بہن اور 1 بھائی اور فردوس بیگم جو سب کو ناشتہ دے رہی تھی سب مجود تھے

ماہی کہ اج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا

وراس سے چھوٹی سائرہ جو fsc کر رہی تھی جب کہ دانیال شاہ جو اپنے باپ کہ ساتھ بزنس میں ہاتھ بٹھا رہاتھا

ماہی ناشتہ جلدی جلدی کر رہی تھی

فردوس بیگم اسے دیکھتے ہوئے ٹوکا ک بیٹا آرم سے ماما دیر ہو رہی ہے بس ہو گیا جلدی سے اٹھی اپنی ماں کو پیار کر کہ باہر بھاگ گی

ڈرائیور انتظار میں تھا

ماہی جلدی بیٹھ گی خان بابا جلدی کریں خان بابا جو ان کہ پرانے ڈرائیور تھے جلدی سے گاڑی اگے بڑھا دی

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی کلاس کی طرف گی جہاں پر ماہم اور مریم اس کہ انتظار کر رہی تھی

ان سے مل کر ان کے ساتھ ہی بیٹھ گی پروفیسر کلاس ماہی داخل ہوئے اور سب سٹوڈنٹ سے اپنا تعارف کروایا

سب سٹوڈنٹ نے باری باری اپنا تعارف کروایا لیکچر ختم ہوتے ہی وہ تینوں کنٹین کی طرف چلی گئ

مریم اور ماہم سے اس کی بچپن سے دوستی تھی تینوں سکول کالج اور اب یونیورسٹی میں بھی اکھٹی تھی

ان کی فیملی کی بھی کافی اچھی دوستی تھی سب کہ اپس میں بہت انا جانا ہے ماہی یونیورسٹی سے اکر فریش ہو کر لپ ٹاپ میں بزی ہو گی

وجاہت شاہ کہ دو بیٹے ور ایک بیٹی تھی بڑا بیٹا رضوان شاہ ور اس سے چھوٹا حمدان شاہ ور اور سب سے چھوٹی بیٹی عائشہ تھی

رضوان کی بیگم کہ نام سعدیہ ہے ان ک دو بیٹے تھے بڑا ارتضا شاہ اور اس سے چھوٹا حمزہ شاہ

ارتضا اپنے باپ کہ بزنس سنبھال رہا تھا جب کہ حمزہ منہل ک ساتھ یونیورسٹی جاتا تھا اور عائشہ کے بھی دو بچے تھے بیٹا انس اور بیٹی ندا اور اپنی شوہر ک ساتھ باہر کے ملک رہتی تھی

وجاہت شاہ کے سب بچوں کا اپس میں بہت اچھا تعلق تھا حمدان شاہ وجاہت ک لاڈلے بیٹے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ہی ساتھ رہتے تھے

دونوں بیٹوں کے بنگلے اپنے سامنے تھے

اپنی بیگم کوثر کی وفات کہ بعد اپنے چھوٹے بیٹے حمدان کے ساتھ ہی رہتے تھے وجاہت شاہ کو اپنے پوتے پوتیاں بہت عزیز تھے

وہ سب سے بہت پیار کرتے تھے منہل (ماہی) اور ارتضا میں تو ان کی جان بستی تھی اس لئے ان کی دلی خواہش تھی کہ منہل اور ارتضا ایک ہو جائے

دوسری طرف منہل کو ارتضا بلکل پسند نہیں تھک وہ زیادا غصہ کرتا تھا جس کی وجہ سے منہل اس کے سامنے بھی کم جاتی تھی منہل کی طبیت شوخ اور چنچل ہنسی مذاق والی تھی

جب کہ ارتضا سنجیدہ طبیعت کا ملک تھا جس کی وجہ سے ماہی اس کو ہٹلر کہتی تھی

صرف حمزہ اور سائرہ کگے سامنے حمزہ سائرہ اور ماہی کی بڑی اچھی دوستی تھی وہ تینوں بہت مستی کرتے تھے جب اکھٹے ہو باہر شوپنگ پر بھی جاتے تھے

حمزہ ارتضا کے مترادف تھا ارتضا جتنا سنجیدہ ہے حمزہ اتنا ہی فنی تھا سارہ دن گھر میں سب کو تنگ کرتا رہتا تھا رضوان شاہ کی گھر کی رونق تھا

ارتضا منہل سے چھ سال بڑا تھو جبکہ حمزہ تین سال اور دانیال ارتضا سے ایک سال چھوٹا تھا

اور سائرہ منہل سے دو سال چھوٹی تھی ہر ویک اینڈ پر دونو فیملی اکھٹے ڈنر کرتے تھے کبھی رضوان شاہ کے گھر اور کبھی حمدان شاہ کے گھر اج سب کہ ہمدان شاہ ک ڈنر تھا جس کی وجہ سے ماہی اور اس کی مموکچن میں مصروف تھی

ماہی کو کوئنگ کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے وہ ہر ویک اینڈ پر کچھ نا کچھ بناتی تھی

اج بھی وہ کچن میں مصروف تھی جب باہر سے اواز ائی باہر سعدیہ حمزہ اور رضوان شاہ کی اواز تھی

وجاہت شاہ سب سے ملے اور ارتضا کہ پوچھا تو رضوان شاہ نے کہا وہ اپنے افس کے کام میں بزی ہے

تھوڑی دیر تک اجائے گا

منہل نے سکون کہ سانس لیا شکر ہے نہیں ایا منہل کچن میں کر رہی تھی تو حمزہ کچن میں ایا

ہیلو ڈیئر کزن کسی ہو منہل میں ٹھیک اپ کیسے ہے حمزہ بھائی میں ٹھیک ہو کوئی ہیلپ چاہیے تو بتا دو نہیں

بھائی بس ہو گیا شکریہ حمزہ ویسے یہ اوفر محدود مدت کے لئے ہے حمزہ بھائی اپکو کیچن کے کام اتے ہے

ہاں میری کوئی بہن نہیں ہے نا تو کبھی کبھی مما کے ساتھ ہیلپ کرا وادیتا ہو منہل ہاہاہا چلے میں بھی تو اپ کی

بہن ہو نا تم تو میری بہن بھی ہو اور دوست بھی ماہی وی سے اج ارتضا بھائی نہیں ائے ماہی چلے شکر ہے

زیادہ ہنسو مت انے والا ہے

منہل باہر جا کر بڑی رضوان اور سعدیہ سے سلام کرتی ہے سعدیہ بیگم اور رضوان شاہ منہل دونوں کی

لاڈلی ہے سعدیہ بیگم منہل کو بہت پسند کرتی ہے ان کی کوئی بیٹی نہیں ہے تو ان کو ماہی بہت عزیز تھی ان کی

دلی خواہش تھی کہ ماہی ارتضا کی دلہن بنے

خشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا کھانے کہ بعد منہل چائے بنانے چلی گئی اتنی دیر میں ارتضا بھی اگیا ارتضا نے سب کو سلام کیا اور اپنے دادا کہ پاس بیٹھ گیا

ارتضا جو اپنے داداک پاس بیٹھا تھا اس کی انکھیاد کسی کو تلاش کر رہ تھی ہفتے میں ایک دن تو اس کو دیکھتا تھا ہاں وہ منہل کو تلاش کر رہ تھا وہ اس کو بچپن سے چاہتا تھا پر کبھی کہا نہیں منہل تو اس سے ڈرتی تھی کیوں کہ وہ اس سے سخت لہجے میں بات کر تا تھا منہل ہمیشہ اس کو دیکھ کر گھبر اجاتی تھی ارتضا کو اس کہ بھائی کہنا برالگتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس پر غصہ کر تا تھا

ارتضا ابھی بھی اس کو تلاش کر رہا تھا جس کا اندازہ اس کی ماں بجوبی لگا سکتی تھی وہ جانتی تھی ارتضا منہل کو پسند کر تا تھا لیکن کبھی کہا نہیں وہ اپنے بیٹے کی انکھوں میں منہل کہ لئے پسند گی دیکھ چکی تھی

اتنی دیر میں منہل سب کہ لئے چائے لے ائی اور سب کو سرو کر رہی تھی جب ارتضا تک ائی تو اس کہ ہاتھ کانپنے لگ گئے ارتضا اس کو دیکھنے لگا وہ ہلکے پیلے رنگ کہ سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی سیدھا ارتضا کہ دل میں اتر رہی تھی ارتضا کی ماں سب دیکھ رہی تھی ارتضا کو مخاطب کیا ارتضا بیٹا چاے ارتضا جلدی سے چائے لیتا ہے اور ماہی وہاں سے چلی گی

چاے کہ بعد رضوان شاہ اور ہمدان شاہ بزنس کی باتوں میں مصروف ہو گئے اور دانیال اور ارتضا اپنی باتوں میں لگ گئے فردوس بیگم اور سعدیہ بیگم اپنی گپ شپ کر رہی تھی وجاہت شاہ عشاہ کی نماز ادا کرنے اپنے کمرے میں چلے گئے حمزہ سارہ اور ماہی لڈو کھلنے لگ گے ہر ویک اینڈ پر تینوں مل کر خوب مستی کرتے تھے اور لڈو کھلتے تھے

دیر رات گپ سپ کہ بعد رضوان شاہ اپنی فمیلی کہ ساتھ گھر چلے گے اور باقی سب بھی اپنے اپنے روم میں چلے گے ماہی بھی اپنے روم میں اکر جلدی سے سونے لیٹ گئ دن بھر یونیورسٹی اور گھر کہ کام کی وجہ سے جلدی سو گی تھی

ماہی کی انکھ لیٹ کھلی وہ فجر کی نماز پڑھ کر دوبارہ سو گی ناشتے سے فارغ ہوئ تو ماہم اور مریم اس سے ملنے اس کی طرف ائی تھی اج ان کہ کمبائن سٹڈی کا ارادہ تھا جس کی وجہ سے مریم اور ماہم اس کی طرف ائی تھی ابھی وہ اندر جا رہی تھی مریم کی دانیال سے ٹکر ہو گی

ابھی وہ اپنے اپ کو گرتا محسوس کرنے کا سوچتی ہے تو اپنے اپ کو کسی کی مضبوط باہوں میں پایا

جلدی سے سیدھا ہو کر دانیال سے الگ ہوئ تمھیں نظر نہیں اتا یا اسے ہی ہوا کہ گھوڑے پر سوار رہتی ہو

اپنی اتنی بے عزتی پر مریم بھی چپ نہیں رہی وہ بھی دانیال سے لڑنے لگ گی تم ہو گے اندھے ان کو لڑتا دیکھ کر ماہم پریشان ہو گی ان کا شور سن کر فردوس بیگم اگی کیا ہو گیا ہے بچوں فردوس بیگم کو دیکھ کر مریم چپ ہو گی کچھ نہیں انٹی وہ دونوں فردوس بیگم کو سلام کرتی ہے

اور ماہی کا پوچھ کر اس ک روم کی طرف چلی جاتی ہے جاتے جاتے دانیال کو غصے سے ضرور دیکھتی ہے جو اس کو دیکھ کا مسکرا رہا ہوتا ہے

ماہی کہ روم میں جا کر اسے ملتی ہے مریم کا موڈ خراب دیکھ کر ماہی پوچھتی ہے اس کو کیا ہوا مریم ایک بندر سے ٹکر ہو گئی ماہی اس کا اشارہ سمجھ جاتی ہے یار تم اور دانیال بھائی اتنا لڑتے کیوں ہو

تمہارا بھائی مجھ سے لڑتا ہے چلو چھوڑو یار جس کام کہ لئے ائے ہے وہ کام کرتے ہے پھر وہ تینوں پڑھنے میں مصروف ہو گی اتنی دیر میں فردوس بیگم ان کہ لیے کھانے پینے کے لئے سامان بجھواتی ہے

صبح ماہم یونیورسٹی جلدی پہنچ گی ماہی اور مریم کا ویٹ کر رہی تھی کچھ دیر مریم اور ماہی اگی تھی اور وہ تینوں کلاس کی طرف چلی گی لیکچر کہ بعد سر انوسمنٹ کرتے ہے اس ویک اینڈ پر نیو سٹوڈنٹ کہ لیے پارٹی ارینج کی گئی ہے جس کا تھیم ریڈ کلر ہے سب سٹوڈنٹ خوش ہو جاتے ہے کلاس کہ بعد وہ تینوں کنٹین چلی جاتی ہے اور شوپنگ پلان کرتی ہے

حمزہ جو ان کا سنیئر ہے وہ بھی ان کو جوائن کرتا ہے

اج ان تینوں نے شوپنگ پر جانا تھا یونیورسٹی ک بعد وہ تینوں شوپنگ پر چلی گی گاڑی ایک بڑے سے مال کے اگے رکی وہ تینوں مال کے اندر چلی گی اندر بہت بڑی کپڑے کی دوکان میں جا کر اپنے لیے ڈریس دیکھنے لگی کلر تھیم ان کا ریڈ تھا تو اس لیے ریڈ کلر کے ڈریس ہی لیے تینوں نے دکان سے بھر نکل رہی تھی تو انہیں حمزہ مل گیا وہ بھی اپنے لیے شوپنگ کرنے ایا تھا حمزہ نے بھی اپنے لیے ریڈ شرٹ لی اور وہ چاروں مال کے پاس ایک ریسٹورانٹ میں چلے گے وہاں پر اپنے لیے اسکریم اوڈر کی جس کا بل حمزہ نے زبردستی دیا

اسکریم کھانے کے بعد سب باہر کی طرف راونہ ہو گے پارکنگ میں اکر اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف چلے گے

منہل گھر اکر اپنے روم میں فریش ہونے چلی گئی فریش ہونے کے بعد اپنی شوپنگ سارہ کو دیکھنے لگ گئی سارہ کو ماہی کی ڈریس بہت پسند ائی

0

صبح یونیورسٹی میں فنگشن تھا اس لیے ماہی ڈنر کر کے جلدی سونے کے لیے لیٹ گئی

For more visit (exponovels.com)

ماہی صبح جلدی تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے نکل گئی وہ یونیورسٹی میں انٹر ہوئی تو سب کی نظریں اپنے اپر پائی منہل ریڈ کلر کے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے ریڈ فروک کے ساتھ ریڈ چوری دار پجامہ پاوں میں ریڈ سنڈل ریڈ
لیپ سٹک کھلے بالوں کے ساتھ ہر کسی کے دل میں اتر رہی تھی جلدی سے اندر چلی گئی جہاں مریم اور ماہم اس کا ویٹ کر رہی تھی مریم اور ماہم بھی ریڈ کلر میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے تینوں خوبصورتی میں اپنی مثال اپ تھی
ماہی کا ڈمپل اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا ہوتا ہے وہ تینوں ہال کی طرف چلی گئی جہاں تقریب کا انقعاد کیا گیا تھا ہال میں انٹر ہوئی تو ان کی نظر دانیال ارتضا اور حمزہ پر پڑتی دانیال اور ارتضا کو دیکھ کر تھوڑی کنفیوز ہوئی تو دانیال اس کو بتاتا ہے یونیورسٹی کی طرف سے ہم انویٹڈ ہے سب پرانے اور قابل سٹوڈنٹ کو انویٹ کیا گیا مریم دانیال کو دیکھ کر عجیب عجیب منہ بناتی ہے جبکہ ارتضا کی نظریں ماہی کا طواف کر رہی تھو

ماہی جلدی سے اپنی سیٹ کی طرف چلی گی ارتضا کی نظریں ابھی بی ماہی پڑ ہی تھی ارتضا حمزہ اور دانیال بھی اپنی سیٹ پر بیٹھ گے

سب سٹوڈنٹ پارٹی میں مصروف ہو گئے

اپنے چہرے کسی کی نظروں تپش محسوس کرتے ہوئے سامنے دکھتی تو ارتضا کے ساتھ نظریں ملتی ہے اسکی نظروں کی تپش ماہی برداشت نہیں کر پائی فورن نظرے جھکالی ارتضا اس کو دیکھ کر مسکراتا ہے پارٹی کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو طرف نکل گئے ماہی کو لینے بھی ڈاریور اگیا تھا

سدیہ بیگم اور رضوان للاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے سدیہ بیگم راضون شاہ سے ارتضا اور ماہی کے رشتے کی بات کرتی ہے رضوان شاہ یہ سن کر خوش ہو گے ان کی تو اپنی دل کی خواہش تھی ک منہل ارتضا کی دلھن بنے سدیہ بیگم بہت خوش ہوئی چلے اج ہی حمدان بھائی کی طرف چل کر بات کرتے ہے حوصلہ بیگم پہلے اباجی سے تو بات کرنے دو

لیپ ٹاپ پر ماہی کی تصاویر دیکھ کہتا ہے تم صرف میری ہو صرف میری

اج رضوان شاہ اور سدیہ بیگم وجاہت شاہ کے پاس جاتے ہے ارتضا اور منہل کے رشتے کی بات کرنے گے

اتناسب کچھ ہو گیا اور تم ہمیں اب بتا رہی ہو مریم ماہم پر برس پڑی کیا ہو گیا ہے مریم منگنی ہی ہے اس نے کونسی ہمارے بغیر کرلی بتا تو رہی ہے کیوں اتنا شور کر رہی ہو پر اس نے میرے بغیر لڑکا کسے پسند کر لیا اوہو مریم میں نے نہیں کیا اس نے پسند کیا ہے میرا کزن ہے خالا کا بیٹا ہے

او اچھا لو میرج مریم کی بات سن کر ماہم نے شرما کر نظریں نیچے جھکا لی ماہی دیکھ یہ تو بلش کر رہی ہے مریم کی بات سن کر ماہم اسے غصے سے دیکھتی ہے اور پھر وو تینو ہسنے لگ

ایکسیوزمی ماہی پیچھے دیکھتی ہے تو ایک لڑکی اسے مخاطب کرتی ہے can you help me ماہی yeah میرا یہاں new adimision ہے کیا میں اپ لوگو کو jion کر سکتی ہو مریم جو ان کی گفتگو سن رہی ہوتی ہے بولتی ہے ہمرے گروپ میں شامل ہونے کہ لیے کچھ رولز فلو کرنے پرے گے کونسا گروپ ہمارا ( triple MMM group ) triple وہ بڑی حیرانی سے پوچھتی ہے triple MMM grouo ماہی اور ماہم ان کی باتو کو خوب انجوے کر رہی ہے انہیں مریم کی عادت کا پتا ہے وو اسے ہی سب کو تنگ کرتی ہے یس triple MMM group اپ کا نام وہ تو ادھر اکر ہی پچھتا رہی ہے

ک ک کرن برا اٹک کر اس نے اپنا نام بتایا تینو ہسنے لگ گئی soory کرن اس کو مذاق کرنے کی عادت ہے میں منہل یہ ماہم اور یہ مریم کرن کو منہل بہت پسند ائی یہ MMM grouo کیا ہے وہ تینوں

مسکرانے لگ گئی M سے منہل اور M سے ماہم اور M سے مریم اور یہ بنا ہمارہ triple MMM)

( group مریم جو پاس کھڑی ہوتی ہے کرن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے سب مسکرانے لگ جاتی

ہی منہل اپ کا یہ ڈمپل بہت attractive ہے جس کی وجہ سے میں اپ کی طرف ائی ہو تو پھر فرینڈ

کرن جو سب کی طرف ہاتھ بڑھتی ہی جو تینیو باری باری کرن سے ہاتھ ملاتی ہے

اوکے فرینڈ( wel come to triple MMM group )اور پھر چاروں کلاس کی طرف چلی جاتی

ہے

وجاہت شاہ بہت خوش ہے ان کے دل کی بات اج رضوان شاہ نے کر دی میں بہت خوش ہو رضوان

میری تو دلی خواہش تھی منہل اور ارتضا ایک ہو میں بہت خوش ہو وجاہت شاہ رضوان کے گلے لگتے ہو

سدیہ بیگم بھی بہت خوش تھی

اج ہی حمدان سے بات کرتا ہو پھر مل کر چھوٹا سا فنگشن رکھ لے گے تم پھلے ارتضا سے بی پوچھ لو ابا جی اس

کی فکر نا کرے مجھے اپنے بیٹے کی پسند کا پتا ہے سدیہ ان کے درمیان بولی ابا جی ٹھیک کھ رہے ہمیں ایک

دفعہ ارتضا سے پوچھنا چاہیے چلے ابا جی اپ حمدان سے بات کرے میں ارتضا سے کرتا ہو

[ ]حمزہ کی گاڑی خراب ہو گئی ارتضا کے بار بار فون کر رہا تھا ارتضا میٹنگ میں بزی ہونے کی وجہ سے فون ریسونا کر سکا حمزہ چلتا چلتا شاہ انڈرستی کے سامنے اگیا تھا

اوفس میں انٹر ہوتا ہے ارتضا اور دانیال میٹنگ میں بزی تھے ان کی میٹنگ احمد چوہدری کے ساتھ تھی میٹنگ کے بعد وہ تینوں باہر اگے تھے جہاں انھیں حمزہ ملا حمزہ سب سے ملتا ہے دانیال حمزہ کا تعارف کرواتا ہے یہ حمزہ شاہ اور 1 سال رہ گیا ہے ان کی تعلیم کا پھر یہ بھی اوفس جوائن کرے گے nice to meet you humza احمد جو ہاتھ اگیے بڑھتا ہے حمزہ اس سے ہاتھ ملتا ہے دانیال احمد کو چھوڑنے باہر چلا گیا اور حمزہ ارتضا سے گاڑی کی چابی لے کر گھر چلا جاتا ہے

ماہی گھر اکر روم میں فریش ہونے چلی گئی فریش ہو کر وہ فردوس بیگم کے پاس کیچن میں چلی گئی ماں کو پیار کر کہ پاس بیٹھ گئی فردوس بیگم بھی ماہی کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی کیا حال ہے میری بیٹی کا ٹھیک ہو مما کیا ہوا منہل کوئی چیز چاہئے نہیں مما وہ ماہم کی منگنی ہو رہی ہے بیٹا یہ تو خوش کی بات ہے اپ کو اداس ہے مما اس کی شادی ہو جائے گی تو وہ ہمیں چھوڑ کر چلی جائے گی بیٹا سب کی شادی ہوتی ہے ہر بیٹی کو ایک نا ایک دن اپنے گھر جانا ہی ہوتا ہے اپ کی بھی تو شادی کرے گیے اپ بھی تو جائے گی نا فردوس بیگم کی بات سن کر ماہی تڑپ کر ماں کے گلے لگ جاتی ہے نہیں مما میں اپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاو گی فردوس بیگم اس کو

روتا دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے بیٹا ابھی ہم اپ کی شادی نہیں کر رہیں ابھی تو میری بیٹی نے پڑھنا ہے بس چپ

رات کے کھانے پر سب ٹیبل پر مجود تھے ماہی بیٹا اپکو کیا ہوا ہمدان صاحب جو بڑی دیر سے ماہی کو نوٹ کر رہے ہے پوچھ لیتے ہے ماہی کے بولنے سے پہلے فردوس بیگم بولتی ہے کچھ نہیں ماہم کی منگنی ہے اس لیے ماہی اداس ہے کیا ہو گیا بیٹا شادی تو ایک دن سب کی ہوتی اپ کی تو ہو گی نا نہیں پاپا میں شادی نہیں کرو گی اپ بھائی کی شادی کرے

بیٹا یہ تو رسم ہے دنیا کی بیٹی کی شادی کرنی پڑتی ہے بیٹی کو کوئی گھر نہیں رکھ سکتا جتنے مرضی امیر ہو بیٹی کی شادی تو کرنی پڑتی ہے اور سنت بھی ہے ہمارے پیغبر نے بھی تو بیٹیو کی شادی کی تھی نا ماہی اپنے پاپا کی بات سن کر اٹھ کر روم میں چلی جاتی ہے وجاہت شاہ سب گفتگو خاموش تھے ماہی کو جاتا دیکھنے لگے ہمدان اور بہو کھانے کے بعد میرے کمرے میں او مجھے اپ دونو سے ضروری بات کرنی ہے

رضوان شاہ اور سدیہ بیگم ارتضا سے بات کرنے اس کے روم مے گیے ارے مما پاپا اپ کوئی کام تھا تو مجھے بولا لیتے کیوں بیٹا ہم اپ کے روم میں نہیں آسکتے کیا نہیں مما اسی کوئی بات نہیں ائے مما پاپا اے

رضوان شاہ اور سدیہ بیگم ارتضا کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیے ارتضا اپنے ماں باپ کے درمیان بیٹھ بیٹا ہم اپ سے بہت ضروری بات کرنے اے ہے جی پاپا بولے ہم اپکی شادی کرنا چاہتے ہے اب کی بار سدیہ بیگم بولی

نہیں مما میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا پر بیٹا کیوں پاپا مے ابھی بزنس میں فوکس کرنا چاہتا ہوں بیٹا بزنس تو ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا پاپا بس کچھ ٹائم دے دیں اوکے بیٹا پر لڑکی کا نہیں پوچھو گیے سدیہ بیگم نے شرارت سے پوچھا مما ابھی شادی نہیں کرنی تو لڑکی کا کیوں پوچھو چلے شاہ صاحب اپ اباجی کو مانا کر دیے انھیں کھ دیے کہ ہمارا شہزادا ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا اپ منہل کہ لیے کوئی اور رشتہ دیکھ لیے منہل کا نام سن کر ارتضا کی چودہ تبک روشن ہو جاتے ہے مما منہل سدیہ بیگم کا پھنکا تیر نشانے پر لگتا ہے جی بیٹا منہل پر اپ تو شادی نہیں کرنا چاہتے کوئی بات نہیں ہم منا کر دیتے ہے مما میری بات تو سنے میں تیار ہو پر بیٹا ابھی تو اپ کھ رہے تھے نہیں کرنی شادی مما منگنی کر دیے شادی بعد میں ہو جاے گی رضوان شاہ اور سدیہ بیگم اپنے بیٹے کی بات سن کر ہسنے لگ گیے اچھا بیٹا مجھے اپنے بیٹے کی پسند کا پتا تھا thank you مما ارتضا سدیہ کے گلے لگ گیا thank you بیٹا i am pround of you مجھے پورا یقین تھا میرا بیٹا میری بات مانے گا

اج اس کے دل کی خواہش پوری ہوئی تھی جس کو چاہا بنا گے مل گیا ارتضا بہت خوش تھا

ہمدان شاہ اور فردوس بیگم وجاہت شاہ کے کمرے میں جاتے ہے جی ابا جی بیٹھو تم دونوں مجھے تم دونوں سے منہل کے بارے میں بات کرنی ہے ماہی کے بارے میں کیا بات کرنی ہے اپ نے رضوان اور سدیہ ائیں تھے میرے پاس ارتضا کے لیے منہل کا ہاتھ مانگنے مجھے تو کوئی عتراض نہیں اپنے گھر کا بچہ ہے دیکھا بھالا ہے ہر طرح سے منہل کے ساتھ بہتر ہے تم دونوں کو کوئی عتراض ہے تو بتاؤ ابا جی ہمیں کیا عتراض ہونا ہے مجھے کوئی عتراض نہیں کیوں فردوس جو ان سب بات تو میں خاموش تھی بولی مجھے تو کوئی عتراض نہیں ہے لیکن ماہی کا رویہ تو دیکھا ہے نا اپ نے وہ تو ماہم کی منگنی سے اتنا اپ سیٹ ہے اپنی کا سن کر کیا کرے گی کچھ نہیں ہوتا بیگم ہم پیار سے سمجھیے گی اپنی بیٹی کو ماہم کی منگنی ہونے دیے پھر بات کرو گی اس سے ٹھیک ہے بہو جسے تمھاری مرضی پر جلدی بات کرنا ٹھیک ہے ابا جی

ماہی کمرے میں اکر روم لوک کر کے لیٹ جاتی ہے اسے کسے شادی کر کے کسی کے ساتھ بھی چلے جاو میں تو نہیں جاو گی کبھی نہیں

صبح یونیورسٹی میں تینوں گرونڈ میں بیٹھی ہوتی ہے جہاں ماہم انھیں اپنی منگنی کا بتاتی ہے اس ویک انیڈ پر میری منگنی ہے اور تم دونوں نے ضرور انا ہے ماہی اور مریم حیران ہو کر ماہم کو دیکھتی ہے یار تم کسے اپنا گھر

چھوڑ سکتی ہو کیا ہو گیا ماہی ہر لڑکی کو ایک نا ایک دن چھوڑنا پرتا ہے پر میں تو نہیں جاو گی ہاں ماہم یہ اپنے ان کو گھر جمائی رکھے گی

مریم اور ماہم ہسنے لگ جاتی ہے ماہی ان پر غصہ کرتی ہے وہاں پر کرن اجاتی ہے کیا ہو گیا کیوں لر رہی ہے اپ کچھ نہیں کرن ماہی کہتی ہے وہ اپنے ان کو گھر جمائی رکھے گی بکواس نا کرو مریم میں نے اسا کچھ نہیں کہا میں نے صرف یہ کہا کے میں اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جاو گی وہ سب ہسنے لگ گی ماہی ان سب پر غصہ کرتی ہے دیکھو ماہی اگر کوئی ہمیں پیار کرے ہماری عزت کرے تو ہمیں پتا بھی نہیں چلتا کے ہم کسے ان کی طرف چلے جاتے ہے دعا کرتی ہو اپکی زندگی میں کو اچھا سا loving careing parson اے جو اپکو بہت پیار کرے پھر دیکھنا اپ خودی اس کی طرف چلی جاے گی کرن کی بات سن کر سب خاموش ہو گی یار تم اتنی اچھی باتیں کسے کرتی ہو مریم کی بات سن کر سب مسکرانے لگ جاتے ہے ماہم تمھیں اپنی خالا کا بیٹا پسند ہے کیا ماہی کی ت سن کر ماہم بلش کرنے لگ گئ وہ ہو ماہی پسند ہے اسے کیا نام ہے ہمارے جیجو کا مریم کی بہتے سن کر ماہم نے نظریں جھکالی بتانا یار احمد نام ہے وانام تو بہت پیارا ہے اپنی دوست کی خوشی دیکھ کر ماہی بھی خوش ہو گی وہ ماہم کو دیکھ کر اور کرن کی باتوں سے مطمئن ہو گی کرن اپ نے بھی میری enegment پر انا ہے میں کوشش کرو گی ماہم

اج وہ تینوں شوپنگ پر گی تھی ماہم کو اپنی engegment کا ڈریس لینا تھا اور ماہی اور مریم نے اپنے لیے ڈریس لینے تھے ماہم کو بہت اچھا ڈریس پسند ایا گرین اور پنک رنگ کا ڈریس تھا جس پر سلور سٹون کا کام ہوا تھا ڈریس بہت پیارا تھا تینو کو ڈریس بہت پسند ایا ماہی اور مریم نے اپنے لیے ایک جسے ڈریس لیے

احمد چودھری کے ساتھ شاہ انڈرستی کی ڈیل فائنل ہو گی ارتضا دانیال اور احمد تینوں بہت خوش تھے یہ ڈیل سب کے لیے بہت فائدہ مند تھی احمد کی دانیال اور ارتضا سے بہت اچھی دوستی ہو گی

احمد ارتضا اور دانیال کو اپنی منگنی پر انویٹ کرتا ہے جو وہ دونوں خوشی خوشی قبول کرتے ہے

سب کے راستے لگ لگ ہے پر منزل ایک ہے

اج ماہم کی منگنی ہے ماہی صبح صبح ہی تیاری میں مصروف تھی دانیال اپنی ماں کے پاس منگنی کا بتانے ایا تھا فردوس بیگم اور ماہی ایک ساتھ ہی تھی مما میں اج منگنی پر جا رہا ہو کس کی منگنی ہے بیٹا مما ہماری کمپنی کے نیو پروجکٹ پاٹنر ہے احمد چوہدری ان کی engegment ہے بھائی (احمد چودھری) ان کی منگنی تو ماہم کے ساتھ ہے تمھیں کسے پتا ماہم نے بتایا تھا مجھے او اچھا چلو ریڈی ہو جاو اکٹھے چلتے ہے بھائی میں مما کو کب سے کھ رہی ہو میرے ساتھ منگنی پر چلے پر مان نہیں رہی بیٹا تم دونو جاو سارہ گھر پر ہی ہے اور اپ کے پاپا کی طبیعت نہیں ٹھیک میں گھر پر ہی ہو کیا ہو و مما پاپا کو کچھ نی بیٹا سر میں درد ہے ہو جاے گیے ٹھیک تم دونو

جاو engegment پر ماہم کو میری طرف سے پیار دیناوکے مماچلوگڑیاتیار ہو جاو چلتے ہو میں ذراارتضا کو بت دووو بھی ساتھ جارہے ہے بھائی جی وہ بھی invited ہے اچھااب وو ہٹلر بھی ساتھ جاے گا ماہی اہستہ بولی کہ اس کی اواز فردوس بیگم اور دانیال تک ناگی وو ریڈی ہونے اپنے روم کی طرف چلی گی ماہم گرین اور پنک کلر کے ڈریس بہت خوبصورت لگ رہی تھی ماہی اور مریم نے بھی ایک جسے ڈریس پہنے تھے وہ دونوں بھی بہت خوبصورت لگ رہی ماہی ابھی دانیال کے ساتھ ائی تھی اور سیدھا ماہم سے ملنے چلی گی حمزہ بھی منگنی پر invited تھاوہ ارتضا احمد کی طرف سے اے تھے کچھ دیر میں احمد بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ marriage hall پہنچ گیا engegment combine تھی توانتظام marriage hall میں کیا گیا تھا احمد تھری پیس سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا احمد کے ساتھ ارتضا بھی انٹر ہوا ارتضا کو دیکھ کر ماہی کی دھڑکن تیز ہو گی اور جلدی سے سائڈ پر ہو گی ارتضا گرے کلر کے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا ہر کسی کی نظر ارتضا پر تھی پر ارتضا کی نظر صرف ماہی پر تھی مریم جو پاس کھڑی تھی ماہی ایک بات بتاؤ مجھے لگتا ہے تمہارا یہ کزن تمھیں پسند کرتا ہے جب دیکھو تمھیں غور تا رہتا ہے نہیں مریم اسی کوئی بات نہیں ہے تمھیں غلط فہمی ہے وہ تو ہر وقت مجھ پر غصہ کرتے ہے لگتا تو نہیں ہے اسا پر وسے ہے بہت handsom دیکھ کسے ساری لڑکیاں انھیں دیکھ رہی ہے ارتضا جو احمد کے

ساتھ باتوں میں مصروف ہوتا ہے ماہی نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے واقی بہت پیارا لگ رہا ہوتا ہے ماہی جلدی سے نظریں پھر لیتی ہے

ماہم کی مما ماہی اور مریم کے پاس اتی ہے بیٹا جاو ماہم کو لے او سب انتظار کر رہے ہے جی انٹی ماہی اور مریم ماہم کو لینے چلی جاتی ہے مریم اور ماہی ماہم کو لے کر سٹیج کی طرف جاتی ہے جہاں احمد ماہم کا انتظار کر رہا ہوتا ہے ماہم اسمان سے اتری ہوئی پری لگ رہی ہوتی ہے ماہی اور مریم کے سنگ وہ اور بھی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے وہ تینوں سٹیج کے پاس پہنچ جاتی ہے احمد ہاتھ اگیے بڑھتا ہے جسے ماہم تھام لیتی ہے وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہے ہوتے ہے ہر کوئی ان کی تعریف کر رہا ہوتا ہے دونوں ایک دوسرے کو رنگ پہناتے ہے احمد جب ماہم کے ہاتھ میں رنگ پہنتا ہے ماہم کا ہاتھ کانپ رہا ہوتا ہے احمد اسکا ہاتھ پکڑ کر دباتا ہے اور اسے تسلی دیتا ہے جس سے ماہم کافی مطمئن ہو جاتی ہے

مریم بیٹا مجھ ذرا اندر سے پھولوں ولی ٹوکری تو لا دو ماہم کی امی مریم سے کہتی ہے. جی انٹی ابھی لا دیتی ہو مریم جو پھولوں ولی ٹوکری لے کر واپس ارہی ہوتی ہے زور سے ٹکرانے کی وجہ سے سارے پھول نیچے گر جاتے ہے اور خود گرتی گرتی بچ جاتی ہے تمھیں بہت شوق ہے مجھ سے ٹکرانے کا مجھ سے ہی ٹکراتی رہتی ہو مجھے شوق نہیں ہے تمھیں شوق ہے میرے راستے میں انے کا ہر وقت کالی بلی کی طرح راستہ کاٹتے

رہتیں ہو میں تمہارا ماہی کی وجہ سے لیحاظ کرتی ہے کے اپ ماہی کے بھائی ہے ابھی وہ شروع ہونے لگتے ہے ماہی اجاتی ہے کہاں ہو مریم انٹی کب سے بولا رہی ہے یہ دیکھو ماہی تمھارے بھائی نے کیا کیا چلو چھوڑو میں کسی سے کھ کر پھول اتھواتی ہو تم ماہم کے پاس جاو مریم وہاں سے چلی جاتی ہے

بھائی کیو میری دوست کو تنگ کرتے ہے مزہ اتا ہے دونوں ہسنے لگ گیے

منگنی کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے ماہم جو اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی پیچھے سے کسی نہیں اس کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھام لیا کہا جا رہی ہو جانم احمد اپ ہاتھ چھوڑے میرا کوئی دیکھ لے گا دیکھنے دو چھوڑنے کے لیے تھوڑی پکڑا ہے اومیرے ساتھ پر ہم کہا جا رہے ہے لونگ ڈرایو پر مما میں نے سب سے اجازت لے لی ہے اب چل رہی ہو یا اٹھا کر لے کر جاو ماہم جو شرم کے مارے پوری سرخ ہو گی احمد کی بات سن کر ہوش میں نہیں میں چل رہی ہو اور دونوں گاڑی کی طرف چل پرے

ماہی گھر اکر فریش ہو کر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گی اور ماہم کی engegment کی تصویریں دیکھنے لگ گی احمد بھائی اور ماہم کتنے پیارے لگ رہے ہے نا دونوں ساتھ میں تصویریں دیکھتی دیکھتی اس کی نظر ارتضا کی تصویر پر پڑی جو ہنس کر احمد کو مل رہا ہے ہنستے ہوے کتنے پیارے لگ رہے ہے مجھ پر تو ہمیشہ غصہ ہی کرتے ہے اچانک اس کے منہ سے نکل گیا اور اج مریم کی بات کو سوچنے لگی ایک دم خیال سے باہر ائی

میں کیوان کے بارے میں سوچ رہی ہو جلدی سے لیپ ٹاپ بند کر دیتی ہے

اچانک سارہ روم میں اتی ہے اپی اگی اپ ہاں سارہ تھوڑی دیر پہلے اے اپی مجھے ماہم اپی کی engegment کی تصویریں دیکھا دیے یہ لیپ ٹاپ میں ہے دیکھ لو سارہ لیپ ٹاپ لے کر چلی جاتی ہے اور ماہی جلدی سے بستر میں لیٹ جاتی ہے

ارتضا اپنے فون میں کی تصویر دیکھ رہا ہوتا ہے جو اس نے اج اچانک لی تھی ماہی اس تصاویر میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے جلد ہی تم مجھ سے منسلک ہو جاوگی منہل حمدان شاہ پھر میں دیکھتا ہو تم مجھ سے کیسے بھگتی ہو

احمد اور ماہم گاڑی میں ہوتے ہے گاڑی میں مکمل خاموشی ہوتی ہے جو احمد ختم کرتا ہے وسے اج تم بہت پیاری لگ رہی ہو پھچتا رہا ہو کاش منگنی کی جگہ نکاح ہی رکھوا لیتا

ماہم خاموشی سے ساری باتیں سن رہی ہوتی ہے اور ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مرور رہی ہوتی ہو احمد جو اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا ہوتا ہے ماہم کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے نا کرو اتنا ظلم ان ہاتھو پر بہت پیارے ہے احمد ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں ماہم کا ہاتھ ہوتا ہے ماہم کا دل فل زور سے دھڑکنا شروع کر دیتا ہو اس کی کیفت دیکھ کر احمد اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہو ابھی تو ہاتھ پکڑا ہے تو یہ حال ہے

بعد میں کیا کرو گی احمد کی بات سن کر ماہم شرم سے لال ہوتی جا رہی تھی احمد اس کی حالت کو بہت انجوے کر رہا تھا

وہ تینوں یونیورسٹی کی گروونڈ میں بیٹھی منگنی کی پیکس دیکھ رہی تھی جب کرن ان کے پاس اتی ہے کرن ان تینوں کو سلام کرتی ہے کرن تم کل engegmnt پر کیو نہیں ائی بس یار مما کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس وجہ سے کیا ہوا انٹی کو کچھ نہیں شگر کی مریض ہے اکثر طبیعت خراب ہو جاتی ہے

کرن تم نے بتایا نہیں تمھارے گھر میں کون کون ہے بس میں اور میری امّی اپی کی شادی ہو گی وہ اپنی شوہر کے ساتھ باہر سیٹ ہے بھائی کوئی ہے نہیں اور ابو کا 2 سال پہلے انتقال ہو گیا او سوری دکھ ہوا انکل کا سن کر چلو مجھ بھی منگنی کی پیکس دیکھو ماہم اپ واقی بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماشااللہ اپ دونوں کی جوڑی بہت پیاری ہے شکریہ کرن

بہو تم نے ماہی سے بات کی رشتے کی کے نہیں۔۔۔ نہیں ابا جی اج کرو گی یونیورسٹی سے اتی ہے تو بات کرتی ہو چلو مجھ شام تک بتانا جی ابا جی

ارتضا بھی ناشتہ کر کہ اوفس کے لیے نکل جاتا ہے سدیہ بیگم رضوان سے مخاطب ہوتی ہے کیا کہا ابا جی نے رشتے کا بات ہوئی تھی میری ابا جی سے حمدان اور فردوس کو تو کوئی عتراض نہیں ہے بس ماہی سے پوچھنا ہے اچھی بات ہے ماہی سے پوچھنا چاہیے بچو کی راضامندی سے ہی رشتے ہونے چاہیے

ماہی گھر اکر فریش ہو کر دوپہر کا کھانا کھانے ٹیبل پر اتی ہو جہاں فردوس بیگم اور سارہ پہلے سے مہجود ہوتی ہے

کسی رہی بیٹا ماہم کی منگنی بہت اچھی رہی مما ماہم کی مما اپکا بہت پوچھ رہی تھی چلو میں لگا لو گی چکر ان کے پاس جی مما

کھانا کھا کر ماہی اپنے روم میں چلی جاتی ہے اور سارہ اپنے روم میں جبکہ فردوس بیگم کچن میں چلی جاتی ہے منہل اپنی کمرے میں کتابوں میں بزی ہوتی ہے جب فردوس بیگم اس کے روم میں اتی ہے

ماہی بیٹا یہ لو چائے مما اپ نے کیو بنائی مجھ کھ دیتی میں بناتی اپنی پیاری مما کے لیے چائے کوئی بات نہیں بیٹا پڑھائی میں مصروف ہو نہیں مما ایک اسنمیٹ ملی تھی وہی کر رہی تھی اے اپ میں بعد میں کر لو گی فردوس بیگم ایک چائے کا کپ ماہی کو دیتی ہے اور ایک خود لے لیتی ہے ماہی چائے کا سپ لیتی ہے مما چائے بہت اچھی ہے بیٹا مجھ اپ سے ایک بات کرنی ہے جی مما بولے کیا بات ہے

بیٹا اپ کے تایا جان اور تائی اے تھی اپ کے رشتے کے لیے وہ ارتضا کے لیے اپ کا ہاتھ مانگنے ائے تھے

ماہی حیران ہو کر اپنی ماں کی بات سن رہی تھی مما اپ یہ کسی باتیں کر رہی ہے ارتضا بھائی یہ کسی باتیں کر رہی ہے اپ مما ارتضا بھائی مجھ نہیں پسند غصہ کرتے ہے غصے سے غورتے ہے نہیں مما اسا نہیں ہو سکتا

ماہی بیٹا ارتضا بہت اچھا بچہ ہے دیکھا بھلا ہے

مما اپ ان سے پوچھے دیکھنا وہ خود ہی انکار کر دیے گے وہ بھی مجھ پسند نہیں کرتے دیکھنا مما

ماہی کی بات سن کر فردوس بیگم خاموش ہو جاتی ہے اگر ارتضا نے ہاں کر دی تو پھر تمہارا کیا جواب ہو گا

مجھ پتا ہے وہ ہاں نہیں کرے گیے اگر کر بھی دی تو پھر بھی میرا جواب ناہی ہے اتنا کھ کر ماہی روم سے چلی جاتی ہے اور فردوس بیگم اس کو جاتا ہوا دیکھتی ہے

فردوس ساری بات حمدان صاحب کو بتاتی ہے اور وہ دونوں وجاہت شاہ کے کمرے میں جاتے ہے اور انہیں ساری بات بتاتے ہے کہ ارتضا اور ماہی ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے اپ ایک دفعہ ارتضا سے پوچھ لیے میں رضوان سدیہ اور ارتضا کو بولتا ہوا اگر ارتضا نے ہاں کے دی تو ماہی سے کھ دینا نا کی کوئی گنجائش نہیں ہے نہیں ابا جی میں اپ کے فیصلے کے خلاف نہیں جا رہا پر میں اپنی بیٹی سے کوئی زور زبردستی نہیں کرو گا

رات کو کھانے کے بعد رضوان شاہ سدیہ بیگم اور ارتضا ہمدان ہاوس اتے ہے وجاہت شاہ کے کہنے پر مجھ ارتضا سے اکیلے میں بات کرنی ہے

ارتضا وجاہت شاہ کے ساتھ ان کے کمرے میں چلا جاتا ہے. جی داداجان بولے کیا بات کرنی ہے کیا تم منہل کو پسند کرتے ہو ارتضا چپ ہو جاتا ہے میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے. جی داداجان میں منہل کو پسند کرتا ہو بہت پسند کرتا ہو ارتضا کا جواب سن کر وجاہت شاہ خوش ہو جاتے ہے لیکن ماہی کا کہنا ہے کہ تم اور وہ ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی وجاہت شاہ کی بات سن کر ارتضا کے ماتھے پر غصے سے بل اجاتے ہے منہل نے اسا کہا جی بیٹا ماہی نے اس کہا کے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی وجاہت کی بات سن کر ارتضا کو بہت غصہ ایا لیکن کنٹرول کر گیا داداجان اگر اپ برا نا مانے تو میں منہل سے بات کرنا چاہتا ہو وجاہت صاحب سوچتے ہوئے ٹھیک ہے بیٹا منہل اپنے کمرے میں ہے جاؤ جا کر بات کرلو اگر اس کا جواب نا ہوا تو پھر انکار ہی سمجھنا ارتضا داداجان کی بات سن کر ماہی کے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے

For more visit (exponovels.com)

ارتضا ماہی کے کمرے کی طرف جاتا ہے منہل بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر بزی ہوتی ہے دروازہ نوک ہوتا ہے ماہی سامنے دیکھتی ہے تو ارتضا کھڑا ہوتا ہے کیا میں اندر اسکتا ہو ماہی اس کو کر بہت حیران ہوتی ہے اس کے منہ سے الفاظ نہیں نلکتے ارتضا چلتا ہے اس کے پاس اجاتا ہے ارتضا بھائی اپ یہاں کیوں ائے ہے ارتضا کو اس کا بھائی کہنا بہت برا لگا ارتضا اس کو غصے سے کہتا ہے میں تمھارا بھائی نہیں ہو اور مجھ تم سے بات کرنی ہے

تم نے مجھ سے شادی سے انکار کیوں کیا ہے ماہی ارتضا کی بات سن کر بہت ڈر جاتی ہے بولو کیوں انکار کیا ماہی بہت ہمت کر کے بولتی ہے مجھ اپ پسند نہیں ہر وقت غصہ کرتے ہے میں بھی تو اپ کو پسند نہیں ہونا تو پھر اپ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہے تمھیں کس نے کھا کہ تم مجھ پسند نہیں میں سمجی نہیں سمجا دو گا سب وقت انے پر چپ کر کے باہر جا کر رشتے کے لیے ہاں کر دو نہیں تو انجام بہت برا ہو گا

میں تمھیں اسے ہی اٹھا کر لے جاو گا پھر نا کہنا میں جو کہتا ہو کرتا بھی ہو یہ تو تم اچھے سے جانتی ہو ارتضا کی بات سن کر ماہی بہت خوفزدہ ہو جاتی ہے وہ جانتی ہے ارتضا کی عادت کو جو کہتاحے کرتا بھی ہے میں اپ سے شادی نہیں کرو گی کبھی نہیں منہل جانے لگتی ہے ارتضا اس کا ہاتھ پکڑ کر مور دیتا ہے چھوڑے ارتضا بھائی مجھ درد ہو رہا ہے کتنی دفع کہا ہے مجھ بھائی نا کہنا سمجھ نہیں اتی چپ کر کے اس شادی

کے لیے ہاں کہہ دو نہیں تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی میں بار بار اپنی بات نہیں دوہراتا ارتضا اس کا ہاتھ چھوڑ کر باہر چلا جاتا ہے

ماہی اپنا ہاتھ دیکھ رہی ہوتی ہے جہاں ارتضا کی انگلیوں کے نشان ہوتے ہے یا اللہ میں کیا کروں میرے حق میں جو بہتر ہے وہی کر دیے

فردوس میں تم سے تمھاری بہت قیمتی چیز مانگنے ائی ہو پلیز مجھ ماہی دیے دو میں اس کو اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی مجھ ارتضا کے لیئے ماہی دیے دو ارتضا ماہی سے بہت محبت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ بہت خوش رہے گی

کسی باتیں کر رہی ہے اپ بھابھی ماہی اپ کی تو بیٹی ہے اللہ نے چاہا تو اپ کی ہی بہو بنے گی

ماہی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں ارتضا کی انگلیوں کے نشان تھے میں کبھی بھی اپ سے شادی نہیں کروں گی کبھی نہیں

ارتضا منہل کے کمرے سے باہر اکر سیدھا گھر سے باہر کی طرف چلا جاتا ہے سارے ارتضا کی اس کاروائی کو دیکھتے ہے رضوان اور سدیہ بھی ارتضا کے پچھے چلے جاتے ہے یوں ان کا اچانک جانا سب کو دکھ ہوتا ہے فردوس بیگم کو ماہی پر غصہ اتا ہے انھوں نے ارتضا کی انکھوں میں ماہی کے لیے محبت دیکھی تھی

سب کچھ کہے بغیر اپنے اپنے کمرے میں چلے جاتے ہو فردوس بیگم ماہی کو سمجھنے ماہی کے روم میں جاتی ہے ماہی جو اپنا ہاتھ دیکھ کر رو رہی ہوتی ہے فردوس بیگم کمرے میں اتی ہے کیا ہوا ماہی بیٹا منہل ماہی جلدی سے اپنا ہاتھ چھپا لیتی ہے اپنے اپ کو نارمل کرتی ہے کچھ نہیں مما ائے اپ ماہی بیٹا میں اپکی ماں ہو کبھی اپ کے لیے برا نہیں سوچو گی

ارتضا بہت اچھا لڑکا ہے اور اپ سے محبت بھی کرتا ہے اپ ان کے ساتھ بہت خوش رہے گی محبت کا لفظ سن منہل اپنی ماں کو دیکھتی ہے پر مما پر ور کچھ نہیں بس ایک دفعہ اس رشتے کے بارے میں سوچے اپ کے داداجان کو اپ سے بہت امید ہے چلو ارام کرو صبح تک سوچ کر جواب دینا زیادہ ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے اپ کے مما پاپا اپ کے ساتھ ہے چلو ارام کرو

ساری رات ماہی رشتے کے بارے میں سوچتی رہی یہاں تک کے صبح فجر کی ازان ہو گی اور ایک نتیجے پر پونچی ماہی نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگی اور اللہ کے حضور رو رو کر دعا کرنے لگی اللہ پاک میرے حق میں بہتر کرنا

صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر مجود تھے ماہی بھی یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر ائی سب کو سلام کر کے ناشتہ کرنے لگی ماہی وجاہت شاہ سے مخاطب ہوئی داداجان میں ارتضا سے شادی کرنے کے لیے

تیار ہو اپ تایا جان کو کہہ دیے منہل کی بآت سن کر سب بہت خوش ہو گیے وجاہت شاہ نے اٹھ کر ماہی کے سر پر پیار دیا اور ماتھا چوما جیتی رہو بیٹا اج تم نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا احمد ان شاہ نے بھی ماہی کے سر پر پیار دیا فردوس بیگم خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی سب بہت خوش تھے

منہل فردوس بیگم سے مل کر یونیورسٹی کے لیے باہر چلی جاتی ہے

گاڑی میں بیٹھ کر سوچتی ہے ارتضا بہت شوق ہے نا مجھ سے شادی کرنے کا تمھاری زندگی جہنم نا بنا دی تو پھر کہنا ارتضا شاہ بہت پچھتاو گیے شادی کر کے دیکھ لین

گاڑی روکنے کی وجہ سے ماہی ایک دم خیال سے باہر ائی اور اتر کر یونیورسٹی کے اندر چلی گی

مریم ماہم اور کرن گروانڈ میں بیٹھی اس کا اتیظار کر رہی تھی اور وو چاروں اپنی کلاس کی طرف چلی گی

منہل نے اب سب کو کچھ نہیں بتایا لیکچر کے بعد وہ چاروں کانٹین میں اگی جہاں ماہم نے انھیں بتایا کے اس کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے احمد کی فمیلی کل ارہی ہے شادی کی ڈیٹ لینے

پر ماہم اتنی جلدی کیوں ابھی تو لاسٹ سمسٹر رہتا ہے ماہی بولی ہاں پتا ہے پر خالا لوگ کہہ رہے تھے شادی کے بعد کروا دیے گیے

خالا لوگ یا احمد بھائی مریم بولی یار لگتا ہے احمد بھائی کا تیرے بغیر دل نہیں لگ رہا اور سب ہسنے لگ گی

For more visit (exponovels.com)

کرن جو بڑی دیر سے منہل کو نوٹ کر رہی تھی بولی کیا ہوا منہل میں صبح سے دیکھ رہی ہو اپ اداس ہے

ہاں یار کیا ہوا ماہی تجھے میں نے بھی نوٹ کیا ہے

نہیں یار کچھ نہیں بس سر میں درد ہے ماہم پکانا ہے ہاں یار پکا تم سب ٹینشن نالو میں ٹھیک ہو

وجاہت شاہ رضوان کو فون کر کے رشتے کے لیے ہاں کر دیتے ہے وار رات کے کھانے کی دعوت بھی دیتے ہے

پھیر وجاہت شاہ اپنی چھوٹی بیٹی کو فون کر کے ارتضا اور منہل کے رشتے کے بارے میں بتاتے ہے عائشہ رشتے کا سن کر بہت خوش ہوئی ساتھ تھوڑا دکھ بھی ہوئی کیوک وہ منہل کو اپنے بیٹے انس کے ساتھ دیکھتی تھی ان کی بہت خواہش تھی ک ماہی ان کی بہو بنے بس وہ اپنے باپ کی خوشی میں خوش ہو گی ٹھیک ہے ابا جی بہت خوشی ہوئی سن کر اپ منگنی کی ڈیٹ فائنل کرے میں حنان سے پوچھ کر انے کا بتاتی ہو

عائشہ جو اپنے شوہر حنان ملک کے ساتھ لندن میں میقم تھی ان کی شادی اپنی پسند سے وجاہت شاہ کے دوست کے بیٹے حنان ملک سے ہوئی تھی وجاہت شاہ اور شاہد ملک بہت اچھے دوست تھے دونوں فمیلی کا اپس میں بہت انا جانا تھا حنان اور عائشہ نے ایک دوسرے کو پسند کیا اور سب کی رضامندی سے شادی ہو گی حنان اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی انھوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی بہت دھوم دھام سے کی

عائشہ رخصت ہو کر حنان کے گھر اگی اکلوتی بہو ہونے کی وجہ سے اس کے ساس سسر نے بہت لاڈ اٹھائے

حنان ملک بھی عائشہ سے بہت محبت کرتا تھا شادی کے ایک سال بعد انس پیدا ہوا اور 3 سال بعد ندا پیدا ہوئی ندا اور منہل ہم عمر تھی

اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد حنان ملک عاشہ اور بچو کو لے کر لندن شفٹ ہو گیا لندن جسے ازاد ملک میں رہنے کی وجہ سے انس میں بہت خراب عادتیں اگی تھی راتوں کو باہر رہنا شراب پینا وغیرہ حنان اور عائشہ اس کی وجہ سے بہت پریشان رہتے تھے

جبکہ ندا سلجھی ہوئی تھی اس کی تربیت عائشہ نے بہت اچھی کی تھی تربیت تو انس کی بھی اچھی کی تھی پر وہ یونیورسٹی میں جا کر بگڑ گیا

رضوان شاہ سدیہ بیگم ارتضا اور حمزہ رات کے کھانے پر ہمدان شاہ کے گھر تشریف لائے سب بہت خوش تھے

ارتضا کے چہرے پر خوشی واضح نمایاں ہو رہی تھی

وہ بڑی دیر سے منہل کو تلاش کر رہا تھا پر منہل کا کچھ اتا پتا نہیں تھا پر سکون ماحول میں کھانا کھایا گیا

سدیہ بیگم نے اس کی مشکل اسان کرتے فردوس سے ماہی کا پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ کمرے میں ہے اپنے سر میں درد ہے سدیہ بیگم نے فکر سے پوچھا اب کسی ہے میڈ سن دی ہے اجاتی ہے ابھی نہیں فردوس اپ ہماری بیٹی کو ارام کرنے دو ارتضا جو ان کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا اٹھ کر ماہی کے کمرے کی طرف چلا گیا

ارتضا ماہی کے کمرے کی طرف جاتا ہے ماہی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اس کے سر میں بہت درد تھا ارتضا دروازہ نوک کرتا ہے ماہی بیڈ سے اٹھ کر باہر دیکھا تو ارتضا کھڑا ہوا تھا اپ یہاں کیا کر رہے ہے تم سے ملنے ایا تھا پر مجھ کسی سے نہیں ملنا پر مجھ تو ملنا ہو ارتضا اتنا کہتا ہو اروم کے اندر اگیا ماہی بھی اس کے پچھے روم کے اندر ائی اپکی ہمت کسے ہوئی میرے کمرے میں انے کی

میری ہونے والی بیگم کا کمرہ ہے ہمت تو ہو گی نا بس تمھیں شکریہ کہنے ایا تھا تم نے شادی کے لیے ہاں کر دی نا so thanks کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ اپکے شکریہ کی یہ شادی میں صرف اپنی فمیلی کی خاطر کر رہی ہو اپنے دادا جان پاپا مما تایا جان تائی جان کی خاطر کر رہی ہو سب مجھ سے بہت پیار کرتے ہے اس لیئے میں ان کا دل نہیں دکھا سکتی

چلو جس کی بھی خاطر شادی کر رہی ہو کرنی تو مجھ سے ہے نا انا تو میرے پاس ہی ہے نا ارتضا ماہی کے کان میں سر گوشی کرتا ہے وہ باتیں کرتے کرتے بکل ماہی کے قریب اجاتا ہے بہت اچھی لگ رہی ہو بولتی ہوئی اسے ہی بولتی رہا کرو میں سنتا رہو گا

ماہی اپنی زبان کو بریک لگاتی ہے اور ارتضا سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتی ہے وو جتنا پیچھے ہوتی ہے ارتضا اتنا اس کے قریب چلا جاتا ہے ماہی پیچھے دیوار کے ساتھ لگ گی اور ارتضا اپنے دونوں ہاتھ دونوں سایئڈ پر رکھ کر ماہی کا راستہ بند کر دیا

ماہی کی صحیح طرح سے سیٹی گم ہوا کبھی کوئی اس کے اتنے قریب نہیں ایا تھا یہ اپ کیا کر رہے ہے ارتضا بھائی پیچھے ہوئیں

اب بھائی کہہ دیا نا اج کے بعد یہ لفظ نا سنو تمھارے منہ سے تم اب میری منگیتر ہو اپنی منگیتر کو دیکھ رہا ہو سوچ رہا ہو منگنی کی جگہ سیدھا نکاح نا رکھوا لو اور ساتھ ہی رخصتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں اتنی جلدی نکاح ماہی کے منہ سے ٹوٹے ٹوٹے الفاظ نکل رہے تھے ارتضا کی اتنی بے باکی پر گھبرا گی تھی

وہ تو ہمیشہ اس اور پر غصہ کرتا تھا اج بہت پیار سے بات کر رہا تھا ارتضا کو ماہی کو تنگ کرنے کا بہت مزہ ارہا تھا اسے ماہی پر ترس ایا اور ایک دم پیچھے ہوا تو ماہی موقع دیکھتے ہی باہر بھاگ گی

باہر اکر اپنے سانس کو ٹھیک کیا اور لاونج کی طرف چلی گئ جہاں سب بیٹھے تھے سب کو سلام کر کہ ان کے ساتھ بیٹھ گی منہل بیٹا کسی طبیعت ہے اپکی جی تائی جان ٹھیک ہو اب اپکو کیا بتاو اپ کے بیٹے نے میری طبیعت اور خراب کر دی ہے منہل جو دل میں ارتضا کو کوس رہی تھی

ارتضا بلکل اس کے سامنے اوکر بیٹھ گیا اس کے منہ کے زاویوں کو دیکھ رہا تھا جو کچھ سوچتے ہوئے عجیب عجیب بنا رہی تھی اپنے چہرے پر کسی کی انکھوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے ماہی جب سامنے دیکھتی ہے تو ارتضا اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

ماہی اپنی نظریں پھیر کر جلدی سے اٹھ کر دوسری طرف چلی گی بھاگ لو جتنا بھگنا ہے منہل انا تو میرے پاس ہی ہے نا ارتضا اس کو جاتا دیکھ کر سوچتا ہے

ابا جی اپ نے عائشہ کو بتا دیا ارتضا اور منہل کے رشتے کا جی رضوان بیٹا بات ہوئی تھی اج میری بہت خوش ہوئی سن کر کہتی ہے منگنی کی ڈیٹ فینل کر کے بتا دیے تو منگنی تک پہنچ جائے گی

چلو بھی ہمدان بتاو ہمیں منگنی کی تاریخ میں کیا بتاو اپ اور ابا جی بڑے ہے جو کہے گیے منظور ہے اس مہینے کی اخری ہفتہ رکھ لیتے ہے جیسا اپ کا حکم ابا جی سب ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہے فردوس بیگم سب کا منہ میٹھا کرواتی ہے سب بہت خوش تھے

وجاہت شاہ نے اپنی نظروں سے اپنے بچو کی خوشیوں کی نظر اتاری پر ان کو کیا پتا ان کی خوشیوں کو حلدی نظر لگ جانی ہے

حنان اوفس سے گھر ایا تو عایشہ کو اپنا منتظر پایا کیا ہوا بیگم اج تو ہمارا انتضار کیا جا رہا ہے حنان مسکراتے ہوے خیر تو ہے کچھ نہیں ملک صاحب اج اپ لیٹ ہو گے جی وہ دفتر میں کام کافی تھا اپ کے صاحبزادے تو دفتر کی طرف اتے نہیں ہے اب سارا کام مجھ ہی کرنا ہے اس نے تو مجھ بھی بہت پریشان کیا ہے اب اللہ پاک ہی اسے ہدایت دیے

اچھا وہ مجھ اپکو بتانا تھا کہ پاکستان سے ابا جی کا فون ایا تھا انھوں نے ارتضا اور منہل کا رشتہ طے کر دیا اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے ملک صاحب میری بہت خواہش تھی کے منہل کو انس کی دلھن بناو بیگم جی ارتضا بہت ہونہار بچہ ہے ماہی کو بہت خوش رکھے گا منہل بھی بہت پیاری بچی ہے اللہ پاک نصیب اچھے کرے امیں ثن

اسلام وعلیکم بابا

وعلیکم سلام ندا بیٹا کس کی بات ہو رہی ہے مما بابا کچھ نہیں بیٹا بس منہل اور ارتضا کا رشتہ طے ہو گیا کیا اپ مجھ اب بتا رہی ہے منہل اور ارتضا بھائی کے رشتے کا کیا ہو گیا ہے بیٹا ابھی صرف بات ہوئی ہے ابھی منگنی شادی بقعی ہے پھیر بھی مما میں نے اتنی تیاری کرنی ہے اور میں پاکستان لازمی جاو گی کیو نہیں بیٹا ہم سب جاے گیے

کس کی شادی ہو رہی ہے انس جو ابھی گھر ایا تھا ان کی اوازیں سن کر پوچھ رہا تھا پہلے تم بتاو اکہا سے رہے ہو کہی نہیں پاپا فرینڈ کے ساتھ تھا چھوڑ دو دوستوں کی جان اور بزنس پر دیھان دو اچھا پاپا ابھی تو میرے انجوے کے دن ہے بزنس بھی کر لے گیے

اچھا چھوڑے یہ بتائیں کیا باتیں ہو رہی تھی کچھ نہیں بھیا بس شادی ہے اور ہم سب پاکستان جا رہے ہے کس کی شادی ہے ارتضا بھائی کی شادی ہے واجی واارتضا بھائی کی شادی ہو رہی ہے پر کس سے منہل سے ہو رہی ہے

منہل کا نام سن کر انس کے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہے what منہل سے جی بھائی منہل سے پر بھائی کیا ہوا ندا جو اس کا غصہ دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے

کچھ نہیں اور وہ اٹھ کر روم میں چلا جاتا ہے

ملک صاحب میں تو کہتی ہو پاکستان میں کوئی اچھی لڑکی دیکھ کر اس کی بھی شادی کر دیتے ہے کیا ہو گیا ہے عایشہ اپکو کیوں کسی کی بچی کی زندگی خرب کرنی ہے پہلے اپنے بیٹے کو سدھرے پھیر اس کی شادی کا سوچنا انس اپنے اپ کو کمرے میں بند کر لیتا ہے اور 2 سال پچھے کا سوچتا ہے 2 سال پہلے انس اپنی یونیورسٹی کے ذریعے یونیورسٹی کے فرینڈ کے ساتھ پاکستان گیا تھا اپنی مما کے بار بار اصرار پر وہ اپنے ماموں اور نانا سے ملنے ان کے گھر چلا گیا پہلے رضوان شاہ کی طرف گیا وہاں رضوان شاہ سدیہ بیگم ارتضا وڑ اور حمزہ سے ملا ارتضا اس کو کچھ خاص پسند نہیں ایا پر اپنی ماں کی وجہ سے ان سب کی عزت کرنی پڑی اور حمزہ سے اس کی بہت اچھی دوستی ہو گی

حمزہ کے ساتھ حمدان شاہ کی طرف جاتا ہے اپنے نانا اور ماموں سے ملنے وہاں بھی اس کی بہت اچھی خاطر تواضع کی گی سب بہت اچھے طریقے سے ملے

وہ سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھا تھا کہ اس کی نظر اپر سے اتی منہل پر پر گی منہل کالے سوٹ میں جو اس کی صاف رنگت کو اور نکھار رہا تھا بہت خوبصورت لگ رہی تھی انس نے ایک دفعہ سے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہاں چلتی ہوئی اپنی ماں کے پاس ائی اور اشارے سے انس کا پوچھا او ماہی یہ انس ہے تمھاری عایشہ

For more visit (exponovels.com)

پھو پھو کا بیٹا اس نے مسکرا کر انس سے سلام کیا مسکرانے کی وجہ سے اس کا ڈمپل نمایاں ہوا ابھوری انکھیں جو خوب باخوب اس کا ماں کی جیسی تھی اور گال پر پڑتے ڈمپل سے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی وہ پیاری سے لڑکی اس کو بہت اچھی لگی تھی وہ اسے پہلی نظر پسند ائی تھی

پاکستان سے واپس اکر بھی انس ماہی کے بارے میں سوچنے لگا وہ ندا کے لیپ ٹاپ سے چوری ماہی کی پیکس لیتا ماہی وڑ ندا میں بہت اچھی دوستی تھی

اج جب اس کو پتہ چلا کے ارتضا اور منہل کی منگنی ہو رہی ہے تو اس کو بہت غصہ ایا وہ اپنے اپ کو کمرے میں بند کر کہ کمرے کی چیزوں پر غصہ نکلنے لگا

نہیں یہ نہیں ہو سکتا منہل صرف میری ہے۔۔۔۔۔۔ میں منہل اور ارتضا کو کبھی ایک نہیں ہونے دو گا

ماہی صرف میری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ انس ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں نیچے پھینک دیتا ہے جس کی وجہ سے ہاتھ سے خون نکلنے لگا میں اپنی محبت کو کسی اور کا ہونے نہیں دو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں برباد کر دو گا ارتضا کو جس نے مجھ سے میری محبت چھیننے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔۔۔ تیار ہو جاو ارتضا رضوان شاہ اپنے انتقام کے لیے میں ارہا ہو

انس ماہی کی تصویر سے بات کرتا ہے پلیز ماہی مجھ سے دور نا جانا میں تم سے بہت محبت کرتا ہو i love you ماہی پلیز

ماہی اور ارتضا کی منگنی کی تیاریاں بہت تیزی سے چل رہی تھی ماہی بھی اپنی ماں کے کہنے پر مریم اور ماہم کے ساتھ شپنگ پر جاری تھی

ارتضا بیٹا اپ منہل کو شوپنگ پر لے جائے نہیں مما یہ لیڈیز کی شوپنگ مجھ سے نہیں ہوتی اپ ہی لے جائے ماہی کو کیا ہوا کس بات پر بحث ہو رہی ہے دیکھو حمزہ میں اس کو کب سے کہہ رہی ہو ماہی کو شوپنگ پر لے جائے پر مان نہیں رہا اچھا تھا نا دونوں اپنی پسند کے ڈریس لے لیتے مان جاو نا بھائی لے جاو ماہی کو ساتھ رہنے دو حمزہ اس نے کونسی ہماری منانی ہے ہمشہ اپنی مرضی کرتا ہے اپنی ماں کو ناراض ہوا دیکھ کے ارتضا مان جاتا ہے ٹھیک ہے مما لے جاتا ہو یہ ہوئی نا بات بھائی اور وہ تیار ہونے اپنے روم میں چلا جاتا ہے وسے مما ایموشنل بلیک میل کرنا کوئی اپ سے سیکھے کسے اپ نے بھائی کو ایموشنیل بلیک میل کیا چل دفعہ ہو بتمیز اچھا بھائی کی تو شادی ہو رہی ہے میرا ابھی تو کچھ سوچے اچھا میرے بیٹے کو شادی کرنی ہے سدیہ بیگم اس کا کان مروڑتی ہے نہیں مما نہیں کرنی کان تو چھوڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منہل مریم اور ماہم کے ساتھ شوپنگ پر جانے کہ لیے تیار ہوتی ہے جب فردوس بیگم اس کے پاس اتی ہے

بیٹا اپ اج شوپنگ پر نا جاو پر کیو مما وہ سدیہ بھابھی کا فون ایا تھا ارتضا ارہا ہے تمھیں شوپنگ پر لے کر

جانے پر مما میں تو اپنی فرنڈ کے ساتھ جا رہی ہو بیٹا ان کے ساتھ کل چلے جانا اب وہ ارہا ہے تو اس کے

ساتھ چلی جاو ماہی غصے سے اپنے روم میں چلی جاتی ہے

سوری بیٹا اپ لوگو کا پلان خراب ہو گیا کوئی بات نہیں انٹی اپ صوریٔ نا کہے اپ منہل کو ارتضا بھائی کے

ساتھ جانے دیے اچھا ہے دونوں ساتھ جاے گیے تو کچھ انڈرسٹینڈنگ تو ہو گی ان ہے جی بیٹا یہ تو اپ نے

بلکل ٹھیک کہا

ماہی کمرے میں اکر غصے سے اپنا بیگ پھینکتی ہے میں نہیں جاوگی اس کے ساتھ شوپنگ پر کبھی نہیں

وہ ابھی غصہ کر رہی ہوتی ہے کہ سارہ اکر اسے بتاتی ہے اپی ارتضا بھائی اے ہے مما اپکو بولا رہی ہے اچھا

رہی ہو انھیں کہو انتیظار کرے

اب باہر جاو یا نا جاونا گی پھیر سے روم میں نا اجائی سوچتے ہوئے جلدی بیگ پکڑ باہر چلی جاتی ہے

ارتضا باہر لاونج میں بیٹھا ماہی کا انتیضار کر رہا تھا فردوس بیگم اسے چائے سرو کرتی ہے چچی جان ماہی کو بولا

دیے دیر ہو رہی ارہی ہے بس اپ چائے لے ارہی ہے ارے دیکھو اگیٔ ارتضا نظریں اٹھا کر ماہی کو دیکھتا

ہے اور دیکھتا ہی رہ جاتا ہے لائٹ پنک کلر کے سوٹ ساتھ ہم رنگ دوپٹے کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی پنک رنگ اس کی رنگت کو اور نکھار رہا تھا بال اچھی طرح بندے تھے اور دوپٹہ ایک سائیڈ پر تھا چلے منہل نے کہا ارتضا ایک دم ہوش میں ایا ہاں چلو اچھا چچی جان ہم چلتے ہے بیٹا چائے نہیں چاچی پھیر کبھی منہل اور ارتضا باہر کی طرف چلے گے

فردوس بیگم دل میں ان کی نظر اتار رہی تھی وہ ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے ماہی اور ارتضا گاڑی میں بیٹھ گیے

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی نا ارتضا نے کوئی بات کی وڑنا ماہی نے ارتضا نے گانا پلے کر دیا

**ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے**

**تیرے بنا کیا وجود میرا**

**تجھ سے جدا اگر ہو جاے گے**

**تو خود سے بھی ہو جاے گے جدا**

ارتضا گانے کے ذریعہ اپنا دل کا حال منہل کو سنا رہا تھا

ماہی چپ کر کے گانا سن رہی تھی

**کیوں کہ تم ہی ہو اب تم ہی ہو**

**زندگی اب تم ہی ہو**

**میرا چین بھی میرا درد بھی**

**میری عاشقی اب تم ہی ہو**

**تیرا میرا رشتہ ہے ایسا ایک**

**پل دور گوارا نہیں تجھ سے**

**جدا اگر ہو جائے گیے**

**تو خود سے بھی ہو جاے گے جدا**

ایک دم گاڑی روکنے سے ماہی اور ارتضا خیال سے باہر ائے گاڑی ایک بڑے سے مال کے اگیے روکی ماہی اور ارتضا گاڑی سے اترے دوپٹہ سر پر لینے کے لیے ہوتا ہے سائیڈ پر رکھنے کے لیے نہیں ارتضا کی بات سن کر ماہی ارتضا کی طرف دیکھتی ہے

ارتضا اگے اکر ماہی کے سر پر دوپٹہ دیتا ہے ہاں اب بہت اچھی لگ رہی ہو ارتضا کے اس طرح کرنے سے ماہی کے دل سے بیٹ مس ہوئی

اور وہ دونوں اندر چلے گے اندر دونوں بوتیک میں گیے

ویلکم سر ویلکم میڈم ہمیں ایک اچھاسا برئیڈل ڈریس دیکھائے منہل ڈریس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہی تھی کافی ڈریس دیکھنے کے بعد بھی ماہی کو کچھ پسند نا ایاوہ جان بھوج کر اسا کر رہی تھی ارتضا اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا ارتضا کو ایک ڈریس بہت پسند ایا لائٹ بیلو اور ریڈ کلر کا ڈریس تھا جس پر سلور کام ہوا تھا ڈریس بہت پیارا تھا ڈریس تو ماہی کو بھی پسند ایا تھا لیکن ارتضا کو تنگ کرنے کے لیے ریجکت کر دیا ارتضا نے ڈریس کو پسند کر کے پیکنگ کا کہہ دیہ پر مجھ تو پسند ایا نہیں منہل اپ کو تو رات تک کوئی ڈریس پسند نہیں انے والا اور بھی بہت کام ہے مجھ

میں نے تو اپکو نہیں کہا کہ میرے ساتھ شوپنگ پر ائیں اب اپنی پسند سے شوپنگ بھی نہیں کر سکتے

ابھی سے عادت ڈال لو میری پسند کی چیزوں کی بعد میں مشکل نہیں ہو گی

سیلز گرل شوپنگ بیگ انہیں دیتی ہے سر اپ کی چوائس بہت اچھی ہے یہ ہماری بوتیک کا سب سے اچھا ڈریس ہے

thank you سر میم اینڈ congraultions اینڈ your couple is very beatiful اینڈ

ارتضا اسے ڈریس کے ساتھ کی ہر چیز لے کر دیتا ہے اور اس کے لیے اور بھی کافی ڈریس لیتا ہے شوپنگ کے بعد وہ سیدھا کسی ریسٹورنٹ میں اتے ہے ماہی کے کافی منا کرنے کے بعد بھی وہ پیزا کا ارڈر دیتا ہے وہ جانتا ہے ماہی کو پیزا بہت پسند ہے

ارتضا ماہی کو گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاتا ہے

فردوس بیٹا عائشہ کا فون ایا تھا عائشہ ندا اور انس ارہے ہے اچھا ابا جی کب ارہے ہے بس بیٹا منگنی سے دو دن پہلے تم ایسا کرو گیسٹ روم اچھی طرح سیٹ کروادو وہ ہماری طرف ہی روکے گیے جی ابا جی میں کروادتی ہو اپ ٹینشن نا لیے

ندا بیٹا جلدی کرو فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے بس مما ہو گیا جلدی بیٹا اپ کہا جارہے ہے مما انس جو ابھی گھر میں داخل ہوا عائشہ سے پوچھنے لگا جی بیٹا پاکستان جارہے ہے میں اور ندا تمھارے پاپا کو افس میں کام ہے وہ نہیں جارہے خیریت مما ہاں جی وہ منگنی ہے نا ارتضا اور ماہی کو اس sunday کو انس کچھ سوچتے

تو مما میں بھی اپ کے ساتھ چلو تم بیٹا جی مما میں

تم بھی ساتھ جاوگیے مزاق تو نہیں کررہے نہیں مما میں سیریس ہو اچھا بیٹا سوچ لو جی مما سوچ لیا میں بھی ساتھ جاوگا چلو اپ بھی پیکنگ کرلو پھر

وہ تینوں ائرپوٹ کی طرف چلے جاتے ہے انس سوچ رہا تھا کہ منگنی کسے روکی جائے وہ پلان بنارہا تھا اور ساتھ ساتھ مسکرا رہا تھا

وہ تینوں پاکستان پہنچ گیے دانیال انھیں ائرپوٹ لینے ایا اور کچھ دیر کے سفر کے بعد وہ حمدان شاہ کے گھر پھنچ گیے جہاں ان کا بہت اچھا استقبال کیا گیا

سب ایک دوسرے سے بہت اچھے طریقے سے ملے وجاہت شاہ اپنی بیٹی سے مل کر بہت خوش ہوئے ان کی انکھیں نم ہو گی کیا ہوا ابا جی اپ رو رہے ہے نہیں بیٹا یہ تو خوشی کے انسو ہے بڑے عرصے بعد اپنی بیٹی سے ملا تو اگیے

انس کی نظریں بار بار ماہی کو ڈھونڈ رہی تھی ارے ہماری بیٹی کہا ہے عائشہ نے پوچھا اپنے روم میں ہے جاو سارہ اپی کو بولا کر لاو روکو سارہ میں جاتی ہو ماہی پاس سرپرایز ہو جاے گی ٹھیک ہے ندا اپی اپ کو منہل اپی کے روم کا پتہ ہے جی جناب پتہ ہے

سب لاونئج میں بیٹھ گے اور ندا ماہی کے روم کی طرف چلی گئ

ماہی جو اپنے ہی خیالو میں گم ہوتی ہے ندا کے انے کا اسے پتہ نہیں چلتا ندا ایک دم جا کر اسے ڈرا دیا ماہی ایک دم خیال سے باہر ائی نندا تم تم کب ائی بس ابھی ائی ہو یار تم نے بتایا کیو نہیں بس میں نے سب کو منا کیا تھا کے ماہی کو کوئی نا بتائیں وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے ملی

کس کے ساتھ ائی ہی مما اور انس بھائی اچھا پھوپو اور انس بھائی بھی ائے ہے کہا ہے نیچے ہے چلو تمہارا اتیضار کر رہے ہے اور وہ دونوں نیچے چلی گی

ماہی عائشہ اور انس سے ملی کسی ہے پھوپو اپ میں ٹھیک ہو تم کسی ہو بیٹا میں بھی ٹھیک انس جو ابھی تک ماہی کو دیکھ رہا تھا اس کی خوبصورتی میں گم ہو گیا وہ پرپل کلر کے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی یہ منظر اور بھی کوئی دیکھ رہا تھا

رضوان شاہ سدیہ حمزہ اور ارتضا ابھی اندر انٹر ہوئے تھے جب ارتضا نے انس کو ماہی کی طرف دکھتے دیکھا ارتضا کو انس کا ماہی کو دیکھنا بہت برا لگا

وہ بھی سب عائشہ ندا اور انس سے ملے انس ارتضا سے بہت عجیب طریقے سے ملا جو ارتضا نے بہت محسوس کیا

سب نے مل کر کھانا کھایا ماہی ارتضا کی موجودگی میں بہت نروس ہو رہے تھی سب نے کھانا کھالیا ماہی کیچن میں کچھ کام کر رہی تھی جب ارتضا اس کے پیچھے کیچن میں ایا ماہی نے اسے دیکھا کچھ چاہیے اپکو نہیں بس تم سے بات کرنے ایا ہو ارتضا کی بات سن کر ماہی کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئ کونسی بات ارتضا غصے سے بولا تمھیں ایک دفعہ بات سمجھ نہیں اتی کونسی بات ماہی نے پریشانی سے پوچھا کتنی دفعہ کہو یہ دوپٹہ سر کے لیے ہوتا ہے ناکہ سائیڈ پر رکھنے کے لئیے ارتضا دوپٹہ اس کے سر پر دے کر باہر چلا گیا

ماہی کی انکھیں نم ہو گی یہ تو ہر وقت مجھ پر غصہ ہی کرتے ہے

ماہی کیچن سے سیدھا اپنے روم میں چلی گی

صبح ماہی لاونج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی انس نے اس کی طرف دیکھا اور سیدھا اس کی طرف اگیا

ہیلو پرنسس ماہی نے نظر اٹھا کر انس کو دیکھ اسلام و علیکم انس بھائی انس تھوڑا شرمندہ ہوا و لیکم سلام پرنسس کیسے ہے اپ انس بھائی ٹھیک ہو تم کسی ہو انس کو ماہی کا بھائی کہنا ناگوار گزر رہا تھا لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ ماہی اس سے بات کر رہی ہے

مجھ سے دوستی کرو گی دوستی اپ سے جی کوئی برائی ہے مجھ میں نہیں برائی تو نہیں ہے پر ماہی کو اس کا ایسا فری ہونا عجیب لگ رہا تھا

انس نے ماہی کی طرف ہاتھ بڑھایا چلو پھر دوستی ماہی ابھی کچھ سوچ ہی رہی تھی جب انس نے اس کو پھر مخاطب کیا کیا ہوا کچھ نہیں انس بھائی ماہی

نے اسے کبھی کسی سے ہاتھ نہیں ملایا تھا پر کزن تھا اور مہمان بھی اسے انکار کرنا برا لگ رہا تھا ماہی نے کچھ سوچتے ہوئے اہستہ اہستہ ہاتھ اگیے بڑھایا جو انس نے فورا تھام لیا

دور کھڑا ارتضا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا ارتضا کچھ کام کے لیے وجاہت شاہ کے پاس ایا تھا انس اور ماہی کو ایک ساتھ دیکھ کر بہت غصے میں اگیا ماہی کا انس کی طرف ہاتھ بڑھانا ارتضا کے غصے کو مزید ہوا دیے گیا ارتضا کے غصے سے ماتھے پر بل اے وہ ہاتھ کو مٹھی کی طرح بند کر کہ غصہ کنٹرول کر رہا تھا

ارتضا ان دونوں کو مخاطب کیے بغیر وجاہت شاہ کے کمرے کی طرف چلا گیا ماہی کی نظر ارتضا پر تو فورا اپنا ہاتھ انس کے ہاتھ سے پچھے کر لیا انس نے ارتضا کو نہیں دیکھا انس کی اس طرف بیک سائیڈ تھی پر ماہی نے کو غصے سے وجاہت شاہ کے کمرے میں جاتا دیکھ لیا تھا

ماہی ایک دم اٹھی کیا ہوا پرنسس کچھ نہیں انس بھائی مجھ کچھ کام ہے اور سیدھا اپنے روم میں چلی گئی

ارتضا وجاہت شاہ کے روم سے باہر نکلا انس لاونج میں اکیلا بیٹھا تھا انس سے اگیے بڑھ کر ارتضا سے سلام لیا اپ کب ائے ارتضا بھائی ارتضا اس کو غصے سے گور کر کوئی جواب دیے بغیر باہر چلا گیا انس پیچھے سے مسکرانے لگا وہ اپنے پلان میں کامیاب ہو رہا تھا

اس نے وجاہت شاہ کو ارتضا سے فون پر بات کرتے سن لیا تھا اسے پتہ تھا ارتضا ارہا ہے ارتضا کو اتا دیکھ کر اس نے جان بوجھ کر ماہی کی طرف ہاتھ بڑھایا

ماہی روم میں اکر ارتضا کے بارے میں سوچنے لگی کیا سوچتے ہو گیے ارتضا میرے بارے میں میں کسی لڑکی ہو مجھ انس بھائی سے بات ہی نہیں کرنی چاہیئے تھی کیا ہوا کزن ہے میرے بات کرلی تو ہوا خو دی سوچتی رہی اور بولتی رہی

اج ماہم اور مریم ماہی سے ملنے اس کے گھر ائی تھی کل منگنی تھی اس لیے اج گھر میں ڈھولک رکھی تھی سب بہت خوش تھی وہ کرن کو بھی اپنے ساتھ ذبردستی لائی تھی

حمزہ کو ندا بہت اچھی لگی تھی وہ معصوم سے لڑکی لگ ہی نہیں رہی تھی کے لندن جیسے ملک میں رہتی ہے کوئی نخرہ نہیں بہت سوفٹ نیچر تھا ندا کا ایک ہی دن میں ہر کسی کے دل میں جگہ بنالی تھی

انس ہر بات پر ماہی کو مخاطب کرتا تھا ماہی کبھی اس کی بات کا جواب دے دیتی تو کبھی اگنور کرتی یار ماہی تیرا کزن تو تیرے پیچھے ہی پڑ گیا ہے جب دیکھو تیرے ساتھ چپکا رہتا ہے ہمیں بھی بات کرنے نہیں دیے رہا یار ویسے ہے ہینڈ سم کرن بولی اوہو تمہیں بڑا ہینڈ سم لگ رہا کیا چکر ہے مریم جو کرن کے پیچھے ہی پڑ گی تھی کچھ نہیں یار ویسے ہی کہا ہے

انس واقعی ہی خوبصورت تھا صاف رنگ نیلی انکھیں ہر لڑکی کو اپنی طرف مائل کر رہا تھا کرن بھی اس کی طرف مائل ہو رہی تھی لیکن انس کے دل میں تو کوئی اور ہی بسا تھا

ڈھولک کی گھر میں خوب رونق لگی سب نے خوب مستی کی مریم ماہم اور کرن نے بہت انجوائے کیا مریم اور دانیال کی بھی نوک جھوک چلتی رہی دانیال جان بوجھ کر مریم کو تنگ کرتا اس کا اسا کرنا فردوس بیگم بہت غور سے دیکھ رہی تھی انھیں اپنے بیٹے کی پسند پر ناز تھا

ماہی نے اس دن کے بعد اپنے دوپٹے کا خاص خیال رکھا وہ باہر ہوتے وقت دوپٹہ سر پر ہی رکھتی تھی یہ بات ارتضا کو بہت اچھی لگی پر ارتضا کو انس کو ماہی کا بات کرنا بہت برا لگ رہا تھا انس جان بوجھ کر ماہی سے ہنس ہنس کر کر بات کر رہا تھا وہ جان بوجھ کر ارتضا کو غصہ دلا رہا تھا ماہی کو بھی انس کا یوں فری ہونا عجیب لگ رہا تھا

کافی دیر تک ڈولک کا فنگشن چلتا رہا رات دیر سے سب اپنے اپنے روم میں گیے کیو کہ کل منگنی تھی سب ریسٹ کرنے چلے گیے اور رات بھر منگنی روکنے کا سوچتا رہا وہ پریشان تھا کہ ارتضا کوئی ریکشن کیوں نہیں کے رہا وہ چہتا تھا کے وہ اپنا غصہ باہر نکلے پر ارتضا اسا کچھ نہیں کر رہا تھا وہ کل کے لیے کچھ پلان کر رہا تھا رآت دیر تک وہ یہی سوچتے سوچتے سو گیا

صبح ہر طرف افرا تفری کا عالم تھا منگنی کا ارجمنٹ حمدان شاہ کے گھر میں ہی تھا حمدان شاہ کا گھر بہت بڑا تھا اس لیے باہر لان میں منگنی کا سارا انتظام کیا گیا لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا

انس سے اپنی اور ماہی کی تصاویر کسی انجان نمبر ارتضا کو سنڈ کر دی اس نے وہ تصاویر ماہی سے چھپ کر لی تھی اس نے وی تصاویر اڈیٹ کی تھی اپنی اور ماہی کی پیکس اسے بنائی تھی جیسے وہ دونوں بہت قریب ہو ارتضا جو ابھی وشروم سے فریش ہو کر نکلا تھا بیل بجنے پر اپنے موبائل کی طرف دیکھا کسی انجان نمبر سے میسج تھا ارتضا نے میسج کھولا تو اس کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی اس میں انس اور ماہی کی پیکس تھی جس میں وہ دونوں بہت قریب تھے

منہیل کو دانیال نے بیوٹی سیلون چھوڑا اور جلدی گھر آگیا اس کو اور بھی بہت کام تھے منہل کے ساتھ ندا بہت چلی گی میک اپ اٹس نے ماہی کو بہت ماہر طریقے سے تیار کیا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی میم

اپ کا ڈریس بہت اچھا ہے اپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے شکریہ وقعی ماہی تم بہت پیاری لگ رہی ہو ندا تم بھی بہت پیاری لگ رہی ندا نے فسٹ ٹائم میک اپ کروایا تھا ندا ابھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی انس پیکس سنڈ کر کے مسکرا رہا تھا اسے یقین تھا کہ ارتضا اج نہیں اے گا

ندا اوڑ ماہی کو لینے دانیال پہنچ گیا اپنی بہن کو دیکھ کر اسکی انکھیں نم ہو گی میری گڑیا تو بہت پیاری لگ رہی ہے ماہی دانیال کے گلے لگ گی ندا دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی اس کے بھائی نے کبھی اس سے اس طرح محبت نہیں کی اج صرف منگنی ہے باقی انسور خصتی کے لیے بچا لیے ندا کی بات سن کر دونوں لگ ہوے

ہر کوئی ماہی کی نظر اتار رہا تھا ماہم کو مریم بھی پہنچ ان کے ساتھ کرن بھی تھی کرن کی نظریں انس کو ڈھونڈ رہی تھی انس اس کو بہت اچھا لگا تھا

احمد بھی اپنی فمیلی کے ساتھ ایا تھا سب احمد کی فمیلی سے بہت اچھے طریقے سے ملے احمد کی فمیلی میں احمد اس کی مما پاپا اور ایک چھوٹا بھائی حامد تھا سب از منگنی پر اے تھے ماہم اپنی خالا اور اس کی فمیلی سے ملی اور ان کو بتایا کے ماہی اس بیسٹ فرینڈ ہے احمد ماہم کو دیکھے جا رہا تھا حامد نے اسے ٹوکا بھائی بھابھی کو نظر لگانی ہے کیا احمد نے اپنی نظریں پھیر لی

کافی دیر ہو گئ تھی رضوان شاہ کی فمیلی کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا انس بہت خوش تھا اس کو پتہ تھا ارتضا نہیں ایا تھا وجاہت شاہ نے ہمدان کو کہا فون کرو رضوان کو ائے نہیں ابھی تک اباجی کیا ہے بھائی صاحب اٹھا نہیں رہے

رضوان شاہ اور سدیہ بہت پریشان تھے وہ پچھلے دو گھنٹے سے اسے فون کر رہے تھے وہ اٹھا نہیں رہا تھا

حمزہ ارتضا کو ڈھونڈے گیا ہوا تھا کافی ٹائم ہو گیا وہ بھی نہیں ایا تھا چلو سدیہ کافی ٹائم ہو گیا ہے ہم اباجی کو جا کر بتا دیتے ہے وہ سب انتظار کر رہے ہو گے

رضوان شاہ اور سدیہ کو اتے دیکھ کر وجاہت شاہ حمدان اس کی طرف گیے کہارہ گیے تھی تم رضوان اور ارتضا اور حمزہ کہا ہے وہ دونوں چپ رہے میں تم دونوں سے کچھ پوچھ رہا ہو

رضوان نے ساری بات وجاہت کو بتا دی حمزہ گیا ہے ارتضا کو ڈھونڈنے ان کی بات سن کر وجاہت حمدان فردوس اور عائشہ سب کے پیروں تلے زمین نکل گیئ وجاہت کو ارتضا پر بہت غصہ ارہا تھا انھیں یقین نہیں آرہا تھا کے ان کا لاڈلا پوتا اسا کر سکتا ہے یہ سن کر وجاہت شاہ کی طبیعت بگڑ گئی انھیں اندر روم میں لے گیے سب مہمان باتیں کرنے لگ گیے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے کچھ لوگ ماہی پر ترس کھا رہے تھی کچھ باتیں کر رہے تھی

ماہی کو کسی بات کا علم نہیں تھا فردوس بیگم نے ماہی کو بتانے سے منع کر دیہ

کچھ دیر میں حمزہ ارتضا کو لے کر ا گیا سب لوگ ارتضا کو بہت غور غور کر دیکھ رہے تھے ارتضا کو دیکھ کر انس کے رنگ ہی اڑ گیے

ارتضا سیدھا وجاہت شاہ کے روم میں گیا جہاں سب گھر والے تھے سب ارتضا کو بہت غصے سے دیکھ رہے تھے رضوان نے تو اس کے منہ پر تھپڑ مار کیا بگاڑا تھا اس معصوم بچی نے تمھارہ کیو کیا تم نے ایسا

مجھے دادا جان سے اکیلے میں بات کرنی ہے سب باہر جاؤ وجاہت شاہ بولے

سب گھر والے باہر چلیے گیے اب بولو ارتضا میرے پیار میں کیا کمی رہ گی تھی جو تم نے ایسا کیا کیا بگاڑا تھا ماہی نے تمھارہ کیو کیا تم نے

اپ بھی دادا جان مجھے غلط سمجھ رہے ہے میں منگنی نہیں کر سکتا اس کی بات سن کر وجاہت شاہ کے غصے سے ماتھے پر بل پر گیے

جی دادا جان میں منگنی نہیں کر سکتا انس باہر کھڑا انس سب سن خوش ہو رہا تھا یہ تم کیا کہہ رہے ہو ارتضا

انس یہ سب سن کر وہاں سے چلا دادا جان اپ مجھے غلط سمجھ رہے ہے میں ماہی سے نکاح کرنا چاہتا ہوا ابھی

اور اسی وقت یہ کیسے ممکن ہے ممکن ہے دادا جان اپ منگنی کی جگہ نکاح کروا دیے ویسے بھی منگنی کوئی پائیدار رشتہ نہیں ہے

بیٹا اتنی جلدی نکاح کیسے ممکن ہے حمدان فردوس کو نہیں پتہ تمھارے ماں باپ کو نہیں پتہ سب سے بڑی بات منہل کیسے تیار ہو گی اتنی جلدی

اپ سب سے بات کرے سب مان جائے گیے میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ماہی بھی مان جائے گی صرف نکاح ہے رخصتی ماہی جب کہے گی تب ہو گی

وجاہت شاہ نے حمدان شاہ رضوان شاہ فردوس سعدیہ اور عائشہ کو اندر بولایا اور سب کو ارتضا کا فیصلہ سنایا سب لوگ سن کر خاموش ہو گیے

ابا جان اتنی جلدی نکاح

پھوپو اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے میں ماہی ساتھ جائز رشتہ بنانا چاہتا ہو

پر بیٹا ماہی اب کی بار فردوس بیگم بولی

کچھ نہیں کہے گی وہ میں خود اس سے بات کرو گا

For more visit (exponovels.com)

سب نکاح کے لیے مان گیے فردوس بیگم نے ارتضا کو ماہی سے بات کرنے کے لیے منا کر دیا اور کہا کے وہ خود بات کر لیے گی

ہر طرف نکاح کا شور پڑ گیا سب حیران ہو گیے منگنی کی جگہ نکاح کا سن کر انس کے تو پیروں تلے زمین ہی نکل گئی اس کا پلان فیل ہو گیا تھا وہ بہت غصے سے وہاں سے چلا گیا جاتے جاتے ارتضا کو غصے سے غورا ارتضا اس کو ہی دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں ارتضا کے لیے وارنگ تھی ارتضا اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا مسکرا لو جتنا مسکرانہ ہے ارتضا شاہ بہت جلد تمھاری زندگی سے ساری خوشیاں چھین لو گا یہ انس ملک وعدہ تم سے انس وہاں سے چلا گیا

فردوس بیگم نے ماہم مریم کو نکاح کا بتایا کہ وہ ماہی کو بتا دیے ماہی نکاح کا سن کر بہت شوکڈ ہوئی نکاح اتنی جلدی کیوں کیا ہو گیا مجھ کچھ سمجھ نہیں ارہا کیا ہو رہا ہے اتنی دیر میں فردوس بیگم ماہی کے روم میں ائی مما یہ سب کیا ہو رہا ہے منگنی کی جگہ نکاح کیوں میں ابھی نکاح کے لیے تیار نہیں ہو بیٹا میری بات تو سنو صرف نکاح ہے رخصتی نہیں ہے ارتضا کا کہنا ہے منگنی کوئی پائید ار رشتہ نہیں ہے مما لیکن ایک دم نکاح مجھ کچھ سمجھ نہیں ارہا

بیٹا تم زیادہ سچو مت باہر سب مہمان ہے ہماری عزت کا سوال ہے میں تمھارے اگیے ہاتھ جوڑتی ہو پلیز ماہی مان جاو ماہی کو اس طرح التجا کرتے دیکھ کر ماہی کو منانا ہی پڑا پلیز مما اپ اس نا کہیں ٹھیک ہے مما اپ جیسا چاہیے گی ویسا ہی ہو گا

میں تیار ہو فردوس بیگم نے ماہی کو اپنے گلے لگا لیا اور رونے لگی شکریہ بیٹا تمہارا وہاں روم میں یہ منظر دیکھ کر سب کی انکھیں نم ہو گی

فردوس بیگم نے باہر اکر سب کو اطلاع دی ماہی نکاح کے لیے راضی ہو گی یہ بات سن کر سب بہت خوش ہوے ارتضا کی بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

نکاح کے لیے مولوی صاحب بھی اگیے مولوی صاحب کو نکاح کے لیے ماہی کے روم میں لے جایا گیا مولوی صاحب کے ساتھ گھر کے سارے بڑے بھی ماہی کے روم میں گیے ماہم نے منہل کا کھو کھٹ کر دیا نکاح شروع کریں وجاہت شاہ نے اجازت دی مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا

منہل شاہ ولد حمدان شاہ اپکو ارتضا رضوان شاہ کے نکاح میں سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ روپے دیا جاتا ہے کیا اپکو قبول ہے ماہی کچھ نا بولی مولوی صاحب نے دوبارہ یہ الفاظ دہرا ے سب لوگ پریشان ہو گیے بولو ماہی بیٹا ماں کی اواز سن کر ماہی ہوش میں ائی

قبو۔۔۔۔۔ قبول ہے ماہی کی اواز سن کر سب کا سانس بحال ہوا تینوں دفعہ ماہی نے قبول کہا دانیال نے ماہی کے اگیے نکاح کے پیپر کیے جس کو اس نے کپاتے ہاتھوں سے سائن کیا سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی فردوس سدیہ اور عائشہ نے ماہی کو گلے لگایا اور سر پر بوسہ دیا

نکاح خواں کو باہر اتا دیکھ کر ارتضا کا سانس بہال ہوا ارتضا نے بھی نکاح نامے پر سائن کیے سب نے اس کو باری باری مبارک باد دی

نکاح کے بعد ماہی کو باہر لایا گیا ماہی ماہم اور مریم کے سنگ چلتی ہوئی سٹیج کے طرف جا رہی تھی ارتضا نے جب ماہی کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی سٹیج کے پاس جا کر رکی ارتضا نے اپنا ہاتھ اگیے بڑھایا تو ماہی ہاتھ تھامے بغیر ارتضا سے پہلو میں کھڑی ہو گی اس کی یہ حرکت ارتضا کے علاوہ ماہم اور مریم نے بھی دیکھی لیکن سب چپ رہے ہر کوئی ارتضا اور ماہی کو حسرت سے دیکھ رہا تھا وہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے

ارتضا اج بہت خوش تھا جس کو چہا پا لیا جائے فنکشن ختم ہونے کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے گیے

ماہی بھی روم میں اگی اور ذور سے دروازہ بند کر کیا اور غصے سے سب چیزوں کو نیچے پھیکنے لگی نہیں ارتضا اپ کسے جیت سکتے ہے اپنی سب چیزیں اتار کر پھینک دی اور خود بیڈ پر الٹی لیٹ گی

ارتضا گھر ایا تو رضوان شاہ اس پر برس پڑے یہ کیا حرکت کی تم نے اج کیا ہوا پاپا نکاح ہی کیا وہ بھی اپکی موجودگی میں ۔۔ میں نکاح کی بات نہیں کر رہا تم اس سے پہلے کہا غائب تھے پاپا وہ بس ایک ضروری کام سے گیا سوری اپ میری وجہ سے پریشان ہوئے اس نے کافی حد تک اپنے پاپا کا غصہ ٹھنڈا کر لیا تھا کیا ہو گیا ہے شاہ جوان بیٹا خیر سے اب شادی شدہ ہے سدیہ کی بات سن کر رضوان شاہ چپ ہو گیے اور ارتضا اپنے روم میں چلا گیا

ارتضا روم میں اکراج کے بارے میں سوچنے لگا جب اس کو کسی انجان نمبر سے انس اور ماہی کی پیکس ائی پہلے تو پیکس دیکھ کر وہ بہت غصے میں ایا پیکس دیکھ کر بہت پریشان ہوا ماہی اس نہیں کر سکتی اس نے تو کبھی مجھ سے نظریں ملا کر بسٹ نہیں کی تو پھر انس کے ساتھ تصویر رتضا کچھ سوچنے لگا لیکن غور کرنے پر اسے شک ہوا کہ پیکس میں کچھ گڑبڑ ہے اس نے اپنے دوست کو فون ملایا جو پیکس اڈیٹ کا کام کرتا تھا اور اس سے ملنے چلا گیا کہا ہوتے ہو یار کبھی ملے نہیں بس بزنس میں بزی ہو تم سناؤں کام کسا چل رہا بس یار اپنا

شوق پورا کر رہا ہو یار تجھ پتہ تو ہے مجھ فوٹو گرافی اور فوٹو ایڈیٹنگ کا کتنا شوق تھا اب وہی کر رہا ہو علی اور ارتضا یونیورسٹی فیلو تھے اور بہت اچھے دوست بھی

تو نے اج مجھے کسے یاد کر لیا بس کام تھا تم سے ایک

تیرے لیے تو جان بھی حاضر ہے کام بتا یار یہ کچھ تصاویر ہے یہ بتا یہ اڈیٹ کی گی یا ریل ہے ارتضا اپنا فون علی کی طرف بڑھتا ہے علی تصویریں غور سے دیکھتا ہے یہ پیکس اڈیٹ کی گی ہے ریل نہیں ہے اس طرح کی پیکس ہے میرے پاس یہ دیکھ ڈریس سیم ہے بس اپر سے face چنج ہے علی کی بات سن کر ارتضا نے اللہ کا شکر ادا کیا شکریہ بہت بہت علی تمھارا اوسے یہ ہے کون بھابھی ہے تیری تو نے شادی کر لی اور بتایا نہیں شادی نہیں اج منگنی ہے اجا تو بھی میرے ساتھ نہیں یار اج نہیں اج بہت ضروری کام ہے تیری شادی پر پکا اوگا چل ٹھیک ہے مجھ دیر ہو رہی ہے

اور اس نے پکا ارادہ کر لیا وہ انس کو نہیں چھوڑے گا میں اج ہی ماہی سے نکاح کروگا مجھ انس کے ارادے ٹھیک نہیں لگتے ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے حمزہ مل گیا کہا تھے بھائی اپ سب اتنا پریشان ہو رہے ہے چلیں گھر اپ مما پاپا تو حمدان چاچو کی طرف چلے بھی گیے ہے اور وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گیے

انس کو گھر سے گیے دو گھنٹے ہو گیے تھے ندا بار بار انس کو فون کر رہی تھی انس کا فون مسلسل بج رہا تھا انس جو بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا ایک دم رکا اور ندا کا فون اٹھایا کیا مسلہ ہے وہ ایک دم چیخا بھائی کیا ہو گیا ہے اپکو کہا ہے اپ کو پتہ ہے ارتضا بھائی اور ماہی کا نکاح ہو گیا ندا کی بات سن کر انس نے اپنا فون سامنے زور سے مارا ارتضا میں تجھے نہیں چھوڑو گا تیرا انجام بہت برا ہو گا تم اپنی الٹی گنتی گننا شروع کر دو

ماہی جب صبح اٹھی تو اس کی انکھیں رات بھر رونے کی وجہ سے لال ہوئی تھی وہ کسی سے بھی بات کیے بغیر یونیورسٹی چلی گی یونیورسٹی میں بھی اس نے کسی سے بات نہیں کی ماہم مریم اور کرن اس کو بولاتی رہی پر اس نے کسی کی بات کا جواب نا دیا

نکاح کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا پر ماہی نارمل نہیں ہوئی سب سب کے ساتھ کھانا کھاتی اور واپس اپنے روم میں چلی جاتی وہ اسے ہی گم صم بیٹھی رہتی اج ماہم اور مریم اس کے گھر ائی بات کرنے کے لیے

عائشہ اور ندا الندن واپس چلی گی اور انس کچھ کام کا کہہ کر اپنے کسی دوست کی طرف روک گیا

ارتضا وجاہت شاہ کے پاس کچھ کام ایا تھا جب اسے ماہی کے روم سے اوزیں ائیں ماہی کو دیکھے اس کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا نکاح کے بعد ماہی اس کے سامنے نہیں ائی ماہی کی آواز سن کر اس کے قدم ماہی کے روم کی طرف چل پڑے

مریم ور ماہم ماہی سے بات کرنے اس کے روم میں تھی جب ماہی انچی اواز میں بات کر رہی تھی مسلہ کیا اپ سب کا کرلی نا اپ لوگوں نے اپنی مرضی مان لی نا اپ سب کی بات اب کیوں تنگ کر رہے ہو مجھ ماہی تو ہم سب کو غلط سمجھ رہی ہے ماہی کے الفاظ سن کر اترضا کے قدم روم کے باہر ہی روک گیے

ماہی مسلہ کیا ہے تمھارے ساتھ سب تم سے اتنا پیار کرتے ہے تم سب کے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو نہیں کرتا کوئی مجھ سے پیار۔۔۔۔پیار کرتے تو یوز بردستی نکاح کے لیے مجھ راضی نا کرتے زبر دستی نا کرتے میرے ساتھ سب کو اپنی عزت پیاری ہے

ماہی تمہارا دماغ ٹھیک اب کی بار مریم بولی سب تجھ سے بہت پیار کرتے ہے اس دن سچوشن ہی اسی تھی نکاح کرنا پڑا کیوں میں بھاگئ جا رہی تھی مریم اور ماہم نے ماہی کو کچھ حد تک نارمل کر لیا تھا

ور سب کے پیار کی بات سب تجھ سے بہت پیار کرتے ہے اور ارتضا بھائی تو دیوانے ہے تیرے کوئی نہیں پیار کرتے وہ مجھ سے ہر وقت ڈانتے رہتے ہے کبھی پیار سے بات تو کی نہیں اچھا تو یہ مسلہ ہے جانب کا ہاں تو اور کیا ہر وقت غصے میں رہتے ہے ذرا رومینٹک نہیں ہے ہٹلر ہے پورے ماہی کے منہ سے اپنے لیے تعریف سن کر ارتضا تو ہکا بکا رہ گیا اور مسکراتا ہوا وجاہت شاہ کے روم کی طرف چلا گیا

ماہی کو ایک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ ان دونوں کے سامنے کیا بول گی او ہو ہماری ماہی میڈم کو رومینٹک بندہ چاہیے ماہی مریم کی بات سن کر شرم سے لال ہو رئی تھی اور ماہم ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

ارتضا گھر اکر ماہی کو باتوں کا سوچ رہا تھا اور سوچ کر مسکرا رہا تھا اسا سوچتی ہے منہل میرے بارے میں اس کے لیے تھوڑا رومینٹک ہونا پڑے گا

انس بہت بڑا پلان بنا رہا تھا ماہی اور ارتضا کو الگ کرنے کا اس دفعہ جیت میری ہو گی ارتضا شاہ تم انس ملک کو ہارا نہیں سکتے ماہی صرف میری ہے صرف میری

مریم یونیورسٹی سے گھر جا رہی تھی لیکن اس کی بس مس ہو گی وہ روڈ پر پیدل چل کر گھر جا رہی تھی جب اس کو دانیال مل گیا کدھر جا رہی ہو مس دانیال کی اواز سن کر مریم پلٹی تم سے مطلب۔۔۔۔۔ مطلب تو بہت ہو گیے مجھ سے او میں تمھیں گھر چھوڑ دو نہیں شکریہ میں چلی جاو گی میں تمھاری کھا نہیں جاو گا اجاو دانیال کے بار بار کہنے پر مریم اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئ

اس کو باہر بہت عجیب لگ رہا تھا دانیال کے ساتھ اکیلے گاڑی میں بیٹھنا پر مجبوری تھی اس کو اکیلے جانے سے ڈر لگتا تھا وہ گاڑی میں بیٹھی اور دانیال نے گاڑی سٹاٹ کر دی

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی خاموشی کو دانیال نے توڑا بہت عجیب لگ رہا ہے نا میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنا نہیں اسی تو کوئی بات نہیں ہے

مریم میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہو پر کبھی موقع نہیں ملا اج موقع بھی ہے اور تم ساتھ بھی ہو تو سوچ رہا ہو اپنے دل کی بات تم سے کہہ دو میں کچھ سمجھی نہیں مریم میں تمھیں پسند کرتا ہو میں چہتا ہو تم اسی طرح میرے ساتھ میری گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بھٹو

دماغ ٹھیک ہے تمہارا پتہ بھی ہے کیا کہہ رہے ہو اس میں کیا غلط بات ہے جو تم اسے ریکشن کر رہی ساری بات غلط ہے دانیال میری منگنی ہو چکی ہے ابھی نہیں بچپن سے میں کسی کی امانت ہو مریم کی بات سن کر دانیال سکتے میں اگیا سوری مجھ نہیں پتہ تھا اس کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ مریم کو کیا کہے اس نے اپنے غصے کو کنٹرول کر کے بغیر دوبارہ مریم سے بات کیے مریم کو اس کے گھر ڈروپ کر دیا اور خود دیوانہ وار سڑکو پر گاڑی بھاتا رہا کیوں ہو مجھے اس سے محبت کیوں کیا میں نے اس سے عتراف کیوں اپنا مزاق بنوایا کیوں کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فردوس بیگم اور ماہی لاونج بیٹھی چائے پی رہی تھی اور سارا پاس بیٹھی ٹی وی دیکھ رح تھی ماہی میں سوچ رہی ہو دانیال کی بھی شادی کر دو یہ تو بہت اچھی بات ہے مما بھائی کی شادی بہت مزہ اے گا واو بھائی کی شادی

کب ہو رہی ہے بریک سارا بریک ہمیں لڑکی تو ڈھونڈنے دو لڑکی تو میں نے ڈھونڈ لی ہے فردوس بیگم کی بات سن کر دونوں اپنی ماں کو دیکھتی ہے کون مما مریم بہت پیاری بچی ہے مجھے بہت پسند ہے یہ اپ کیا کہہ رہی ہے مما اسا نہیں ہو سکتا کیوں بیٹا مما اس کی تو بچپن سے ہی منگنی ہو گی ہے اپنے کزن کے ساتھ او سوری بیٹا مجھے نہیں پتہ تھا کبھی ذکر نہیں ہو ونا اس نے ہی منع کیا تھا ذکر کرنے سے ہم اپنے بھائی کے لیے کوئی اور لڑکی ڈھونڈ لے گیے

مریم گھر او کر سیدھا اپنے روم میں چلی گی وہ جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی کمرے میں اکر رونے لگ گی کیوں ہوا میرے ساتھ اسا کیوں مجھ وہ اچھا لگتا ہے میں نے تو اپنے دل کو سمجا لیا تھا پھر کیوں اس نے اسا کہا مریم کا تعلق میڈل کلاس فیملی سے تھا مریم کے والد احسان صاحب سرکاری ملازم تھے یہ 2 بھائی اور ایک بہن تھے بڑے بھائی کی شادی ہو گی تھی وہ اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو گیا تھا چھوٹا بھائی مریم سے ابھی میٹرک میں تھا

مریم اس دن کے بعد چپ چپ سی ہو گی تھی منہل کے گھر تو بلکل نہیں جا رہی تھی ماہم ور منہل نے بھی فیل کیا کہ مریم کچھ چپ چپ ہے لیکن وہ ان کو ٹال گئی دانیال نے بھی دوبارہ مریم کو مخاطب نہیں کیا ماہم کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی فائنل پیپر کے بعد ماہم کی شادی تھی

وہ سب پیپر کی تیاری میں مصروف تھی کھانے پینے کا ہوش نہیں تھا ہر وقت پڑھائی ماہم کی شادی کی شوپنگ بھی پیپرز کے بعد کا پلان کیا تھا

ماہی روم میں بیٹھی پڑھ تھی تھی جب فردوس بیگم اس کے لیے کافی بنا کر لائی کسی تیاری جا رہی تھی میری بچی کی اچھی جارح ہے مما ائیں بیٹھے ماہی اپنی بکس اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دی

نہیں بیٹا اپ پڑھو میں تو صرف اپکو کافی دینے ائی تھی

مما مجھ کافی کے ساتھ ساتھ اپکی بھی ضرورت ہے ویسے بھی میری تیاری ہو گی ہے فردوس بیگم اس کے پاس بیٹھ گی بیٹا اپ مجھ سے ناراض ہے

نہیں مما اپ کسی باتیں کر رہی ہے میں اپ سے کیوں ناراض ہو گی بس تھوڑا سا غصہ تھا جو اب ختم ہو گیا بیٹا ارتضا بہت اچھا ہے مجھے یقین ہے میری بیٹی اس کے ساتھ بہت خوش رہے گی ماہی چپ چاپ اپنی ماں کی باتیں سنتی رہی

فردوس بیگم کے جانے کے بعد منہل فریش ہونے چلی گئ ارتضا اج سپشل ماہی سے ملنے ایا تھا فردوس بیگم سے مل کر ان کے پاس بیٹھ گیا اور چچی جان کسی ہے اپ وہ بات تو فردوس سے کر رہا تھا پر ڈھونڈ ماہی کو رہا تھا میں ٹھیک ہو بیٹا چچی جان ماہی گھر پر نہیں ہے گھر پر ہی ہے بیٹا روم میں ہے اپنے کل لاسٹ پیپر ہے

پڑھ رہی ہے جاو اپ جا کر مل لو فردوس بیگم نے اس کی مشکل اسان کر دی وہ وہاں سے سیدھا منہل کے روم کی طرف چلا گیا

ارتضا نے جب کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ خالی تھا ارتضا واپس جانے لگا تو وشروم سے اواز ائی وہ مسکرایا وہ بیٹھ کر ماہی کا اتیظار کرنے لگا کچھ دیر میں ماہی وشروم سے بال خشک کرتی باہر ائی وہ سفید رنگ کے سوٹ میں کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی اس کی نظر ایک دم ارتضا پر پڑی تو اس کو احساس ہوا کہ وہ بغیر ڈوپٹے کھڑی ہے اس نے بیڈ سے جلدی سے ڈوپٹہ اٹھا کر اڑا

اپ یہاں کیا کر رہے ہے

کچھ نہیں تم سے ملنے ایا تھا دل کر رہا تھا تمھیں دیکھنے کو وہ چل کر ماہی کے اور قریب اگیا اس کی بات سن کر ماہی کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئ

پر یہ ٹھیک نہیں ہے

سب ٹھیک ہے جان من نکاح ہوا ہے ہمارا بیوی ہو میری حق ہے میرا اس نے کھینچ کر ماہی کو اپنے مضبوط حصار میں قید کر لیا پر ابھی رخصتی نہیں ہوئی مجھ کوئی فرق نہیں پڑتا میں بورنگ بندہ ہو ناور ہٹلر ہو تو سوچا تمھیں اپنے رومینس کی ایک جھلک دیکھا دوارتضا کی بات سن کر ماہی کو اپنی مریم ورماھم سے کی باتیں یادا

گئ تو کیا ارتضا نے سب سن لیا تھا وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی جب اس اپنی کمر پر ارتضا کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا یہ کیا کر رہے ہے اپ کچھ نہیں ایک دم چپ وہ ماہی کے منہ کی طرف جھکنے لگا اس کا فوکس ماہی کا ڈمپل تھا ماہی نے اپنی انکھیں زور سے بند کر لی ارتضا نے ماہی کے ڈمپل پر اپنے ہونٹ رکھ دیے ارتضا کی اس گستاخی پر ماہی اندر تک ہل گئ پیچھے ٹیبل کا سہارا نا ہو تا رت تو وہ ابھی تک گر چکی ہوتی پلیز چھوڑ دیے ارتضا نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پیچھے ہٹ گیا ماہی جلدی سے سیدھی ہوئی

تم تو ابھی گھبرا گئی ہور خصتی جی کے بعد کیا کروگی ارتضا کی بات سن کر ماہی شرم سے لال ہو گئی ارتضا کو اس کو تنگ کرنے کا بہت مزہ ارہا تھا

اپ نے میری باتیں سنی نہیں جناب سنی نہیں بس اپکی اواز اگی کانوں میں ویسے میں اتنا بھی ہٹلر نہیں ہو رومینس کرنا اتا ہے مجھے ارتضا کی باتیں سن کر ماہی شرم سے لال ہوئی جا رہی تھی

اب تو یقین اگیا یا اور یقین دلاو ارتضا کی بات سن کر ماہی ایک دم بولی نہیں نہیں ارتضا مسکرانے لگ گیا میرا اب گزارا نہیں ہے دادا جان سے کہہ کر جلدی رخصتی کرواتا ہو نہیں اتنی بھی جلدی نہیں ارتضا ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیے کر روم سے چلا گیا

ماہی کافی دیر تک سکتے میں رہی کیا یہ ارتضا تھا وہی کروس ارتضا وہ اپنے ماتھے اور گال پر اس کا لمس محسوس کر سکتی تھی

کیا ہوا اپی سارا ایک دم روم میں ائی اس کی اواز سن کر ماہی ارتضا کے خیال سے باہر ائی کچھ نہیں ارتضا بھائی چلے گیے ہاں چلے گیے مما اپکو کھانے پر بولا رہی ہے ارہی ہو ماہی سارا کے ساتھ چلی گئ

ماہم پڑھ رہی تھی جب اس کو احمد کا فون ایا وہ سوچ رہی تھی اٹھاو یا نا اٹھاو فون بج بج کر بند ہو گیا شکر ہے خود ہی بند ہو گیا وہ ابھی دوبارہ بکس میں گھسنے ہی والی تھا ایک دفعہ پھر فون اگیا تین چار بل کے بعد فون ریسو کر لیا کیا ہوا جناب فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی وہ میں پڑھ رہی تھی اچھا اچھا ہو گی تیاری جی بس ہو گی کچھ ہمارے لیے بھی تیاری کر لو احمد کی بات سن کر ماہی کی زبان بند ہو گی کیا ہوا کچھ نہیں ماہم اٹک اٹک کے بولی تم مجھ سے اتنا گھبراتی کیوں ہو میں تمھیں کھا تھوڑی جاو گا صرف پیار کروں گا ماہم احمد کی باتیں سن کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی میں تھوڑا پڑھ لو ماہم نے بہت مشکل سے احمد سے کہا احمد اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس لیے زیادہ تنگ نہیں کیا ٹھیک ہے پڑھو تم ماہم نے جلدی سے فون رکھ دیا اور اپنے اپ کو نارمل کرنے لگی

وہ تینوں پیپر دے کر اکٹھی باہر ائی کرن بھی ان کے ساتھ تھی بہت اچھا ہوا ہے پیپر یار شکر ہے فری ہوے ہم مریم بولی ختم ہو گیے پیپر اب میں نے بس سونا ہے میڈم میرے ساتھ شوپنگ پر چلنا ہے تم لوگوں کی وجہ سے میری شوپنگ پنڈنگ ہے ماہم بولی ہاں یار پلان بناتے ہے ماہی نے بھی ان کی بات میں حصہ لیا

اج ان تینوں کا شوپنگ کا پلان تھا کرن سے بھی ان کی بہت اچھی دوستی ہو گی تھی وہ بھی ان کے ساتھ شوپنگ پر ائی تھی کرن مریم اور ماہم کے ساتھ ائی تھی اور ماہی کو دانیال نے ڈاروپ کیا تھا

ان سب نے کافی شوپنگ کی لال رنگ کا بریڈل ڈریس لیا ڈریس بہت خوبصورت تھا سب کو بہت پسند ایا شوپنگ کے بعد وہ سب ہوٹل میں کھانا کھایا ابھی وہ سب کھانا کھا ہی رہے تھے جب وہاں ارتضا اپنے دوست کے ساتھ انٹر ہوا ارتضا کی طرف ماہی کی بیٹھ تھی اس نے ارتضا کو نہیں دیکھا پر مریم نے دیکھ لیا وہ دیکھو ارتضا بھائی مریم کی بات سن کر ماہی کر گلے میں نولہ اٹک گیا کیا ہوا ماہی ماہم نے جلدی سے اس کو پانی دیا کیا ہوا ماہی تم ٹھیک ہو ہاں ٹھیک ہو چلو چلتے ہے ارتضا بھائی سے تو مل لو مجھے نہیں ملنا تم لوگوں کو ملنا ہے تو مل لو میں اکیلی گھر چلی جاوں گی اچھا اچھا رو کو تو چلتے ہے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارتضانے منہل کو دیکھ لیا تھا جب وہ سب باہر نکلی ارتضا بھی ان کے پچھے اگیا ارتضانے منہل کو پکارا ماہی ایک دم گھبر اگی اپ سب یہاں کیا کر رہی ہے کچھ نہیں ارتضا بھائی وہ اپکو تو پتہ ہے ناماہم کی شادی ہے تو بس شوپنگ پر اے تھی شوپنگ کے بعد بھوک لگ گی تو ادر اگیے مریم نے صفائی دی

اچھا ٹھیک ہے وہ سب گاڑی میں بیٹھنے لگی جب ارتضانے کہا او منہل میں اپکو چھوڑ دیتا ہو نہیں میں چلی جاو اپ پریشان نا ہو ان سب کو برا لگے گا اس میں پریشانی والی کونسی بات ہے ہمیں کیو برا لگے گا ماہی تو چلی جا ارتضا بھائی کے ساتھ مریم کے اسا کہنے پر ماہی نے اس کو غصے سے گورا اور مریم نے اپنی چلتی ذبان کو بریک لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اجاو میں تمھارا گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو ارتضا اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا ماہی کو مجبورا اس کے پیچھے جانا پڑا جاتے جاتے مریم کو گھورنا نا بھولی تجھے میں چھوڑو گی نہیں مریم اتنا کہہ کر ارتضا کے پچھے چل پڑی ماہی گاڑی میں اکر بیٹھی اور ارتضانے گاڑی اگیے بڑھا دی گاڑی میں مکمل خاموشی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

منہل بہت نروس ہو رہی تھی اپنے ہاتھوں کا انگلیوں کو مڑ ور رہی تھی ارتضا اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا کیا ہوا منہل میں کوئی غیر تو نہیں ہو شوہر ہو تمھارا اس نے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا گھبر اہٹ سے منہل کے ہاتھ بہت ٹھنڈے ہو گیے تھے

ماہی نے اپنا ہاتھ چھوڑنے کی بہت کوشش کی پر ارتضا نے اس کے ہاتھ پر گرفت اور سخت کر لی

وہ گھر پر پہنچے ماہی ایک دم اترنے لگی رو کو منہل مجھے تم سے کچھ بات کرنی

پر مجھے اپ سے کوئی بات نہیں کرنی

پر کیوں

مجھے نہیں پتہ بس اپ مجھ سر دور رہا کرے ماہی کا اسطرح کا رویہ ارتضا کو غصہ دلا گیا اس نے ایک جھٹکے سے ماہی کو کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا کیا کر کرے اپ اس کی کمر پر گرفت مضبوط کر لی چھوڑے مجھے ارتضا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارتضا نے اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اس کے چہرے پر جھکا تھا ماہی نے اپنا اپ بہت چھوڑنے کی کوشش کی پر ارتضا نے نہیں چھوڑا اس کی انکھوں سے انسو نکل ائے ماہی کے انسو ارتضا کے ہاتھ پر

گرے اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوئی تو ارتضا ایک دم ہوش میں ایا سوری ماہی

--------------------

ماہی رونے لگی گیے نفرت ہے مجھے اپ سے دور رہے مجھ سے ہر کام میں اپکو زبردستی کرنی اتی ہے پہلے نکاح زبردستی اب یہ سب کچھ ماہی اتنا کہہ کر گاڑی سے اتر کر اندر بھاگ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انس جو ابھی ایا تھا ماہی کے الفاظ سن کر خوشی سے سرشار ہو گیا

ماہی کسی سے بات کیے بغیر سیدھا اپنے کمرے میں چلی گی اپنے اپکو کمرے میں بند کر لیا اور رونے کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو زور سے مسلنے لگی کیو کرتے ہے میرے ساتھ ایسا نفرت ہے مجھے اپ سے کافی دیر تک رونے کے بعد وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گی

صبح جب اپنے کمرے سے باہر ائی تو انس کو اپنا منتظر پایا کسی ہو پرنسس ارے انس بھائی اپ کب اے بس رات میں ایا تھا جب تم ارتضا کے ساتھ گھر ائی تم تو اتے ہی کمرے میں بند ہو گی اور میں یہاں اکیلا بور ہو تا رہا سوری انس بھی رات میں میری طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس لیے جلدی سو گی اچھا اب کسی طبیعت ٹھیک ہو کافی پیئے گیے جی ضرور پیو گا

ماہی کیچن میں کافی بنا رہی تھی جب انس بھی کیچن میں اگیا ماہی ایک بات کہو تم سے جی بولے تمھیں ارتضا پسند نہیں ہے نا انس کی بات سن کر ماہی کا چلتا ہاتھ روک گیا اپکو کس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے ماہی نظریں چرا گی

میں سب جانتا ہو ارتضا نے زبردستی نکاح کیا ہے تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمھاری مدد کر سکتا ہو اس رشتے سے ازادی کے لیے انس کی بات سن کر ماہی ایک دم شوکڈ ہو گی

یہ کسی باتیں کر رہے ہے اپ میں خوش ہو یا نا ہو پر میں پھیر بھی اس رشتے کو نھبا و گی یہ میرے بڑوں کا فیصلہ ہے

ماہی تم پاگل تو نہیں ہو اسے کیسے ساری زندگی اسے شخص کے ساتھ گزار سکتی ہو جس کو تم پسند نہیں کرتی انس کی بات سن کر ماہی مزید وہاں نا روکی اپنے کمرے میں چلی گئ

کمرے میں اکر انس کی باتوں کو سوچنے لگی انس بھائی ایسا کیو کہہ تھے ویسے کہہ تو ٹھیک رہے تھے کیا کرو کچھ سمجھ نہیں ارہا اللہ جی اپ ہی میری مدد کرو

ارتضا نے سدیہ بیگم کے پاس ایا مما مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے او بیٹا کیا بات کرنی ہے مما اپ کو پاپا دادا جان کے پاس جاے اور انھیں رخصتی کا کہے کیو بیٹا جی دل نہیں لگ رہا منہل کے بغیر اسا ہی سمجھ لیے اپ اچھا تمھارے پاپا اتے ہے نارات کو پھر جاتے ہے ابا جی کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کو کھانے کے بعد رضوان اور سدیہ وجاہت شاہ کے پاس گیے ابا جی اج میں پھیر سے اپ کے پاس ایک التیجا کرنے ایا ہو بولو بیٹا فردوس اور ہمدان بھی پاس ہی تھے اپ اب ہمیں منہل کی رخصتی دیے دے ایک نا ایک دن تو یہ کام ہونا ہی ہے تو نیک کام میں دیر کسی ٹھیک ہے بھائی صاحب ہمیں کوئی اتراض نہیں ہمدان نے بات میں حصہ لیا سب بہت خوش ہو گیے ٹھیک ہے اس مہینے کا اخری ہفتہ رکھ لیے رخصتی کے لیے فردوس بیگم نے سب کا منہ میٹھا کر دیا

مما اتنی جلدی رخصتی کیا ہو گیا ہے اپ سب کو مجھے ابھی اور پڑھنا ہے پڑھ لینا بیٹا پڑھنے سے کون منا کر رہا ہے شادی کے بعد پڑھ لینا پر مما اتنی جلدی کیا ہے اپکو شادی کی تنگ اگیے ہے اپ بوجھ بن گی ہو میں اپ سے پر کسی باتیں کر رہی ہو بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے بس صاحب اور بھابھی ائیں تھے شادی کی ڈیٹ لینے تمھارے دادا اور پاپا نے شادی کی ڈیٹ دیے دی اس مہینے کی اخری ہفتہ مما پلیز ایسا نا کرے پلیز مما مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ماہی بحث مت کرو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخر کار ماہی کو ماننا ہی پڑا ارتضا میں اپکو نہیں چھوڑو گی اپ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ
پاپا مجھ یہ شادی نہیں کرنی اپ چچا جان کو منا کر دیے یہ کسی باتیں کر رہے ہو تم مریم تمھاری بچپن کی
منگیتر ہے اسے کیسے جواب دیے دو پر پاپا میں کسی اور کو پسند کر تا ہو فاحد تمھاری شادی صرف اور صرف
مریم سے ہے گی مریم ہی اس گھر کی بہو بنے گی یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو میں اپنے بھائی کے اگے
شر مندہ نہیں ہو سکتا

اج ماہم کی مایو تھی سب نے پیلے جوڑے پہنے تھے سب بہت خوبصورت لگ رہیں تھی مریم نے پیلے
جوڑے کے ساتھ پھولوں کا زیور بھی پہنا تھا مریم پر بہت روپ ایا تھا مایو کا انتیظام الگ الگ تھا صرف احمد
کے گھر والے اے تھی رسم کرنے مہندی کا فنگشن اکھٹا تھا مایو کی رسم میں صرف عورتیں شامل تھی
سب نے باری باری ماہم کو ابٹن لگایا ماہی بھی پیلے اور سبز رنگ کے سویٹ میں بہت خوبصورت لگ رح
تھی ماہی کے ساتھ سارا اور فردوس بیگم بھی ائی تھی اور مریم کے ساتھ اس کی ماں ائی تھی اور کرن اکیلی
ائی تھی سب ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے مریم کی ماں اسیہ اور فردوس بیگم ایک ساتھ بیٹھ
گئ مایو کا فنگشن بہت عروج پر تھا مریم نے بھی ماہی جیسی ڈریسنگ کی تھی وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی
تھی

اپکی بیٹی بہت پیاری ہے سب کو ہسانے والی فردوس نے اسیہ سے کہا بس رونق ہے ہمارے گھر کی جلدی ہی رخصت ہو جانا ہے اس نے اچھا شادی طے ہو گی اس کی نہیں ابھی نہیں منگنی تو بچپن سے ہوئی ہے تایا کے بیٹے سے میرے سسر نے بچپن سے ہی اس کا رشتہ اس کے تایا کے بیٹے کے ساتھ طے کر دیہ تھا کل ایا تھا اس کے تایا کا فون شادی کی ڈیٹ مانگ رہے تھے اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے دیکھے ناتینوں بچپن کی سہلیاں ہے اور اب شادی بھی سب کی ہو رہی ہے بس اللہ پاک ہماری بچیوں کے نصیب اچھے کرے امین

فنگشن ختم ہوا تو سب اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیے ماہم نے مریم اور ماہی کو اپنے پاس ہی روک لیا اج مہندی کا فنگشن تھا اس کا اتیظام اکھٹا کیا گیا تھا دونوں فیملز نے مارکی میں فنگشن کا اتیظام کیا تھا ماہم پیلے اور سبز رنگ کے سویٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی منہل نے گرین کلر کا فروک پہنا تھا وہ بھی خوبصورتی میں اپنی مثال اپ تھی مریم نے لائٹ یلو رنگ کا سوٹ پہنا تھا اج کرن اور مریم نے ایک جیسا سوٹ پہنا تھا

احمد بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا وائٹ سوٹ کے اوپر بلیک وسکوٹ پہنے بالو کو جیل سے سیٹ کیے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا ارتضانے بھی شلوار قمیض کے اوپر وسکوٹ پہنی تھی وہ بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا اس کی نظر صرف منہل کو ڈھونڈ رہی تھی

فردوس بیگم انس کو بھی اپنے ساتھ زبردستی ساتھ لے ائی تھی انس بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا بلیک رنگ کا سوٹ اس پر بہت سج رہا تھا کرن تو انس کو دیکھ کر کھو سی گئ

ماہم کو لا کر احمد کے ساتھ بیٹھا دیا گیا ان دونوں کی جوڑی بہت خلگ رہی تھی احمد بھی ماہم کو دیکھ کر کھو سا گیا ماہم جب پاس اکر بیٹھ گئ تو احمد نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا احمد کی اس حرکت سے ماہم شرم سے لال ہو رہی تھی چھوڑے احمد ہاتھ میرا سب دیکھ رہے ہے ماہم کی مذمت کرنے پر احمد نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر دی دیکھنے دو اخر کار احمد کو ترس اگیا احمد نے ہاتھ چھوڑ دیا اج تو چھوڑ دیا ہے پر کل کسی چیز کی معافی نہیں ہے کل میں نا نہیں سنو گا احمد نے اس کے کان مے سر گوشی کی احمد کی بات سن کر ماہم کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ ہوئی اور شرم سے نظریں جھکا گئ

انس منہل کو ڈھونڈتا ہو وا اس کے پاس چلا گیا ہیلو پرنسس کسی ہو میں ٹھیک ہو اپ کسے ہے انس بھائی ارتضا دور کھڑا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا اور غصے سے مٹھی بند کر دی ماہی جان بوجھ کر انس سے بات کر رہی تھی

ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر انس کے پاس لے گیا کیا ہو گیا ہے چھوڑے مجھے ہاتھ چھوڑے میر اماہی اپنا ہاتھ چھوڑانے کی بہت کوشش کر رہی تھی پر ارتضا گرفت بہت مضبوط تھی وہ اس کو کھنچتا ہوا ایک سائیڈ پر لے گیا انس ان کو جاتا دیکھتا رہا انس کو ارتضا کا ماہی پر یو حق جمانا بہت برا لگ رہا تھا باقی سب نے اتنا نوٹ نہیں کیا

تم کو ایک بات سمجھ نہیں اتی کیو بات کر رہی تھی ارتضا نے اس کو بازوں سے پکڑ کر دیوار کی ساتھ لگا دیا اب میرے بات کرنے پر بھی پابندی ہے ہاں ہے پابندی اتنا غصہ کرنے پر ماہی کی انکھوں سے انسو نکل ائے ماہی کے انسو دیکھ کر ارتضا کو اپنی سخت رویے کا احساس ہوا ماہی کے انسو انکھ سے نکل کر گال پر ایا جس کو ارتضا نے اپنے ہونٹوں سے چن لیا ارتضا کے اس طرح کرنے ماہی کے جسم میں ایک دم کرنٹ لگا اور وہ ارتضا کو پیچھے کرتی وہاں سے بھاگ گئ

اج ماہم کی بارات تھی ہر طرف چہل پہل تھی ہر کوئی کام میں بزی تھا ماہم بھی مریم منہل کے ساتھ پارلر چلی گئ تھی

ماہم عروسی جوڑے میں بہت حسین لگ رہی تھی ریڈ اور گولڈن لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ماہی نے پیچ رنگ کا فراک پہنا تھا اور پیچ رنگ اس صاف رنگ میں بہت جچ رہا تھا مریم نے گرے اور بلیک کلر کا سوٹ پہنا تھا مریم بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ان کو پالر سے ماہم کے بھائی نے پک کیا وہ انہیں سیدھا میرج ہال لے گیا

سب نے ماہم کی بہت تعریف کی بارات کا شور ہوا بارات اگی سب نے بارات کا بہت اچھا استقبال کیا احمد بلیک شیروانی میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

تھوڑی دیر میں نکاح کا شور ہوا نکاح پڑھوایا گیا دونوں بے اپنے اپ کو ایک دوسرے کے نام لکھ دیا

نکاح کے بعد ماہم کو سٹیج کی طرف لایا گیا مریم ورماہی اس کے ہمرا سٹیج کی طرف ارہی تھی سٹیج پر احمد کے ساتھ ارتضا اور دانیال بھی تھے دانیال نے مہندی کا فنگشن اٹنڈ نہیں کیا تھا وہ تو اج بھی نہیں انا چاہتا تھا پر احمد کے اسرار پر اسکو انا پڑا وہ مریم کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا پر اج اس کا سامنا ہو گیا وہ مریم جو دیکھتے کھو سا گیا یہی حال ارتضا کا تھا ماہی کو دیکھ کر دانیال مریم جو اتا دیکھ کر وہاں سے چلا گیا مریم نے اس کو جاتا

دیکھا ارتضا منہل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ماہی کو اس کی ہنسی زہر لگ رہی تھی سٹیج کے پاس جا کر احمد نے ماہم کو اپنا ہاتھ دیا جو ماہم نے تھام لیا

ماہم کو احمد کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا احمد کے پہلو میں بٹھا کر ماہم کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئ تھی ماہی ابھی بھی ارتضا کی نظروں کے حصار میں تھی ماہی سٹیج سے نیچے اترنے لگی کہ اس کا پاوں پھسل گیا وہ ابھی نیچے گرتی ارتضا نے جلدی سے اس کو تھام لیا ان کا یہ منظر کیمرہ کی انکھ میں ریکارڈ ہو گیا ماہی جلدی سے سیدھی ہوئی اور وہاں سے چلی گئ

مریم ور ماہی نے دودھ پلائی کی رسم کی اور نیگ کی صورت میں احمد کی جیب خالی کروائی

کچھ دیر میں رخصتی کا وقت ہو گیا سب کی دعاؤں رخصت ہو کر احمد کے گھر چلی گئ

احمد کے گھر اس کا بہت اچھا استقبال کیا گیا کچھ رسموں کے بعد ماہم کو احمد کے روم میں بیٹھا دیا

کمرہ بہت اچھا سجایا گیا تھا ماہم کمرے کا جائزہ لے رہی تھی ایک دم دروازہ کھلنے کی اواز ائی احمد کمرے میں اگیا اور دروازہ لوک کر دیا

ماہم کی گھبراہٹ سے حالت خراب ہو گئ احمد چلتا ہوا ماہم کے پاس اکر بیٹھ گیا کیوں گھبرا رہی ہو میں تمھیں کھا تھوڑی جاو گا

اس نے ماہم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جو گھبراہٹ سے کافی سرد تھا بہت پیاری لگ رہی ہو اور جیب سے ڈبی نکلی یہ تمھارا منہ دیکھائی کا گفٹ احمد نے ایک ڈیمند رنگ نکال کر ماہم کے انگلی میں پہنائی اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ چوم لیا احمد کے اس طرح کرنے سے ماہم شرم سے لال ہو گئی

وہ اہستہ اہستہ چھوٹی چھوٹی گستاخیاں کرنے لگا احمد ماہم کے منہ سے بہت مشکل سے لفاظ نک

لے جی جان مجھے چینج کرنا ہے وہ بھاری لہنگے میں بے سکون سی تھی

اوکے جاو چینج کر کہ او ماہم ایک سمپل سا سوٹ نکال کر چیج کرنے چلی گی احمد نے بھی کپڑے چینج کر لیے ماہم اکر بیڈ کے ایک سائید پر بیٹھ گئی احمد جو دوسری سائیڈ پر تھا ماہم کو کھینچ کر اپنے پاس کر لیا ور اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے

ماہم نے بھی اپنا اپ احمد کے سپرد کر دیا احمد اج اپنی ساری من مانیاں کر رہا تھا

اگلے دن ولیمہ بھی خیر سے انجام ہو گیا ولیمے کے بعد ماہی اور مریم نے ماہم کو پکڑ لیا اور تنگ کرنے لگی کسی رہی پھیر تمھاری ویڈنگ نائیٹ کیا ملا منہ دیکھا مریم نے پوچھا ماہم نے اپنی رنگ دیکھا دی وایار یہ تو بہت پیاری ہے

وجاہت شاہ نے عائشہ کو فون کر کے منہل اور ارتضا کی شادی کا بتایا اس دفعہ حنان کو بھی ساتھ لے کر انا

ابا جی اپکو تو پتہ ہے انس پاکستان میں ہے ور سارا کام حنان ہی کر رہے ہے پھیر بھی میں انھیں کہوانے کا

اگے ان کی مرضی

ماہی کی شادی کی تیاریاں بھی عروج پر تھی خاندان کی پہلی شادی تھی اس لیے بہت دھوم دھام کی جاری

تھی لیکن ماہی شادی کی کسی کام میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی بس ہر وقت خاموش رہتی

مریم کے تایا اج شادی کی ڈیٹ لینے ائے تھے پر فاحد ساتھ نہیں ایا اس کی تائی کلثوم بگیم بھی اس رشتے

سے خوش نہیں تھی وہ فاحد کے لیے اپنی بہن کی بیٹی لانا چاہتی تھی پر اس کے شوہر نے ان کی ایک نا سنی

بھائی صاحب فاحد نہیں ایا مریم کی امی اسیہ نے پوچھا نہیں اسیہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کسی کام سے گیا

تھا اس لیے نہیں ایا مریم کی بھابھی جو بہت تیز تھی کیچن میں کھڑی باتیں سن رہی تھی مریم بھی ان کے

ساتھ تھی بولی مجھے تو دال میں کچھ کالا لگتا ہے جو فاحد نہیں ایا مریم اس کی باتیں نظر انداز کرتی باہر چلی گئی

ماہی کی شادی سے ایک ہفتہ بعد مریم کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی سب بہت خوش تھے پر مریم خوش ہو

کر بھی خوش نا تھی

کرن کے دل میں انس کے لیے محبت بھڑتی جا رہی تھی وہ انس سے شدید قسم کی محبت کرنے لگ گئی تھی

لیکن انس اس بات سے انجان تھا کرن نے ماہی کے فون سے انس کا نمبر لے لیا

انس اس وقت بہت طیش میں تھا اس کو سمجھ نہیں ارہا تھا کے وہ شادی کیسے روکے نہیں ارتضا تم مجھ سے

جیت نہیں سکتے

اور کچھ پلان کرنے لگا وہ ماہی کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا ڈیر ماہی جان تمھیں میرے پاس انے کے لیے

تھوڑی بہت تکلیف تو برداشت کرنی پڑے گی بعد میں اپنے پیار سے تمھاری ساری تکلیف ختم کر دو گا تم

میرا ضد جنون بن چکی ہو میں ہر حال تمھیں حاصل کرنا ہے اور ذور زور سے ہسنے لگا

اج ماہی کی مایوں تھی وہ پیلے جوڑے میں بنا میک اپ کے بہت خوبصورت لگ رہی تھی ہر کوئی اس کی نظر

اتار رہا تھا مریم ماہم اور کرن بھی ائیں تھی

عائشہ اور ندا بھی مایوں والے دن صبح صبح پہنچ گئ حنان کا کہنا تھا وہ شادی تک پہنچ جائے گا

ساری لڑکیاں پیلے جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی کرن کی نظر تو صرف انس کو ڈھونڈ رہی تھی

پر انس کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا

مریم اور دانیال اپس میں ٹکرائے اس دفعہ بنا کوئی بحث کیے ایک سائیڈ پر ہو گیے جو فردوس بیگم نے بہت نوٹ کیا

ارتضا کے گھر والے مایوں کے لیے اگیے مایو کی رسم گھر میں ہی کی گی تھی صرف گھر کے لوگ تھے سب نے باری باری منہل کو ابٹن لگایا گیا سب نے بہت انجوے کیا رات دیر تک محفل لگی رہی

مہندی کا فنکشن گھر کے لون میں ارینج کیا گیا کچھ دیر میں ارتضا اور اس کی فیملی اگئ سب نے ان کا بہت اچھا استقبال کیا ارتضا وائٹ سوٹ کے اوپر وسکوٹ پہنے ہاتھ پر مہنگی گھڑی پہن کر اور بالوں کو اچھی طرح جیل سے سیٹ کیے بہت خوبصورت لگ رہا تھا

کچھ دیر میں ماہی کو لایا گیا ماہی گرین کرتی اور پیلے رنگ کے لہنگے میں پھولوں کا زیور پہن کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی سورج چاند کی جوڑی لگ رہی تھی ہر کوئی تعریف کر رہا تھا

ماہی کو لا کر ارتضا کے ساتھ بیٹھا دیا گیا ارتضا کی نظریں ماہی پر ہی ٹھر گئ تھی ماہی سیدھا ارتضا کے دل میں اتر رہی تھی ماہی کا دل بھی زور زور سے ڈھرک رہا تھا

سب نے باری باری ان دونوں کی رسم کی ارتضا بہت خوش تھا اسکے چہرے سے اج مسکراہٹ غائب نہیں ہو رہی تھی سب ارتضا کو دیکھ کر حیران تھے سد یہ دل ہی دل میں اپنے بیٹے کی نظر اتار رہی تھی ماہی بھی اریضا کو دیکھ کر حیران تھی ہر وقت غصے میں رہنے والا ارتضا اج مسکرا رہا تھ

انس دور کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا ہو لو خوش ارتضا شاہ جتنا اج خوش ہونا ہے کل کو یہ خوشی نصیب ہو یا نا ہو کرن انس کو دیکھ کر انس کے پاس اگی اس کو سلام کیا پہلے تو انس حیران ہوا پھیر کرن کو دیکھ کر ایک دم شوخ ہوا خوبصورت لڑکی ویسے ہی انس کی کمزوری تھی کرن بھی بہت خوبصورت تھی اور اج میک اپ میں اور بھی حسین لگ رہی تھی انس نے اس سے بہت اچھے طریقے سے بات کی دور کھڑی عاشہ ان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی انس کو ماہی سے کوئی خاص محبت نہیں تھی بس اس کی خوبصورتی پر مر مٹا تھا

حمزہ بار بار ندا کو مخاطب کرتا ندا اس کے ہر سوال کا بہت اچھے سے جواب دیتی حمزہ کو ندا بہت پسند ائی تھی ان دونوں کی اپس میں بہت اچھی دوستی بھی ہو گئ تھی

احمد اور ماہم ایک ساتھ کھڑے بہت اچھے لگ رہے تھے احمد ہر تھوڑی دیر بعد ماہم کو تنگ کرتا کبھی اس کا ہاتھ پکڑتا تو کبھی کمر سے پکڑتا کیا ہو گیا ہے احمد یہ اپکا بیڈ روم نہیں ہے

سب نے بہت انجوے کیا حمزہ ور ندا نے ایک ساتھ ڈانس بھی کیا

مہندی کا فنگشن خیر سے اپنے اختتام کو پھنچا سب بہت تھک چکے تھے اس لیے جلدی اپنے اپنے کمروں میں چلے گیے

ماہی بھی اپنے روم میں اکر چینج کرنے چلی گئ واپس ائی تو ارتضا اس کے کمرے میں انتیظار کر رہا تھا ارتضا کو دیکھ کر ایک دم چونکی اپ یہاں کیا کر رہے ہے

بھی اپنی دولہن سے ملنے ایا ہو اور کھینچ کر اپنی باہو میں لے لیا۔۔ کیا کر رہے ہیں ارتضا اپ چھوڑے مجھے پلیز

یار تم اتنی خوبصورت لگ رہی تھی مجھ سے کل تک کا اتیظار نہیں ہوا اور تم سے ملنے اگیا

میں تم سے اج کچھ کہنے ایا ہو میں تم سے بہت محبت کرتا ہو I Love you mahi اب سے نہیں پتہ نہیں کب سے کرتا ہو میں نے تمھارے ساتھ بہت زیادتی کی اس کے لیے سوری بس میں تمھیں خود سے دور ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے اسا ہوا اگیے تمھارا کبھی دل نہیں دوکھاو گا promise

ماہی کو اج ارتضا پہلے والا ارتضا نہیں لگ رہا تھا غصہ کرنے والا اج تو ارتضا بدلا بدلا تھا اتنا کہتے ہی ارتضا ماہی کے ہونٹوں کی طرف جھکا ماہی نے کافی مذمت کی پر ارتضا کے اگیے سب بیکار تھی

ماہی نے ایک دم ارتضا کو پچھے کیا پلیز ارتضا مجھ سے دور رہے ارتضا اپنا غصہ کنٹرول کر گیا اوکے جب تک تم تیار نہیں ہو گی میں تمھارے پاس نہیں اوگا

اتنا کہتا ہوا ماہی کے ماتھے پر لب رکھتا ہوا وہاں سے چلا گیا

اج ارتضا اور منہل کی بارات تھی سب بہت خوش تھی حنان ملک بھی اج بارات میں شامل ہونے پہنچ گیے تھے سب حنان سے مل کر بہت خوش ہوئے ان کی بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی

انس اپنے باپ کو دیکھ کر گھبرا گیا پاپا اپ جی بیٹا کیو میں نہیں اسکتا نہیں پاپا ایسی بات نہیں ہے

پاپا کی وجہ سے پلان فیل نا ہو جائے انس تھوڑا پریشان ہو گیا

منہل اور ندا کو دانیال نے پارلر چھوڑا دیا اور پک کرنے کے لیے ڈریور کا کہہ دیا دونوں کچھ دیر میں تیار ہو گی ندا پہلے تیار ہو گی جب کے منہل کو ابھی ٹایم تھا ندا کے نمبر پر انس کی کال ائی جی بھائی ندا کہا ہو تم میرے کپڑے نہیں مل رہے بھائی اپ کے روم میں میں نے خود رکھوے ہے پر مجھے نہیں مل رہے تم اجاو نا پر بھائی میں ماہی کے ساتھ پارلر میں ہو تمھیں کتنا ٹائم ہے میں تو تیار ہو بس ماہی کو ٹائم اوکے تم لوگوں کو پک کس نے کرنا ہے باہر ڈرایور کھڑا ہے اس کے ساتھ اے گیے تم ایسا کرو تم اجاو ماہی کو میں پک کر لو گا

پکا بھائی جی پکا اوکے میں اتی ہو وہ منہل کو کہہ کر چلی گئ

انس اپنے پلان کی کامیابی پر مسکرانے لگا

منہل عروسی جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی میم اپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے بیوٹیشن نے بھی ماہی بہت تعریف کی۔۔۔۔

ماہی ریڈی ہو کر دانیال کا انتظار کرنے لگی اس نے دانیال کو دو تین دفعہ فون بھی کیا پر اس نے ریسو نہیں کیا پھیر ادنے ندا کو فون کیا جو اس نے جلدی سے اٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔

یار ندا کہا ہو سب میں کب سے ویٹ کر رہی ہو تمہیں لینے انس بھائی نہیں ائے کوئی بھی نہیں ایا چلو میں کہتی ہو انس بھائی کو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں ماہی کے نمبر پر انجان نمبر سے فون ایا جو ماہی نے ریسو کیا اجاو ماہی میں باہر انتظار کر رہا ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔

انس نے فون میں ماہی سے کہا ماہی فون سن کر باہر کو چلی گئی باہر ایک گاڑی نظر ائی پر انس کہی نظر نا ایا۔۔۔۔

اس کے نمبر پر پھیر فون ایا اجاؤمیں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو ماہی چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی گاڑی میں بیٹھ جڑ ایک دم چوک گئی گاڑی میں انس نہیں تھا دو آدمی تھے ماہی ایک دم گھبر اگئی کون ہو اپ ماہی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ دوسرے آدمی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا

ماہی ہوش حواس سے بیگنا ہو گئ اور انس گاڑی میں اکر بیٹھ گیا سوری جانمن پر مجھے ایسا کرنا پڑا

بارات بلکل تیار کھڑی تھی ارتضا شیر وانی میں بہت خوبصورت کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا

کچھ دیر میں ارتضا بارات لے کر پہنچ گیا سب نے ان کا بہت اچھا استقبال کیا

فردوس بیگم نے ندا سے انس کا پوچھا امی جان میں اگئی تھی انس بھائی نے جانا تھا لینے انہیں پر انس ہے کہا مجھے لگتا ہے چلے گئے ہو گئے

کافی دیر انتظار کے بعد جب انس اور ماہی نا پہنچے تو سب پریشان ہو گئے۔۔۔۔۔

بار بار انس اور ماہی کا نمبر ملا رہے تھے پر بند جا رہا تھا فردوس بیگم کا تو برا حال ہو گیا تھا

ایک دم انکھ کھلنے پر اپنے اپ کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا پوری طرح ہوش میں انے پر ماہی کو وہ سب یاد انے لگا اور وہ زور زور سے چلنے لگی

ایک آدمی اندر ایا ماہی ایک دم گھبر اگئی کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔۔۔

ارتضا بہت زیادہ پریشان ہو گیا سب طرح طرح کی باتیں کرنے لگے

لگتا ہے لڑکی کا کہی اور چکر تھا جو بھاگ گئی ایک عورت وہاں کھڑی باتیں کرنے لگی فردوس بیگم سب کی

باتیں سن کر ایک دم صدمے میں چلی گئی سارا اپنی ماں کو سنبھالنے لگی۔۔۔۔۔۔

ارتضا کا شک انس پر گیا ارتضا انس کو ڈھونڈنے لگا ندا انس کہا ہے ارتضا بھائی ماہی کو لینے وہی گئے تھے

کچھ دیر میں انس اگیا انس ماہی کہا ہے پتہ نہیں مامی جان میں گیا تھا لینے پر انھوں نے کہا وہ چلی گئ

میں سمجھا دانیال لے ایا ہو گا پر ہوا کیا ہے بھائی وہ ماہی اب تک نہیں ائی۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہا ہے ماہی انس نے بھرپور ایکٹنگ کی ارتضا کافی دیر سے کھڑا انس کو نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کا شک یقین میں بدل گیا کہ ماہی کے لاپتہ ہونے کے پیچھے انس ہی ہے۔۔۔۔۔

پر اب ڈھونڈ کسے جائے سب بہت پریشان ہو گیے وجاہت شاہ کی تو طبیعت ہی بگڑ گئ۔۔۔۔۔

وہ ایک دم اپنے دل پر ہاتھ رکھتے بے ہوش ہو گئے سب ان کی طرف بھاگے انس دور کھڑا دیکھ رہا وہ بہت

ریلکس تھا جو ارتضا کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا

وجاہت شاہ کو ہسپتال لے کر جایا گیا سب مردان کے ساتھ ہسپتال چلے گے۔۔۔۔۔۔

جبکہ انس گھر کے اندر چلا گیا سب ہسپتال پہنچے وجاہت شاہ کو جلدی سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا

ارتضا میری بہن ایسی نہیں ہے ضرور اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے

مجھے پتہ ہے ماہی کہا ہے ارتضا کے کہنے پر دانیال ایک دم چوکا کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو

انس کے پاس ہے ارتضا تم پاگل تو نہیں ہو گئے دانیال میں سچ کہہ رہا ہو نہیں یقین تو چلو میرے ساتھ پر کہاں میں نے انس کی گاڑی میں ایک چیپ لگائی ہے جس سے ہمیں پتہ چل جائے گا انس کہاں ہے اس وقت

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر باہر ایا کسے ہے میرے والد صاحب راضوان شاہ نے جلدی سے اگے جا کر پوچھا ہاٹ اٹیک ہوا ہے ابھی ہوش نہیں ایا پر اب خطرے سے باہر ہے

ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے سکون کا سانس لیا

چلو میرے ساتھ دانیال پر کہاں بتایا تو ہے

ماہی کا چیخ چیخ کر گلا خشک ہو گیا پلیز مجھے یہاں سے باہر نکالو میرے گھر والے میرا انتظار کر رہے ہو گئے مجھے تو انس بھائی لینے ائے تھے پھیر میں یہاں کسے اگئی

ارتضا نے دانیال کو ساری بات بتا دی منگنی کے دن والی دانیال ایک دم شوک میں چلا گیا انس ایسے کیسے کر سکتا ہے ہمارے ساتھ

انس اس جگہ پہنچا جہاں اس نے ماہی کو رکھا تھا دو آدمی باہر بیٹھے تھے کیا صورتحال ہے بوس لڑکی بہت چیخ رہی ہے اچھا ہوش میں اگئی جو بوس تم میں سے کسی نے ہاتھ تو نہیں لگایا نہیں بوس اپ جہاں اس کو بیٹھا کر گیے تھے وہی ہے ہم میں سے کوئی اندر نہیں گیا گڈ۔۔۔۔۔۔

تم سے کوئی اندر نا ائے جب تک میں نا کہو یہ میرا فون بھی رکھ لو انس چلتا ہوا اندر گیا کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں دروازے کی اواز سن کر ماہی زور زور سے چلائی اندھیرے کی وجہ سے اس کو کچھ نظر نہیں ا رہا تھا

انس چلتا ہوا ماہی کے پاس اگیا پلیز مجھے جانے دو کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا انس اس ہاتھوں سے رسی کھول رہا تھا رسی کھلتے ہی ماہی ایک دم کھڑی ہو گئی

کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں پلیز مجھے جانے دو ماہی عروسی جوڑے میں دلہن بنی انس کے دل کو اور بھی بے ایمان کر رہی تھی

تمھیں جاننا ہے میں کون ہو ماہی کو یہ اواز جانی پہچانی سے لگی

انس نے اپنی جیب سے لائٹر نکال کر چلایا جس میں انس اور ماہی کا چہرا صاف نظر اگیا

انس بھائی۔۔۔۔۔۔ماہی کے منہ سے ادھورے الفاظ نکلے

جی پرنسس میں تمھارا انس

تمہیں پتہ ہے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہو پر تم نے کبھی میری طرف دیکھا ہی نہیں کتنی کوشش کی تمھیں اپنا بنانے کی پر تم اس ارتضا کی بن گئی

اج میں تمھیں اپنا بنالو گا پھیر تم ہمیشہ کے لیے میری ہو جاوگئی تمھیں ارتضا پسند نہیں ہے نا مجھے پتہ ہے تمھاری اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی

پلیز انس بھائی مجھے جانے دے سب میرا انتظار کر رہے ہوگئے چلی جانا جانمن میں تم کو خود لے کر جاو گا

بس کچھ وقت میرے ساتھ گزار لو کچھ پل میرے نام کر دو

میں ساری زندگی تمھیں انکھوں میں بیٹھا کر رکھو گا

انس چلتا ہوا ماہی کے قریب جانے لگا

میرے پاس مت ائے اپکو اللہ کا واسطہ ہے انس چلتا ہوا ماہی کے قریب چلا گیا

اور اسکو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا ماہی شور مچاتی رہی پر انس نے ایک نا سنی اس کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے گیا

دانیال اور ارتضا انس کے پیچھے اس جگہ پر پہنچ گے انس کی گاڑی دیکھ کر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

اندر دو آدمی کھڑے تھے کس سے ملنا ہے اپکو انس کہاں ہے ارتضانے پوچھا اور اندر جانے لگے اپ اندر نہیں جاسکتے ادمی نے ارتضا کا راستہ روکا

انس ماہی کو دوسرے کمرے میں لے ایا جس کو پھولوں سے سجایا گیا تھا ماہی اس کے گرفت میں زور زور سے چلانے لگی پر انس سے اس پر اپنی گرفت سخت کر لی

*******

فردوس بیگم بھی بیٹی کے غم میں نہال ہو گی سعدیہ اور عائشہ انھیں سنبھال رہی تھی پتہ نہیں کس کی نظر لگ گی ہمارے گھر کو

بھابھی میری بیٹی بلکل بے قصور ہے ضرور اس کے ساتھ کو حادثہ پیش ایا ہے مجھے پتہ ہے فردوس ماہی ایسی بچی نہیں ہے اللہ پاک اس کو اپنی حفظ و امان میں رکھے امین ارتضا اور دانیال گئے ہے اس کو ڈھونڈنے جلدی مل جائے گی

دانیال اور ارتضا دونوں آدمیوں کو مارتے ہوئے اندر کی طرف بڑھے

انس نے ماہی کو لا کر بیڈ پر پھینکا پلیز انس بھائی مجھے جانے دے اس کا دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر پھینک دیا اس کی طرف جھکنے لگا ماہی زور زور سے چلانے لگی

ارتضا اور دانیال ابھی اندر ائے ہی تھے ماہی کے چلانے کی اواز سن کر اس طرف بھاگے

ارتضا نے ایک دم ٹانگ مار کر دروازہ کھلا تو انس ماہی کی طرف جھکنے ہی والا تھا ایک دم سیدھا ہوا

ارتضا اور دانیال غصے سے اگے بڑھے اور انس کو مارنے لگے ماہی ان کو دیکھ کر سکون میں ائی اور ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھ گئی

ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا ماہی کی بازو سے کپڑا اسے ہوا تھا ارتضا نے اپنی شیر وانی اتار کر ماہی کو پہنائی اور اپنی بانہوں میں لے لیا ماہی کو بھی پہلی بار ارتضا کی بانہوں میں بہت سکون ملا اور وہ روتی روتی بے ہوش ہو گئی

دانیال نے انس کو مار مار کر خون نکال دیا انس کے منہ اور ناک سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا زیادہ مارنے کی وجہ سے انس بے ہوش ہو گیا

دانیال اور ارتضا اس کو وہی چھوڑ کر ماہی کو لے کر چلے گیے

انس کو جب ہوش ایا خود کو خون میں لتھ پتھ پایا نہیں ارتضا تم پھیر مجھ سے جیت نہیں سکتے اٹھ کر دراز سے گن نکالی اور باہر کی طرف چلا گیا

ارتضا ماہی کو گاڑی میں بیٹھا کر مڑا ہی تھا کہ انس نے پیچھے سے اواز لگائی ارتضا۔۔۔۔۔۔

ارتضانے پیچھے مڑ کر دیکھا تو انس نے گولی چلا دی گولی سیدھا ارتضا کے سینے میں لگی

دانیل نے اگے بڑھ کر انس کے سر پر ڈھنڈ مارا جس سے انس زمین پر گر گیا

دانیال ارتضا اور ماہی کو لے کر ہسپتال چلا گیا

دانیال ماہی اور ارتضا کو ہسپتال لے گیا گھر والوں کو بتا دیا کچھ دیر میں سب گھر والے بھی پہنچ گے

کیا ہوا ارتضا ماہی کو دانیال نے سب کو سب کچھ بتا دیا

سب گھر والے صدمے میں اگے عائشہ کو تو اپنے گھر والوں سے بہت شرمندگی ہوئی حنان کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

ڈاکٹر دونوں کو اندر لے گے کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر ائیں سعدیہ بیگم جلدی سے اگے بڑھی کیسے ہے میرے بچے ارتضا تو ٹھیک ہے گولی صرف چھو کر گزری تھی کچھ دیر میں ہوش میں اجائے گیے

اور ڈاکٹر صاحب ماہی مسز شاہ کا نروس بریک ڈاون ہوا ہے ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے اگر انھیں چوبیس گھنٹے میں ہوش نا ایا تو کومہ میں جا سکتی ہے

سب گھر والے سکتے میں اگے کچھ دیر میں ارتضا کو ہوش اگیا اور اس کو روم میں شفٹ کر دیا گیا

ارتضا نے ہوش میں اتے ہی ماہی کا پوچھا جو سن کر سب خاموش ہو گئے میں کچھ پوچھ رہا ہو ماہی کہا ہے

ٹھیک ہے ماہی سعدیہ بیگم بولی مجھے ملنا ہے اس سے ارتضا بیڈ سے اترا اپنی ڈرپ اتار کر باہر کی طرف چلا گیا

سب اس کے پیچھے باہر کی طرف گیے ارتضا ایمرجنسی کی میں گیا جہاں ماہی کو رکھا گیا تھا

کیا ہوا ہے انہیں اندر ایک نرس تھی جس سے ارتضا نے پوچھا اپ کون یہ میری بیوی ہے کیا ہوا ہے

انھیں انکا نروس بریک ڈاون ہوا ہے ان کی حالت سیریس ہے اگر انھیں ہوش نا ایا تو یہ کومہ میں بھی

جا سکتی ہے

ارتضا کے یہ سنتے ہی پیروں تلے زمین نکل گئ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ماہی کے پاس جا کر اس کو جھنجورنے لگا

ماہی پلیز ایسا نا کرو اٹھ جاو

سر یہ اپ کیا کر رہے ہے انھیں تکلیف ہو گئ چھوڑے انھیں دانیال ارتضا کو پکڑتا ہوا باہر لے گیا

مما یہ سب کیا ہو گیا پہلے دادا جان اور اب ماہی اس کو کہے نا اٹھ جائے

بیٹا ٹھیک ہو جائے گا سب تم بس دعا کرو سعدیہ بیگم اپنے بیٹے کو سنھبال رہی

خود کو سنھبالو ارتضا سب ٹھیک ہو جائے گا

اور وہ اٹھ کر ہسپتال میں مقیم مسجد میں چلا گیا

اور وضو کر کے سجدے میں جا کر اپنے رب کے حضور دعا کرنے لگا

رات سے دن ہو گیا پر ماہی کو ہوش نا ایا

وجاہت شاہ کو ہسپتال سے چھٹی ہو گئی رضوان اور سعدیہ بیگم ان کو گھر لے گے

ارتضا ابھی تک مسجد میں ہی تھا کچھ دیر میں دانیال ایا ارتضا اٹھو ماہی کو ہوش اگیا ہے جس کو سن کر ارتضا کی رکی سانس بحال ہو گئی

اور باہر کی طرف بھاگے سب گھر والے بہت خوش تھے ماہی کو روم میں شفٹ کر دیا گیا سب اس سے ملنے روم میں گیے ماہی فردوس بیگم کے گلے لگ کر بہت روئی بس بیٹا چپ ہو جاو ہم سب پاس ہے تمھارے کچھ نہیں ہو گا

عائشہ اپ کے بیٹے نے مجھے کہی منہ دیکھنے کا نہیں چھوڑا میں اج شام کی فلائٹ سے واپس جا رہا ہو جب ابا جی کی طبیعت ٹھیک ہو گی اپ اور ندا بھی اجانا

پر اپ ایسے اچانک کیوں جا رہے میں گھر میں سب کو کیا کہوں گی میری ہمت نہیں ہے سب کا سامنا کرنے کی پلیز

ماہی بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی نظریں صرف ارتضا کو ڈھونڈ رہی تھی ارتضا باہر کھڑا تھا پر اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

ارتضا بیٹا باہر کیوں کھڑے ہو جاو اندر

پاپا میری اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی کیا سوچ رہی ہو گی منہل کہ میں اس کی حفاظت نہیں کر پایا اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے

بیٹا تم نے ہی تو اس کی حفاظت کی ہے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میری بیٹی بہت اچھی ہے کچھ نہیں کہتی تمھیں لوگ کیا کہے گے اتنا بڑا بزنس مین اپنی بیگم سے ڈرتا ہے وہ دونوں مسکرانے لگے

چلو اندر تم میں ابا جی کے پاس گھر جا رہا ہوا انھیں کسی چیز کی ضرورت نا ہو

ارتضا نے اندر قدم رکھا تو اندر مریم ماہم احمد اور فردوس بیگم تھی اس کو دیکھ کر سب باری باری باہر چلے گئے کمرے میں بس ارتضا اور ماہی تھے

ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس اکر بیٹھ گیا کسی ہو مجھے معاف کر دو ماہی میں تمھاری حفاظت نہیں کر سکا اس کا ہاتھ پکڑ کر لیا ماہی کو اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوئی کیا ہوا ارتضا اج یہ کہی سے پرانے والا ارتضا نہیں لگ رہا تھا جس سے ماہی ڈرتی تھی اگر ہم وقت پر نا پہنچتے تو کیا ہو جاتا میں کبھی خود کو کبھی معاف نہ کرتا

اور وہ دونوں بے اواز رونے لگے ارتضا نے منہل کو اگے

بڑھ کر اپنی بانہوں میں سمالیا پہلی دفعہ ماہی نے کوئی مذمت نا کی اتنی دیر میں مریم اندر اگئ اور وہ الگ ہوئے سوری کیا ایموشنل سین چل رہا ہے

اگلے دن ماہی کو ہسپتال سے چھٹی ہو گئ

لاونج میں سب بیٹھے تھے جب عائشہ ان کے پاس ائی میں اپ سب سے معافی منگتی ہو میرے بیٹے کی وجہ سے اپ سب اتنا پریشان ہوئے مجھے معاف کر دیے اباجی عائشہ کہتی ہوئی وجاہت شاہ کے قدموں میں بیٹھ گئی اپنی بہن کو روتا دیکھ کر دونوں بھائیوں کے دل تڑپ اٹھے عائشہ اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے تم کیوں شرمندہ ہو رہی ہو سعدیہ بیگم اور فردوس بیگم نے عائشہ کو اکر اٹھایا اور گلے لگایا سب بہت خوش ہو گئے

وجاہت شاہ نے سادگی سے رخصتی کا علان کیا کل شام سادگی سے رخصتی طے پائی

بیوٹیشن کو گھر میں ہی بلایا گیا نہیں مما مجھے نہیں تیار ہونا بیٹا تھوڑا سا تیار ہو جاو ایسے اچھا نہیں لگتا مریم اور ماہم بھی اگئ کیا ہو گیا ہے ماہی کیوں تیار نہیں ہو رہی بس یار دل نہیں کر رہا چلو کیوں دل نہیں کر رہا چلو تیار ہو اتنا کہہ کر مریم نے اس کے ہاتھ میں ڈریس پکڑا کر ڈریسنگ روم میں بیج دیا

بیوٹیشن کی مہارت سے ماہی بہت خوبصورت لگ رہی تھی ریڈ لہنگے جس پر سلور کام تھا ساتھ سلور جیولری میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی مریم اور ماہم اس کی بار بار نظر اتار رہی تھی یار قسم سے تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو کاش میں ارتضا بھائی ہوتی تجھے سب سے چھپا لیتی۔۔۔۔۔۔۔

مریم کے اس طرح کہنے پر ماہی شرم سے لال ہو گئی کیوں تنگ کر رہی ہو مریم ماہی کو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں ارتضا اور اس کے گھر والے اگے ماہی کو بھی ارتضا کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا ارتضا بلیک سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دانیال کی نظر بار بار مریم کی طرف اٹھتی پر وہ جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ چینج کر لیتا۔۔۔۔۔۔

دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی سب ان کی نظر اتار رہے تھے اور انکی خوشگوار زندگی کی دعا دے رہے تھے

کچھ دیر میں رخصتی کا وقت ہو گیا منہل سب کی دعاؤں میں رخصت ہو کر ارتضا کے ہمراہ اس کے گھر اگئ چھوٹی چھوٹی رسموں کے بعد ماہی کو ارتضا کے روم میں بیٹھا دیا گیا

کمرے کو بہت اچھی طرح سے سجایا گیا سارا کمرہ پھولوں اور کنڈلز سے سجایا گیا سعدیہ بگیم ماہی کو روم میں بیٹھا کر چلی گئ

ماہی کمرے میں بیٹھی وہ گود میں رکھے اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو مسلسل دیکھے جارہی تھی. اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی. اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی. ماہی نے سر اٹھا کر دیکھا.

"السلام علیکم!" ارتضانے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے سلام کیا. "وعلیکم السلام!" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ آہستہ سے جواب دیا.

ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا اور اس کے پاس اکر بیٹھ گیا

ارتضانے اپنی جیب سے ایک ڈبیا نکالی جس میں ہیرے کی انگوٹھی موجود تھی جو اس نے منہ دکھائی میں دینے کے لیے خریدی تھی. اس نے ڈبیا سے انگوٹھی نکالی اور پہنانے کے لیے ماہی کا ہاتھ پکڑا. جوں ہی ارتضانے ماہی کا ہاتھ تھاما تو اسے حیرت کا ایک جھٹکا لگا

. تمھیں تو بہت تیز بخار ہے. " ارتضانے پریشانی سے کہا.

تم اپنا لباس تبدیل کرلو میں تمھارے لیے دوائی نکالتا ہوں " ارتضا کو واقعی اس کی فکر ہو رہی تھی.

منہل ڈریسنگ روم میں گئی، زیورات اتارے، اپنا بھاری بھرکم عروسی لباس تبدیل کیا اور چہرے سے میک اپ صاف کر کے دھلا ہوا شفاف رنگت والا چہرہ لیے کمرے میں آگئی. ارتضانے اسے بیڈ پر بٹھایا اور بخار کی دوا کھلائی.

"صبح تک آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی انشاء اللہ "!

ارتضانے ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کو لیٹا دیا جب تک تم تیار نہیں ہو گئی اس رشتے کو اگے بڑھانے کے لیے تب تک میں تمہارے قریب نہیں اوگا جتنا وقت چاہئیے لے لو یہ وعدہ ہے میرا ارتضا اتنا کہتا ہوا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر چلا گیا۔-------------------------

ماہی کی انکھ صبح فجر کے وقت کھلی ماہی اٹھ کر وشروم میں وضو کیا ماہی کے پاس سے اٹھتے ہی ارتضا کی بھی انکھ کھل گئی ماہی کو نماز پڑھتا دیکھ کر خود بھی اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا اور ماہی کے ساتھ ہی جانماز بچالی دونوں نے فجر کی نماز ادا کی

کسی طبیعت ہے اب ارتضانے ماہی کا بخار چیک کیا جو اب اتر گیا تھا ٹھیک ہو میں اب

صبح فردوس بیگم دانیال حمدان شاہ عائشہ ندا اور سارا سب ناشتہ لے کر رضوان شاہ کے گھر پہنچ گیے یہ کیا فردوس ان سب کی کیا ضرورت تھی ہم کوئی غیر تو ہے نہیں

----------------------------------

بھابھی کچھ نہیں ہوتا یہ تو بس بہنا ہے ماہی سے ملنے کا کیا بات کرتی ہو فردوس یہ گھر بھی تمھارا ہم کوئی غیر تو نہیں جو تم ایسا کہہ رہی ہو دونوں گلے ملی۔-------------------------

بھابھی یہ تو رسم ہے سب کرتے ہے عائشہ بولی مامی ارتضا بھائی اور ماہی اٹھے نہیں ابھی بس اٹھ گئے ہے ا

رہے ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی ارتضا سے پہلے اٹھ کر تیار ہو گی ہلکا گلابی رنگ کا سوٹ اس کی صاف رنگ پر بہت جچ رہا تھا ارتضا بھی

اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا جب واپس ایا تو ماہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی

ڈوپٹہ اس کا بیڈ پر پڑا تھا ماہی نے جلدی سے اگے بڑھ کر دوپٹہ لیا ارتضا اس کو دیکھ کر مسکریا

ماہی نے دوپٹہ اچھے سے سر پر سیٹ کیا اور ارتضا بھی ریڈی ہو گیا دونوں باہر کی طرف چل پڑے

باہر جا کر سب کو سلام کیا ماہی باری باری سب سے ملی مما دادا جان نہیں ائے نہیں بیٹا ان کی طبیعت نہیں

ٹھیک تھی کہہ رہے تھے ولیمہ پر ملو گا سب نے مل کر ناشتہ

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمزہ کی نظر بار بار ندا کی طرف اٹھ رہی تھی ندا بھی حمزہ کی طرف دیکھ رہی تھی سعدیہ بیگم ان دونوں کو

دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولیمے کا انتظام بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا شاہ خاندان کے لاڈلے پوتا پوتی کا ولیمہ تھا

بڑے بڑے بزنس مین بھی انویٹڈ تھے میڈیا کو بھی بلایا گیا تھا سب کو ارتضا اور ماہی کا انتظار تھا

کچھ دیر میں ارتضا اور منہل اگیے سپاٹ لائٹ میں چلتے دونوں سٹیج کی طرف جا رہے تھے دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے

منہل نے گرے کلر کی میکسی پہنی تھی جس پر سلور کام تھا بیوٹیشن کی مہارت سے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ارتضا نے بھی گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا ہاتھ میں مہنگی گھڑی اور بالوں کو جیل سے اچھی طرح سے سیٹ کیے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا

ارتضا کا ایک ہاتھ منہل کے ہاتھ میں اور دوسرا اس کی کمر میں تھا دونوں سٹیج کی طرف جا رہے تھے

ہر کسی کی نظر ان پر تھی اج وہ دونوں مکمل لگ رہے تھے سٹیج پر پہنچ کر ماہی باری باری سب سے ملی۔

احمد اور ماہم بھی ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے مریم نے لائٹ پنک کلر کا ڈریس پہنا تھا دانیال کی نظر بار بار مریم کی طرف اٹھتی مریم دانیال کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر سکتی تھی لیکن نظر انداز کر گئی

حمزہ ندا کو دیکھ کر کھو سا گیا ندا گرین کلر کے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی حمزہ کا دل دھڑ کا رہی تھی اج تو ندا سے اپنے دل کی بات کہہ کر ہی رہو گا

حمزہ چلتا ہوا ندا کے پاس گیا کسی ہو ندا بہت اچھی لگ رہی ہو شکریہ حمزہ بھائی ندا کو حمزہ کو بھائی کہنا صدمے میں لے گیا

یار اج تو بھائی نا کہو کیوں اج کیا ہوا میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جی بولے ابھی حمزہ کچھ کہنے ہی والا ہوتا ہے سارا ندا کو اواز لگا دیتی ہے ندا اپی اپکو ماہی اپی بولا رہی ہے اور ندا وہاں سے چلی جاتی ہے

کرن جب کا انس کا سنا تھا بہت شوکڈ تھی وہ چہا کر بھی اس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی اس کو اج بھی انس کا انتظار تھا

فوٹو گرافر ماہی ور ارتضا کی پیکس بنا رہے تھے جس کو ارتضا تو خوب انجوائے کر رہا تھا پر ماہی کنفیوز ہو رہی تھی

ولیمہ اپنے شاندار اختتام کو پہنچا سب نے بہت انجوائے کیا

انس کو دو دن بعد ہوش ایا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اسکو ہوش نہیں ارہا تھا دو دن بعد اس کو ہوش ایا۔۔۔۔۔۔۔

ہوش میں اتے ہی اس کو سب یاد انے لگا نہیں یہ نہیں ہو سکتا دانیال اور ارتضا میں تم دونوں کو نہیں چھوڑو گا۔۔۔۔۔

ماہی اپنے روم میں اکر اپنی جیولری اتارنے لگی ارتضا بھی روم میں اگیا ماہی کے چلتے ہاتھ روک گیے

ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا بہت خوبصورت لگ رہی ہو اج اس کا ہاتھ پکڑ کر چوڑیوں سے کھلنے لگا ارتضا

ماہی کے بہت قریب کھڑا تھا

ارتضا مجھے چینج کرنا ہے

ٹیشن نا لو جب تک تم راضامند نہیں ہو گئی تھمارے قریب نہیں او گا پر اتنا تو حق بنتا ہے نا

ماہی چینج کرنے ڈریسنگ روم میں چلی گئی ارتضا نے بھی فریش ہونے چلا گیا تم ارام کرو میں سٹڈی میں ہو

اوفس کا کچھ کام ہے ارتضا اتنا کہتا ہوا اسٹڈی میں چلا گیا اور ماہی بیڈ کی طرف چلی گئی

ماہی لیٹ کر ارتضا کے بارے میں سوچنے لگی ماہی دل سے ارتضا کو پسند کرنے لگی تھی ارتضا اتنے بھی

برے نہیں خودی سوچ کر مسکرانے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ندا اپنے روم میں جا رہی تھی جب اس کے فون میں حمزہ کی کال ائی جی حمزہ بھائی پہلے تم بھائی کہنا بند کرو

اور باہر لون میں او میں تمھارا ویٹ کر رہا ہو

ندا فون بند کر کے مسکراتے ہوئے لون کی طرف چل پڑی حمزہ باہر کھڑا ندا کا انتظار کر رہا تھا جی اپ نے بلایا مجھے ہاں جی جناب چلو میرے ساتھ پر کہاں چلو تو بتاتا ہو ندا حمزہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر اکر روکی ندا اور حمزہ اتر کر اندر چلے گے اپ مجھے یہاں کیوں لائے ہے چلو تو بتاتا ہوں

اندر ایک کیبن بک کروایا تھا حمزہ نے دونوں انٹر ہوئے سارا کیبن پھولوں سے سجا ہو تھا جس کو دیکھ کر ندا حیران رہ گئی حمزہ ندا کا ہاتھ پکڑ کر ایک ٹیبل کی طرف لے ایا

دونوں بیٹھ گئے ندا میں تمھیں اج یہاں اپنے دل کی بات کہنے لایا ہو وہ کرسی سے اٹھ کر ندا کا ہاتھ پکڑ کر ایک سائیڈ پر ہوا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا i love you ندا well you merry me جیب سے رنگ نکال کر ندا کے اگے کی ندا بہت شوکڈ ہو گی چاہو تو انکار کر سکتی ہو کوئی مسلہ نہیں

ندا اگے بڑھ کر حمزہ کے ہاتھ سے رنگ پہن لی حمزہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا دونوں بہت خوش تھے

مریم اپنی ماں کے ساتھ فردوس بیگم کے پاس ائی اپنی شادی کا کارڈ دینے جہاں اس کی ملاقات دانیال سے ہو گئی دانیال نے اسیہ سے سلام لیا اور پاس اکر بیٹھ گیا کیسے ہو بیٹا اپ۔۔۔۔

اپ نے بھی انا ہے شادی پر شادی کا نام سن کر دانیال نے مریم کی طرف دیکھا مریم اپنی نظریں جھکا گئی

ہمیں بہت خوشی ہو گئی اپ شادی پر ائے گئے جی انٹی میں کوشش کرو گا انے کی دانیال نے مریم کی طرف دیکھ کر جواب دیا

مریم تم بھی کہو انٹی اور دانیال کو شادی پر انے کا جی انٹی اپ اور دانیال نے ضرور انا ہے سارا اور انکل کو بھی ساتھ لانا ہے جی بیٹا ہم ضرور ائے گے

مجھے خوشی ہو گی دانیال اگر اپ بھی ائیں گے مریم نے دانیال سے کہا دانیال سے نظر اٹھا کر مریم کو دیکھا مریم نظریں چرا گئی

مریم کی شادی کے دن بھی قریب ارہے تھے سب اس کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے پر مریم خوش ہو کر بھی خوش نہیں تھی

مہندی کا فنگشن چھوٹے سا کیا گیا گھر میں ہی ارینج کیا گیا ارتضا مہندی کے فنگشن میں نہیں ایا تھا ماہی اکیلی ائی فردوس بیگم کے ساتھ

اج مریم کی بارات تھی مریم صبح سے ہی بجھی بجھی تھی جس کو ماہی نے بہت نوٹ کیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم خوش نہیں لگ رہی نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے خوش ہو میں اچھا لگ نہیں رہا ما ہم نے بھی بات میں حصہ لیا ایسی کوئی بات نہیں ہے تم دونوں ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو

مریم عروسی جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

سب شادی حال میں پہنچ چکے تھے ماہی اور ارتضا ماہم اور احمد سب پہنچ گے تھے

ماہی اج ارتضا کے دل پر وار کر رہی تھی جو اتنے دنوں سے صبر کیے بیٹھا تھا ماہی کی خوبصورتی کے اگے سب اپنے اپ پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا

فردوس بیگم اور سارہ تیار ہو کر جا ہی رہی تھی جب دانیال بھی تیار ہو کر اگیا مما میں بھی ساتھ جاو گا تم سچی میں ساتھ جاو گیے جی مما فردوس بیگم کو تھوڑی حیرانگی ہوئی میں دیکھنا چاہتا ہو جس کو دل سے چہا وہ کیسے کسی اور ہو سکتی ہے کون ہے جو مجھے سے بہتر ہے دانیال دل میں سوچنے لگا

سب شادی ہال میں پہنچ گئ تھے عائشہ اور ندا بھی شادی پر ائیں تھی ان کی دو دن بعد کی فلائٹ تھی ندا کی وجہ سے حمزہ کو بھی شادی پر شامل ہونا پڑا

بارات ابھی تک نہیں پہنچی تھی سب پریشان تھے احسان صاحب اپنے بیٹے کو بار بار فون کرنے کا کہہ رہے تھے پاپا فون کر رہا ہو پر تایا جان اٹھا نہیں رہے

کچھ دیر میں فاحد کے گھر والے پہنچ گئے پر ان کے ساتھ فاحد نہیں تھا بھائی صاحب فاحد کہا

مجھے معاف کر دو احسان اتنا کہتے ہوئے وہ احسان صاحب کے قدموں میں بیٹھ گئے یہ اپ کیا کر رہے ہے بھائی صاحب

احسان فاحد نے ہمیں بتائیں بغیر شادی کر لی ہے

احسان صاحب کو یہ سنتے ہی پیروں تلے زمین نکل گئ

بھائی صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے اسیہ بولی مجھے تم دونوں معاف کر دو مجھے فاحد کی بات پہلے ہی مان جانی چاہیے تھی تو اج مجھے اپنے بھائی کی سامنے یو رسوانا ہونا پڑتا

اس میں مریم کا کیا قصور ہے میری بچی کو کس چیز کی سزا مل رہی ہے

سب مہمان پریشان یہ منظر دیکھ رہے تھے مریم کی بھابھی نے مریم کو جا کر بتا دیا

ماہم اور ماہی مریم کو سنھبال رہے تھے لگتا ہے مجھے کسی کا دل توڑنے کی سزا ملی کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو مریم۔۔۔۔۔۔

ماہم اور ماہی کو مریم کی باتیں سمجھ نہیں ارہی رہی تھی کس کا دل توڑا تو نے ماہم نے مریم سے پوچھا ماہم یہ ابھی اپنے ہو اس میں نہیں ہے

دانیال کو یو اپنی محبت کو رسوا ہوتا دیکھا نہیں گیا وہ وہاں سے نکل گیا

دیوانہ وار سڑکوں پر گاڑی بھگانے لگا یہ کیا مریم تم نہیں ایسا میں تمھارے لئے کیوں کچھ نہیں کر سکا۔۔

مریم کے بھائیوں نے فاحد کے ماں باپ کی بہت بے عزتی کی اور وہاں سے جانے کا کہہ دیا

میں اپ کو کہتی تھی نا اپ یہاں نا او اپ کو ہی شوق چڑھا تھا اپنی بے عزتی کروانے کا چلو اب یہاں سے

کلثوم اپنے شوہر کو لے کر وہاں سے چلی گئی

سب لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگ گئے مریم کی ماں باپ چپ کر کے لوگوں کی باتیں سننے لگے

فردوس بیگم سے یہ سب کچھ دیکھا نا گیا وہ مریم کے ماں باپ کے پاس ائی بہن اپ کی اجازت ہو تو کیا میں مریم کو اپنی بیٹی بنا لو

فردوس بیگم کی بات سن کر سب سکتے میں اگے یہ اپ کیا کہہ رہی ہے ٹھیک کہہ رہی ہو میں

میں نے ابا جی اور شاہ صاحب کو بھی بلا لیا ماہی اپنی ماں کے فیصلے پر فخر کر رہی تھی

کچھ دیر میں ہمدان شاہ وجاہت شاہ سعدیہ بیگم اور رضوان شاہ بھی پہنچ گے جن کو ارتضا نے بتایا تھا

سب کو فردوس بیگم کے فیصلے پر فخر تھا سب نے فردوس کا ساتھ دیا

مریم کی بھابھی اس سب دیکھ کر جل بھن گئی مریم اتنے بڑے گھر کی بہو بننے والی ہے اس کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا

For more visit (exponovels.com)

جس کی شادی ہو رہی ہے وہ کہا حمزہ دانیال کو غائب دیکھ کر بولا اس سے بھی پوچھ لے

سب دانیال کو ڈھونڈے لگے فردوس بیگم نے دانیال کو فون ملایا کہا ہو دانیال مما میں گھر جا رہا ہو

بیٹا واپس اوپر کیوں آو تو بتاتی ہو دانیال نے گھڑی شادی ہال کی طرف موڑ لی

دانیال جب شادی ہال میں انٹر ہوا سب کی نظر اسی پر تھی سب کی نظر اپنے اوپر پا کر وہ تھوڑا کنفیوز ہوا

حیرت کا جھٹکا اس کو تب لگا جب وجاہت شاہ اور حمدان شاہ کو وہاں دیکھا

دادا جان پاپا اپ یہاں جی بیٹا او تم سے کچھ بات کرنی ہے وجاہت شاہ فردوس بیگم اور ہمدان شاہ دانیال

سے بات کرنے کے لئے سائیڈ پر لے گئے

دانیال ہم نے تمھاری زندگی کا ایک فیصلہ کیا ہے

جی بولے پاپا تمھیں ابھی اور اسی وقت مریم سے نکاح کرنا پڑے گا

یہ سنتے ہی دانیال کے چہرے کے رنگ اڑ گے اس کو سمجھ نہیں ا رہی تھی زیادہ خوش ہو یا زیادہ حیران

اس نے اپنے بڑوں کا فیصلہ سر جھکا کر مان لیا

مریم کو جب دانیال سے نکاح کا پتہ چلا تو وہ بہت شوکڈ ہوئی میں یہ نکاح نہیں کر سکتی اسیہ نے مریم کی اگے

التجا کی بیٹا ہماری عزت کا سوال ہے

مما مجھے یہ گوارا نہیں کوئی مجھ پر ترس کھا کر اپنائے بیٹا کوئی تم پر ترس نہیں کھا رہا انہوں نے تو ہماری عزت بچائی ہے تمھارے باپ کا سر جھکنے سے بچایا ہے

مریم کو اخر کار ماننا پڑا نکاح خواں اگیا نکاح کی رسم شروع کی گئی

نکاح ہو گیا مریم کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے نام سے جڑ گیا دانیال کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس کی اج ساری دعائیں پوری ہو گئی تھی

مریم کو دانیال کو ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا ماہی بھی بہت خوش تھی اس کی بیسٹ فرینڈ اج اس کی بھابھی بن گئی تھی

کچھ دیر میں مریم رخصتی ہو کر دانیال کے ساتھ اس کے گھر اگئی مریم کا استقبال سادھے طریقے سے کیا گیا سوری بیٹا سب کچھ اچانک ہوا اس لیے زیادہ کچھ نہیں کر پائے فردوس بیگم نے مریم سے کہا

حمزہ اور ارتضا نے مل کر دانیال کے روم کو تھوڑا بہت سجا دیا

ماہی مریم کو دانیال کے روم میں لے ائی میرے بھائی بہت اچھے ہے امید ہے تم ان کے ساتھ خوش رہو گی ماہی ابھی مریم سے باتیں ہی کر رہی تھی جب دانیال روم میں اگیا

ماہی نے اپنے بھائی کا راستہ روک لیا شادی تو اپ نے جلدی میں کر لی اب نیگ دیے بغیر اندر نہیں جانے دو گی

دانیال نے اپنی جیب پیسے نکال کر ماہی کی ہاتھ میں رکھ دیے ماہی پیسے لے کر وہاں سے چلی گئی

دانیال نے اندر اکر دروازہ بند کر دیا اور چلتا ہوا مریم کے پاس ایا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تائی جان میں اج رات یہی رک جاو پلیز منہل سعدیہ سے روکنے کی اجازت لے رہی تھی

ارتضا پیچھے کھڑے سب سن رہا تھا مجھ سے کیا پوچھتی ہو اپنے شوہر سے پوچھو

فردوس بیگم وہاں سے چلی گئی ماہی اب چلتی ہوئی ارتضا کے پاس ائی وہ مجھے یہ کہنا تھا ماہی ارتضا سے بات کرتی ہمیشہ کنفیوز ہو جاتی تھی

جی کیا کہنا اپ کو وہ میں اج کی رات یہی رک جاو ماہی اپنی انگلیوں کو مروڑتی ہوئی ارتضا سے کہہ رہی تھی

ارتضا نے منہل کو کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا ماہی اپنا توازن برقرار نا رکھتے ہوئے ارتضا کے چوڑے سینے پر جا لگی

ارتضا کیا کر رہے ہے اپ چھوڑے مجھے

یار بیوی ہو تم میری اج دل بہت بے ایمان ہو رہا ہے بہت خوبصورت لگ رہی ہو ارتضا ماہی کان میں سرگوشی کرنے لگا

ارتضا کی بات سن کر ماہی کانپ گئی یار نا تنگ کرو اتنا اور کتنا صبر کرو رحم کرو مجھ پر میں بھی انسان کھا تھوڑی جاوں گا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

ارتضا پلیز چھوڑے کوئی اجائے گا انے دو جو اتا ہے منہل ارتضا سے التجا کرنے لگی پر ارتضا اج چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

اچھا ایک شرط پر روک سکتی ہو تم صرف اج کی رات

جی منظور ہے

شرط پہلے سن تو لو

کس می ارتضا نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارا کیا ارتضا کی بات سن کر ماہی کا منہ کھولا ہی رہ گیا

کیا ہو گیا ہے اپکو چلو پھیر گھر ارتضا ماہی کو خوب تنگ کر رہا تھا ارتضا یو تو غلط بات ہے وہ تو ارتضا سے یہاں رہنے کا پوچھ کر پچھتا رہی تھی

اگر رہنا ہے تو کس کرنی پڑے گئی ماہی کو مجبوراارتضا کی بات منانی پڑی پہلے اپ انکھیں بند کرے ارتضا نے اپنی انکھیں بند کرلی ماہی اس کے گال پر کس کر کے بھاگ گئی

یہ تو چیٹنگ ہے ماہی ارتضا اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا

*******

دانیال چلتا ہوا مریم کے پاس اکر بیٹھ گیا کسی ہو

میں اس شادی کو نہیں مانتی

اب تو ہو گئی منانا پڑ گا

تم نے مجھ پر ترس کھا کر شادی کی ہے

کسی باتیں کر رہی ہو مریم میں تم پر ترس کیوں کھاو گا میں تم سے محبت کرتا

میں تمھاری محبت کو نہیں مانتی

دانیال سے اگے بڑھ کر مریم کا ہاتھ پکڑ لیا دانیال تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے میں تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کر رہا

چلو اٹھ کر چینج کر لو مما نے الماری میں تمھارے لئے ڈریس رکھا ہے کل میرے ساتھ چلنا کل شوپنگ کرو ادو گا مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا

مریم دانیال کو غصے سے کہتی بیڈ سے اتر کر جانے ہے لگی تھی دانیال نے اس کو کھینچ کر اپنی بانہوں میں لے لیا جانا تو ہر جگہ میرے ساتھ ہی پڑے گا تمھیں ائی سمجھ

دانیال چھوڑو مجھے کیا بتمیزی ہے

بتمیزی تو میں نے ابھی کی نہیں اور ذرا عزت سے بات کرو مجھ سے کیا تم تم لگا رکھا ہے مجھ تم اپ کہہ کر مخاطب کرو شوہر ہو تمھارا۔۔۔۔۔۔

مریم غصے سے پیر پٹخ کر کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گی حمزہ چینج کر کے بیڈ پر اکر لیٹ گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے معاف کر دے مما مجھ سر بہت بڑی غلطی ہو گئی پلیز مجھۓ معاف کر دیے انس معافی مانگتا ہوا عائشہ کے قدموں میں بیٹھ گیا

انس تم یہاں کیوں ائے ہو اگر کسی نے دیکھ لیا تو تم بچ کر نہیں جاوگے مما میں اپ سب سے معافی مانگنے ایا پلیز مجھے معاف کر دے

تمھاری گھٹیا حرکت معافی کے قابل نہیں چلے جاو یہاں تم سے مجھے اور اپنے باپ کو کہیں منہ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑا

مما پلیز میں بہت شرمندہ ہو میں سب سے معافی مانگ لو گا بس ایک موقع دیں دی مجھے پلیز مما

ابھی تم یہاں سے چلے جاو سب غصے میں ہے جب سب کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا پھیر میں بات کروگی سب سے تمھارے لئے ابھی جاو یہاں سے

☆☆☆☆☆☆

ماہی اپنے روم میں اکر ارتضا کے بارے میں سوچنے لگی اور اپنی حرکت کو سوچ کر شرم سے لال ہوتی جارہی تھی

دانیال اور مریم کا ولیمہ دو دن بعد رکھا گیا ولیمے کی وجہ سے عائشہ اور ندا کو بھی اپنی فلائٹ اگے کروانی پڑی

پھوپھو اپ اپنے ایک بھتیجے کی شادی اٹینڈ کرنے ائی تھی دیکھے دو دو شادی اٹینڈ ہو گئی حمزہ عائشہ کے پاس بیٹھا باتیں کررہا جب وہاں ندا بھی اگئی میں کیا سوچ رہا ہو میری شادی اٹینڈ کر کے ہی جائے گا

بہت شوق ہے میرے بیٹے کو شادی کی جی بس بچپن سے ہی شوق ہے پھو پھو حمزہ نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے عائشہ سے کہا

دانیال نے اکر اس کے سر پر ایک چپٹ لگائی اپنے شوق بعد میں پورے کرنا پہلے اٹھ کر میری شادی کا کام کر پھو پھو دیکھے میرے ساتھ یہ سلوک ہو تا سب سے چھوٹا ہو تو کوئی عزت نہیں

دانیال کیوں تنگ کر رہے ہو میرے بیٹے کو کسی اور سے کہہ دو کام ندا پاس بیٹھی دانیال کی ایکٹنگ دیکھ کر مسکرا رہی تھی

ارتضا بھی ان کا شور سن کر وہی اگیا یہ دیکھو بڑے بھائی بھی اگے ارتضا نے عائشہ سے سلام کیا کسی ہے پھو پھو اپ ٹھیک ہو بیٹا تم کسے ہو بھائی یہ اپ کے ہاتھ میں کیا ہے ارتضا کے ہاتھ میں شوپنگ بیگ تھا جو حمزہ سے چھپ نا پایا

کچھ نہیں تمھارے لئے او اچھا جی ماہی کے لئے کچھ لے کر ائیں ہے حمزہ تم نے کیا ماہی ماہی لگا رکھا ہوا ہے تمھارے بڑے بھائی کی بیوی ہے بھابھی کہا کرو عائشہ نے حمزہ کو ٹوکا سوری پھو پھو اج کے بعد کوشش کرو گا

ارتضا کی بے چینی دیکھتے ہوئے عائشہ نے اس کی مشکل اسان کی بیٹا ماہی اپنے روم میں ہے جاو مل لو ارتضا وہاں سے ماہی کے روم کی طرف چلا گیا

عائشہ دانیال ارتضا اور حمزہ کو دیکھ کر انس پر صرف افسوس ہی کرتی رہ گئی کاش میر اانس بھی ان کی طرح ہوتا

ارتضا روم میں ایا تو ماہی رات کے فنگشن کے لیے ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا ماہی الماری میں گھسی ہوئی تھی اس کو ارتضا کے انے کی خبر نا ہوئی

ارتضا اس کے قریب جا کر کہا کیا کر رہی ہو ارتضا کی اواز اتنے قریب سے انے کی وجہ سے ماہی ڈر کے ایک دم پیچھے ہوئی گرنے ہی والی تھی کہ ارتضا نے اس کو تھام لیا

ارتضا کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں شوپنگ بیگ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے ماہی ہوش میں اکر سیدھی ہوئی

اپ یہاں

کیوں میں نہیں اسکتا

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا اپ یہاں اس وقت

ہاں تمہیں کچھ دینے ایا تھا

ماہی نے ارتضا کو سوالیہ نظروں سے دیکھا ارتضا نے اس کو شوپنگ بیگ پکڑا دیے رات کے فنگشن کے لئے تمھارا ڈریس لایا تھا

اس کی کیا ضرورت تھی میرے پاس پہلے ہی بہت کپڑے ہے ضرورت تھی میں چاہتا ہو تم رات میں یہی ڈریس پہنو

اگر تم نے یہ ڈریس پہن لیا تو میں سمجھ جاو گا تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور میرے ساتھ اس رشتے کو اگے بڑھنا چاہتی ہو

اور اگر میں نے یہ ڈریس نا پہنا تو مجھے یقین ہے تم یہ ڈریس ضرور پہنو گی ارتضا اتنا کہہ کر ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیے کر چلا گیا

ماہی بیگ سے ڈریس نکال کر دیکھتی ہے ریڈ اینڈ بلیک کلر کی بہت خوبصورت ایک ساڑھی تھی ساتھ ایک ڈائیمنڈ کا سیٹ تھا اس کے اوپر بہت نفیس طریقے سے کام ہوا تھا ساڑھی پر مجھے تو ساڑھی پہنی نہیں اتی کیا کرو نہیں پہنتی کہہ دو گی پہنانی نہیں اتی لیکن اگر ارتضا برا مان گئے تو ابھی سوچ رہی ہوتی ہے اس کو ماہم کا خیال اتا ہے ہاں ماہم سے ہیلپ لیتی ہو ماہی ماہم کا نمبر ملاتی ہے

For more visit (exponovels.com)

مریم اور دانیال کا ولیمہ بہت بڑے پیمانے پر ارینج کیا گیا مریم نیوی بیلو رنگ کی میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی دانیال بھی بلیک تھری پیس سوٹ میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا

مریم کی بھابھی اتنا شاندار ولیمہ دیکھ کر جل بھن گئی تھی مریم کی امی اپنی بیٹی کی نظر اتار رہی تھی اور اس کو خوشیوں کی دعائیں دے رہی تھی۔

ارتضا کی نظریں صرف ماہی کو ڈھونڈ رہی تھی پتہ نہیں اس نے ساڑھی پہنی ہو گی کہ نہیں ارتضا خود سے باتیں کر رہا تھا

ندا لائٹ گرے رنگ کے شوٹ فروک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی حمزہ چلتا ہوا ندا کے پاس ایا بہت خوبصورت لگ رہی ہو شکریہ حمزہ سوچ رہا ہوا ج گھر والوں سے ہماری بات کر ہی لو میں اب نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر حمزہ نے اتنا کہتے ہوئے ندا کا ہاتھ پکڑ لیا حمزہ ہاتھ چھوڑے کوئی دیکھ لے گا دیکھنے دو میں بھی یہی چاہتا ہو کوئی ہمیں دیکھے

دور کھڑی فردوس بیگم ان کو ہی دیکھ رہی تھی اور ساتھ مسکرانے لگ گئی

ماہم اور احمد بھی اگے یہ دونوں ساتھ کھڑے بہت خوبصورت لگ رہے تھے ماہم نے لائٹ پیچ رنگ کا فروک پہنا جو اس کی شخصیت کو اور نکھار رہا تھا اور احمد نے بلیک سوٹ میں وجیہ لگ رہا تھا

دونوں پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے

ارتضا کی نظریں ماہی کو ڈھونڈ رہی تھی پر ماہی کا کہی اتہ پتہ نہیں تھا

کچھ دیر میں ماہی اگئی ماہی نے ساڑھی پہلی دفعہ پہنی تھی اس لئے وو تھوڑا کنفیوز ہو رہی تھی

ارتضا کی نظر ماہی پر پڑی تو وہ نظر پلٹنا بھول گیا

ماہی ساڑھی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ماہی کو ساڑھی میں دیکھ کر ارتضا کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی

ماہی ارتضا کو نظر انداز کرتی ہوئی مریم اور دانیال کی طرف چلی گئی

ماہی تم تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو مریم نے ماہی کی تعریف کی میری چھوڑو تم بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی اچھا دانیال بھائی نے کیا دیا منہ دیکھائی میں ماہی کے سوال پر جہاں مریم چپ ہوئی وہاں دانیال بھی شرمندہ ہو گیا

ارتضا کے ایک دم انے کی وجہ سے بات چینج ہو گی کسے ہو دانیال نئ زندگی بہت بہت مبارک ہو شکریہ ارتضا دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے

ارتضانے بلیک تھری پیس سوٹ میں ریڈ شرٹ پہنی تھی دونوں ساتھ کھڑے بہت خوبصورت لگ رہے تھے

اج اتنا سج کرانے کی کیا ضرورت تھی ولیمہ میرا ہے دیکھ سب تجھے رہے ہے دانیال نے معصوم سی شکل بنا کر ارتضا کے کان میں سر گوشی کی ارتضا اس کی بات سن کر مسکرانے لگا

ماہی ارتضا کو مسکرانا دیکھ کر اس میں کھو سی گئی ارتضا مسکراتے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا یہ الگ بات تھی وہ مسکراتا کم تھا

احمد اور ماہم بھی سٹیج پر اگیے احمد دانیال اور ماہم مریم سے ملی

ارتضا کی نظریں ماہی پر ہی تھی اس نے نظروں سے ماہی کو اپنے پاس بلایا پر ماہی نظر انداز کر گئی

ماہی کا نظر انداز کرنا ارتضا کو غصہ دلا گیا

سب نے ماہی اور مریم کی بہت تعریف کی ولیمہ اپنے اختتام کو پہنچا سب نے بہت انجوائے کیا

ارتضا ماہی کو اپنے ساتھ لے ایا ماہی بھی چپ چاپ ارتضا کے ساتھ چل پڑی گاڑی میں کافی خاموشی تھی جس کو ارتضا نے توڑا بہت پیاری لگ رہی ہو بہت شکریہ میرے لیے یہ ساڑھی پہنے کا اج رات میں تمھارا

انتظار کرو گا ارتضاک 8 بات سن کر ماہی شرم سے لال ہو گی ماہی کی حالت دیکھ کر ارتضا نے اس کو دوبارہ تنگ نہیں کیا

کچھ دیر میں دونوں گھر پہنچ گیے ماہی گاڑی سے اترنے لگی تھی تب ہی ارتضا نے اس کا ہاتھ تھام لیا میرا ویٹ کرنا میں تھوڑی دیر میں اتا ہو ساتھ ہی اس کا ہاتھ چوم لیا ارتضا کی باتوں اور حرکت سے ماہی کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی وہ جلدی سے اپنا ہاتھ چھوڑاتی اندر کی طرف بھاگ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دانیال کمرے میں ایا تو مریم اپنی جیولری اتار رہی تھی دانیال دروازہ لوک کر کے چلتا ہو امریم کے پاس اگیا بہت خوبصورت لگ رہی ہو

تم سے مطلب تمھارا مسلہ کیا ہے

مریم تمھیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی شوہر ہو تمھارا تھوڑی عزت سے بات کیا کرو

مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی مریم پلٹنے لگی دانیال نے کھینچ کر اس کو اپنی بانہوں میں لے لیا اج کے بعد تم کہہ کر بات نا کرنا مجھے نہیں پسند کوئی مجھے تم کہے اوکے دانیال کے غصہ کرنے سے مریم ڈر گئی وہ اچھا کہہ

کر مڑنے ہی لگی تھی دانیال نے دوبارہ اس کو اپنے حصار میں لے لیا مجھے اپنا حق وصول کرنا اتا ہے تمھارے لیے بہتر ہے خودی تیار ہو جاو ہمارے رشتے میں ذبردستی اچھی نہیں لگتی

*****

ماہی جلدی سے کمرے میں اگی کیا کروں اب ایسا کرتی ہو ان کے انے سے پہلے ہی سو جاتی ہو ہاں یہ ٹھیک رہے گا ماہی ابھی اپنے کان سے ائیر رنگ اتارنے ہی والی ہوتی ہے جب ارتضا روم میں اگیا ماہی کے چلتے ہاتھ وہی روک گئے

ارتضا روم لوک کر کے چلتا ہوا ماہی کے پیچھے اکر کھڑا ہو گیا اور ماہی کو اپنی بانہوں میں لے لیا ماہی نے اپنی انکھیں بند کر لی ارتضا جھک کر اس کی گردن پر لب رکھ دیے ارتضا کی اس حرکت سے ماہی کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ ہوئی

ارتضا نے ماہی کے کان سے جھمکا اتار کر وہاں لب رکھے ماہی نے اپنے ہاتھوں کی مٹھی کو زور سے بند کر لیا ارتضا کی گستاخیاں بڑھنے لگی اس نے ماہی کا منہ اپنی طرف کیا ماہی کی انکھیں بند تھی ارتضا نے اس کی انکھوں پر لب رکھے ماہی کی تو جان ہی نکلنے والی ہو گئی

ماہی ایک دم ہوش میں ائی ارتضا کو پیچھے دھکا دے کر وہاں سے ڈریس روم کی طرف بھاگ گئی

ماہی کا ایسے جانے سے ارتضا شوکڈ ہو گیا ارتضا کو ماہی پر بہت غصہ ایا ٹھیک ہے منہل شاہ اب ارتضا تمھارے قریب نہیں ائے گا ارتضا اتنا کہہ کر کپڑے چینج کر کے سونے کے لئے لیٹ گیا

ماہی نے اپنے اپ کو ڈریسنگ روم میں بند کر لیا اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے یہ کیا ہو گیا مجھے میں ایسے کیسے اگئی ارتضا کو برا لگ گیا تو مجھے نہیں انا چاہیے تھا ماہی نے جلدی سے ڈریس چینج کیا اور روم میں اگئی ماہی نے جب کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ تاریخی میں ڈوبا ہوا تھا کمرے میں بہت اندھیرا تھا صرف ایک نائٹ بلب جل رہا تھا جس سے بیڈ پر لیٹے وجود کو با اسانی دیکھا جا سکتا تھا

ارتضا بیڈ پر ایک سائیڈ انکھوں پر بازو رکھ کر لیٹا ہوا تھا ماہی اہستہ سے بیڈ کی دوسری جانب اکر لیٹ گئی اور اپنی بیوقوفی پر افسوس کرنے لگی ارتضا اس کی ساری کاروئی دیکھ رہا تھا

☆☆☆

مریم چینج کر کے واپس ائی تو دانیال بیڈ پر لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا مریم نے اکر اپنے بالوں میں برش کر کے صوفے پر اکر لیٹ گئی دانیال جو کافی دیر سے اس کو نوٹ کر رہا تھا اس کے صوفے پر لیٹنے سے بول پڑا اکر بیڈ پر لیٹو میں تمھیں کھا تھوڑی جاو گا مریم دانیال کو نظر انداز کرتی ہوئی صوفے پر لیٹ گئی

دانیال غصے سے اٹھ کر مریم کے پاس ایا اور سخت لہجے میں کہا تمھیں میری بات سنائی نہیں دی مریم نے دوسری طرف کروٹ لے لی

دانیال نے مریم کو گود میں اٹھایا اور بیڈ کی طرف چل پڑا

کیا کر رہے ہو چھوڑے مجھے دانیال میں اپکو کہہ رہی ہو مجھے نیچے اتارے دانیال نے لا کر بیڈ پر پھینک دیا

اج کے بعد صوفے پر جانے کی جرت نا کرنا

دانیال کی بات کا کچھ تو اثر ہوا تھا مریم پر تم سے اپ پر اگئی تھی

مریم ایک طرف سمٹ کر لیٹ گئی دانیال اس کو دیکھ کر مسکرانے لگا اگر دوبارہ صوفے پر گئی تو ایسے ہی اٹھا کر لاو گا

دانیال بھی اپنی جگہ پر لیٹ گیا اور رخ مریم کی طرف کر لیا

☆☆☆

مما مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے حمزہ سعدیہ کے پاس ایا

جی بولو بیٹا مما میں ندا کو پسند کرتا ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہو۔۔۔

حمزہ یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے بھی ندا بہت پسند ہے بہت پیاری بچی ہے

تو پھیر اپ جائے نا پھو پھو کے پاس وہ کل واپس جا رہی ہے جانے سے پہلے بات کر لے نا

اچھا اج جاتے ہے ابا جی اور عائشہ کے پاس thank u مما love u مما حمزہ اتنا کہتا ہوا سعدیہ کے گلے لگ گیا

رات کو سعدیہ اور رضوان شاہ وجاہت شاہ کے پاس جاتے ہے سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ماہی بھی ان کے ساتھ ائی تھی بھابھی ارتضا اور حمزہ کو بھی لے اتے ساتھ ارتضا کو افس میں کام تھا اور حمزہ اپنے فرینڈ کی طرف گیا ہے

اج ہم اپ سے کچھ بات کرنے ائے ہے حمدان عائشہ اور فردوس بھی اجاتے ہے دانیال بھی افس میں بزی ہوتا ہے ندا مریم اور ماہی کمرے میں بیٹھی گپ شپ کر رہی تھی

بولو رضوان کیا بات ہے

ابا جی ہم حمزہ کے لیے ندا کا ہاتھ مانگنے ائے ہے وجاہت شاہ کی خوشی کی کوئی انتہا نا رہی مجھے تو کوئی عتراض نہیں ہے اپ لوگ عائشہ سے پوچھ لو عائشہ ان سب میں بلکل خاموش بیٹھی تھی

کیا ہوا عائشہ تم خوش نہیں ہو سعدیہ نے عائشہ سے پوچھا نہیں بھابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بہت خوش ہو بس اپ سب سے شرمندہ ہوں انس نے جو کیا اپ نے پھیر بھی ہمارے بارے میں سوچا کسی باتیں

کر رہی ہو تم عائشہ ندا ہماری بچی ہے ہم اس کے ساتھ برا تھوڑی کرے گے تم بتاؤ یہ رشتہ قبول ہے مجھے

کیا اعتراض ہونا ہے بھائی صاحب میری ندا کو اس سے اچھا رشتہ مل ہی نہیں سکتا

مبارک ہو سب کو وجاہت شاہ نے سب کو مبارک باد دی ابا جی اپ ایک دفعہ حنان سے بھی بات کر لے

اور منگنی کی ڈیٹ بھی فائنل کر لے وہ میں کر لو گا مجھے پتہ ہے وہ انکار نہیں کرے گا

کل تمھاری کتنے بجے کی فلائٹ ہے عائشہ رضوان نے عائشہ سے پوچھا بھائی صاحب کل رات کی چلو پھیر

دوپہر کا کھانا اپ سب ہماری طرف کھانا جی بھائی ٹھیک ہے

اس دن کے بعد ارتضا نے منہل کو بلکل اگنور کر دیا صبح جلدی افس کے لئے نکل جاتا اور رات دیر تک

سٹڈی میں بیٹھا افس کا کام کرتا رہتا

ارتضا کا یوا اگنور کرنا ماہی کو برداشت نہیں ہو رہا ہے

وہ بہت اداس تھی

احمد پلیز ایک دن کی بات ہے امی کی طبیعت نہیں ٹھیک اجاو گی کل تک

ماہم میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا

احمد کیا اپ بچوں جیسی باتیں کر رہے ہے

اچھا چلو ٹھیک ہے رات کو اجانا احمد پلیز صرف ایک دن کل پکا اجاو گی

احمد ماہم کو پیچھے سے اکر بانہوں میں لے لیتا ہے اپنی تھوڑی ماہم کے کندھے پر رکھ کر پلیز نا جاو نا

احمد کیا ہو گیا ہے اپکو چلے شام تک اجاو گی

پکا

جی جناب پکا احمد اس کو اپنی بانہوں میں بھر کر ماتھے پر بوسہ دیتا ہے i love u so much maham

میں تم سے بہت پیار کرتا ہو i love u 2ahmad --------

☆☆☆☆☆☆☆

اس دفعہ کا پلان ناکام نہیں ہو گا ارتضا شاہ تم نے مجھے سے ماہی کو چھینا ہے نا میں تم سے تمھارا سب کچھ چھین لو گا برباد ہو جاو گے تم یہ سب کچھ کرنے کے لئے مجھے ان کے قریب رہنا پڑے گا پر گھر کے اندر کیسے جاو مما۔۔۔۔ہاں ممانے بھی تو میرے لیے کچھ نہیں کیا

اج سب رضوان شاہ کے گھر کھانے پر اکھٹے ہوئے تھے سب بہت خوش تھے حمزہ اور ندا کے رشتے سے حنان نے بھی اس رشتے پر اپنی رضامندی دے دی تھی اگلے مہینے کے اخر میں منگنی رکھی گی تھی

ارتضا اور دانیال بھی لینچ بریک میں گھر اگے تھے عائشہ سے ملنے اور کھانا کھانے ارتضا ماہی کس امنا سامنا ہو تو ماہی کے دل کی دھڑکن تھم گئی ارتضا اس کو اگنور کرتا ہوا اگے چلا گیا ماہی کا دل ٹوٹ سا گیا وہ اپنے اپ کو سنھبالتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی

کھانے کی میز پر مریم اور ماہی نے سب کو کھانا سرو کیا ارتضا بیٹا یہ لو یہ سپشل ماہی نے تمھارے لئے بنایا ہے ویجیٹبل رائس تمھیں بہت پسند ہے نا ارتضا نے ایک نظر ماہی کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی اور چاول ڈال لئے ماہی ارتضا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی

خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا حمزہ ندا کو بار بار چھت پر بلا رہا تھا پر ندا اگنور کر دیتی دانیال اور مریم کا ریلیشن بھی کافی بہتر ہو گیا تھس اب وہ چھوٹی چھوٹی بات پر دانیال سے لڑتی نہیں تھی

کھانے کے بعد سب چائے پی رہے تھی جب حمزہ نے ندا کو میسج کر کے چھت پر بلایا ندا اٹھ کر چھت کی طرف چلی گئی

مجھے اپ سب سے کچھ بات کرنی ہے

بولو عائشہ بات کرنے سے پہلے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے

ابا جی اپ سب اب یہاں ہے تو میں اپ سب سے کچھ کہنا چاہتی ہو

بولو بیٹا کیا بات ہے وجاہت شاہ بولے

ابا جی انس ایا تھا میرے پاس ان کا نام سن کر سب کے چہرے کے زاویے بگڑ گے

وہ بہت شرمندہ ہے اپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہے

عائشہ بیٹا تم مجھے بہت عزیز ہو لیکن انس نے جو غلطی کی ہے وہ نا قابلے معافی ہے اس نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے ہم اسکو معاف نہیں کر سکتے اپنے باپ کی بات سن کر عائشہ خاموش ہو گی

انس کا نام سن کر ماہی کا رنگ فق ہو گیا وہ پیچھے کو جاتی جاتی ٹیبل کے سہارے کھڑی ہو گی ارتضا کی ماہی پر نظر پڑی تو ماہی بھاگ کر کمرے میں چلی گئی ارتضا بھی اس کے پیچھے کمرے میں چلا گیا

☆☆☆☆

مجھے پتہ تھا تم مجھ سے ملنے ضرور او گی اپ نے مجھے ملنے کیوں بلایا اپ نے یار کچھ دیر میں تم چلی جاو گی تو میں اداس ہو جاو گا کچھ وقت مجھے بھی دے دو اتنا کہہ کر حمزہ نے ندا کو اپنے پاس بیٹھا لیا

ارتضا روم میں ایا تو ماہی ایک کونے میں سمٹ کے بیٹھی رو رہی تھی کیا ہو ماہی تمھیں ارتضا ماہی کے پاس ایا

ارتضا مجھے کہی چھپا لے وہ اجائے گا

کون ائے گا ماہی یہاں کوئی نہیں ہے صرف میں ہو

نہیں ارتضاوہ انس اجائے گا پلیز مجھے بچالے

کوئی نہیں ائے گا یہاں میں ہو تمھارے پاس ارتضانے ماہی کو اپنے سینے سے لگالیا اس کو انس پر اور زیادہ غصہ انے لگ گیا وہ ماہی کو چپ کرواتا بیڈ کی طرف لے گیا اور اس کو بیڈ پر لیٹا دیا تم ارام کرو تمھیں ارام کی ضرورت ہے اپ پلیز میرے پاس بیٹھ جائے ارتضا بھی منہل کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

دانیال اور حمزہ عائشہ کو ندا کو ائیر پورٹ چھوڑنے ائیں

ارتضاماہی کے پاس ہی رک گیا دوبارہ افس نہیں گیا دانیال کو کہہ کر اس نے افس کا کام گھر پر منگالیا تھا

صبح جب ماہی کی انکھ کھولی تو ارتضا افس کے لئے تیار ہو رہا تھا

کسی طبیعت ہے اب تمھاری

ٹھیک ہو میں اپ کے لئے ناشتہ بنادو

نہیں میں نے کرلیا ہے بس دیر ہو رہی ہو افس جارہا ہو اتنا کہتا ہوا ارتضا چلا گیا کب تک ارتضا اپ مجھ سے ایسے بات کری گے مجھے معاف کیوں نہیں کر دیتے ماہی خود سے ہی باتیں کر رہی تھی

ارتضاجب افس ایاتو دانیال نے اس کو اج کی میٹنگ کا بتایا دونوں مل کر ڈسکس کرنے لگے لنچ کے بعد میٹنگ ہے دانیال اتنا کہتا ہوا اٹھ کر اپنے کیبن میں چلا گیا ماہی اپ تم خود میرے پاس اوگی ارتضا سوچتے ہوئے مسکرانے لگا

اج دانیال نے سوچا تھا کہ وہ مریم کو اپنے دل کی بات بتادے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کو اپنا بنالے گا

کیا ہوا ہے ماہی بیٹا میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہو تم بہت اداس ہو کیا ہوا ارتضا نے کچھ کہا کیا نہیں تائی جان بس ویسے ہی مما پاپا کی یاد ارہی ہے میں بی تو تمھاری مماہی ہو نا اج مجھے تائی نہیں مما کہنا جیسے ارتضا اور حمزہ کہتے ہے جی تائی جی پھیر تائی سوری اوکے مما سعدیہ نے ماہی کو گلے لگالیا اور جاو جا کر مل او فردوس اور حمدان سے وہ بھی بہت اداس ہو گے صبح ابا جی کا بھی فون ایا تھا یاد کر رہے تھے تمھیں پر مما ارتضا سے نہیں پوچھا میں نے اس کو میں بتادو گی تم جاؤ thank u مماماہی اتنا کہتے سعدیہ کے گلے لگ گی جاو جا کر تیار ہو جاو۔۔۔۔۔۔۔

ارتضا گھر ایا تو ماہی کو ڈھونڈنے لگا مماماہی کہا ہے

بیٹا وہ فردوس سے ملنے گئی ہے

اچھاوہ کہتاہواروم میں چلا گیا مجھ سے پوچھے بغیر کسی چلی گئی ماہی میں اس کی زندگی میں زرااہم نہیں ہو کیا ارتضا یہ سوچتے ہوئے اٹھا کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا

دانیال گھر ایا تو مریم کو ڈھونڈنے لگا مریم ماہی کے ساتھ لاوئنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی دانیال بھی فریش ہو کر ان کی طرف اگیا

کسی ہو ماہی تم میں ٹھیک ہو اپ کیسے ہے بھائی ٹھیک ہو گڑیا تمھیں اج ہماری یاد کیسے اگئی

بس بھائی اگئی تو بھاگی ائی اپ سب سے ملنے اچھا یہ تو تم نے بہت اچھا کیا اب دو تین دن رہ کر جانا نہیں بھائی بس تھوڑی دیر تک چلی جاو گی

کیوں جی اس بار مریم بولی کچھ دن رک جاو نا نہیں پھیر کبھی ویسے ہی کہو نا ارتضا بھائی کے بغیر دل نہیں لگتا کیوں تنگ کرتی ہو میری بہن کو اپ کی بہن بعد میں ہے پہلے میری دوست ہے اچھا جی جناب

ماہی ارتضا کو کہو رات کا کھانا ہمارے ساتھ ہی کھائے بھائی میں کب سے فون کر رہی ہو اٹھا نہیں رہے چلو میں کرتا ہو فون۔۔۔۔۔۔

ارتضا وشروم سے فریش ہو کر باہر ایا اپنا فون چیک کیا تو ماہی کو تین مس کالز تھی ارتضا نے نظر انداز کر کے واپس رکھ دیا فون مڑنے ہی لگا تھا اس کو فون پھیر بجا ارتضا نے فون دیکھا تو دانیال کا فون تھا

ارتضانے فون اٹھایاہیلو کدھر ہو یار ماہی کب سے فون کر رہی ہے تم اٹھا نہیں رہے تھے یار وشروم تھا خیریت کیاہوایار ماہی ائی ہے تم بھی اجاوساتھ کھانا کھاتے ہے

نہیں یار اج نہیں بس اج طبیعت نہیں ٹھیک کیوں کیا ہوا تجھے بس یار سر درد ہو رہا ہے ارام کرو گا ٹھیک ہو جاو گا تم ایسا کرنا تم ماہی کو چھوڑ جانا چل ٹھیک ہے تم ارام کرو

بیٹا تم گئے نہیں ماہی کو لینے کھانے کی میز پر سعد یہ نے ارتضا سے کہا بس مما سر میں درد ہے ارام کرنا چاہتا ہو کیا ہوا بیٹا زیادہ درد ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلے نہیں مما ارام کرو گا تو ٹھیک ہو جاو گا دانیال چھوڑ جائے گا ماہی کو چلو تم روم میں ارام کرو میں تمھارے لئے چائے بنا کر لاتی ہو اوکے مما۔۔۔۔

منہل بیٹا ارتضا نہیں ایا وجاہت شاہ نے ماہی سے پوچھا پتہ نہیں دادا جان میری بات ہوئی تھی ارتضا سے اس کے سر میں درد ہے ارام کر رہا ہے میں چھوڑ او گا ماہی بھائی اپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ارتضا کی طبیعت نہیں ٹھیک چلے مجھے ابھی چھوڑ کر ائے اپ۔۔۔۔۔۔

cool down cool down

گڑیا ٹھیک ہے بس سر درد ہے تم کھانا کھاو میں تمھیں چھوڑ اتا ہو نہیں بھائی مجھے نہیں کھانا بیٹا اپ پہلے کھانا کھاو پھیر تمھیں دانیال چھوڑ ائے گا اب کی بار فردوس بولی وجاہت شاہ کو ماہی کا یو ارتضا کے لئے فکر کرنا بہت اچھا لگا

دانیال کھانا کھا کر ماہی کو چھوڑنے چلا گیا ماہی جب گھر پہنچی تو سعدیہ اور رضوان لاوئنج میں ہی بیٹھے تھے اس نے دونوں سے سلام لیا مما ارتضا کیسے ہے اب ٹھیک ہے بیٹا وہ ارام کر رہا ہے السلام وعلیکم تائی جان تایا جان دانیال نے بھی دونوں سے سلام لیا

ماہی اپنے کمرے کی طر فلگ چلی گئی

چلے اب مجھے بھی اجازت دے میں بھی گھر جاو ارے بیٹا بیٹھو تو میں تمھارے لئے چائے لاتی ہو نہیں نہیں تائی جان چائے میں پی کر ایا ہو بس اب اجازت دے ٹھیک ہے بیٹا اپ جا کر ارام کر واو کے جی اللہ حافظ

ماہی روم میں ائی روم کی لائٹ جل رہی تھی ارتضا بیڈ پر انکھیں بند کر کے لیٹا تھا کمرے میں اہٹ کی وجہ سے اس نے انکھیں کھولی تو ماہی سامنے کھڑی تھی اپ کی طبیعت کسی ہے ارتضا

تم سے مطلب تم جاؤ یہاں سے ارتضا کے اس طرح بات کرنے پر ماہی کی انکھوں میں نمی اگئی ارتضا اپ مجھ سے ایسے بات کیوں کرتے ہے

پلیز مجھے معاف کر دے مجھ سے اپ کا یہ رویہ برداشت نہیں ہوتا ماہی نے اگے اکر ارتضا کا ہاتھ پکڑ لیا پلیز ارتضا مجھے معاف کر دے

ماہی میں تمھیں دکھ نہیں دینا چاہتا لیکن تم کام ایسے کرتی ہو

پلیز ارتضا بس لاسٹ اگے اپکو شکایت کا موقع نہیں دو گی

سوچ لو ارتضا تھوڑا شوخ ہوا میں کچھ بھی مطلبہ کر سکتا ہو ماہی شرم سے لال ہو گئی اور نظریں جھکا لی ماہی ہم میاں بیوی ہے ہم میں کس چیز کا پردہ اور شرم اس بات کا حکم تو ہمیں شریعت بھی دیتی ہے ارتضا نے منہل کو سینے سے لگا لیا سر پر بوسہ دیا

ارتضا اب اپ مجھ سے ناراض تو نہیں۔۔۔

نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہو اپ کی طبیعت کسی ہے بس یار سر میں درد ہے تم اگئی ہو نا ٹھیک ہو جائے گا میں اپ کا سر

دبا دوں

جی ضرور

ارتضا ماہی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا ماہی اپنے نازک ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگی

ارتضا جلدی ہی نیند کی وادیوں میں چلا گیا دوائی کا اثر تھا جلدی سو گیا ماہی اس کا سر گود سے اٹھا کر تکیے پر رکھا اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گئی

*****

دانیال جب روم میں ایا تو مریم سونے کی تیاری میں تھی وہ دروازہ لوک کرتا ہوا مریم کے پاس ایا مریم

ایک بات پوچھو تم سے

جی پوچھے

مریم کیا میں تمھیں پسند نہیں

اپ ایسا کیوں پوچھ رہے ہے

بس ایسے ہی بتاو تو

میں تو کبھی ایسا نہیں کہا کہ اپ مجھے پسند نہیں

تو کبھی یہ بھی نہیں کہانا کہ میں تمھیں پسند ہو

کسی باتیں کر رہے ہے اج اپ دانیال

ویسی ہی جیسی ایک شوہر کو اپنی بیوی سے کرنی چاہیے

For more visit (exponovels.com)

مریم نے شرم سے نظریں جھکالی دانیال مریم کا ہاتھ پکڑ تا الماری کے پاس لایا ایک منٹ الماری سے کچھ ڈھونڈنے لگا اور ایک ڈبی باہر نکالی

دانیال گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ڈبی سے ایک خوبصورت رنگ نکالی اور مریم کی طرف کی میں تم سے بہت پیار کرتا ہو اب سے نہیں پتہ نہیں کب سے کرتا ہو کیا تم میری ہمسفر بنو گی

رنگ مریم کی طرف ہی تھی مریم نے کچھ سوچتے ہو دانیال کے ہاتھ میں رنگ پہن کر جواب ہاں میں دے دیا دانیال میں بھی اپ سے بہت محبت کرتی ہو بس کہنے سے ڈرتی تھی دانیال نے اگے بڑھ کر مریم کو گلے لگالیا مریم بھی اس کی بانہوں میں سکون محسوس کر رہی تھی

دانیال اس کو گود میں اٹھا کر بیڈ کی طرف لے ایا اس کا دوپٹہ اتار کے سائیڈ پر رکھ دیا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے کندھے سے شرٹ کو سرکا کر نیچے کر کے دیوانہ وار اس پر اپنی محبت نچھاور کرنے لگا مریم کو اب دانیال کو روکنا مشکل ہو گیا تھا اس نے اپنا اپ دانیال کو سونپ دیا دانیال نے اس سے اج بیوی ہونے کا حق وصول کیا

ماہی جب صبح اٹھی تو وہ ارتضا مضبوط حصار میں تھی ابھی وہ نکل ہی رہی تھی کہ ارتضا کی انکھ کھل گئی کہاں جا رہی ہو

کہی نہیں اٹھ جائے اپ کو افس نہیں جانا

اتنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر کون افس جاتا ہے

ارتضا پلیز اٹھے ناماہی کی بات منہ میں ہی رہ گئی ارتضا نے اس پر جھک کر اس کی بولتی بند کروادی ماہی شرم سے لال ہو چکی تھی

ارتضا ماہی کو چھوڑا تو ماہی جلدی سے اٹھ گئی اس کی اس حرکت پر ارتضا مسکرانے لگا اب تم روز صبح مجھے ایسے ہی جگاو گی اگر نہیں جگایا تو سزا ملے گی

اچھا تمھیں ایک بات بتانا بھول گیا شام کو ریڈی رہنا احمد کی طرف ڈنر ہے ارتضا اتنا کہتا ہوا وشروم چلا گیا

صبح مریم دانیال سے پہلے ہی اٹھ گئی رات کی باتوں کو سوچ کر شرم سے لال ہوتی جا رہی تھی مریم جلدی سے اٹھی اور اپنے کپڑے لے کر فریش ہونے چلی گئی

دانیال جب اٹھا مریم کو پاس ناپایا وشروم سے انے والی اواز سے اس کپ سمجھ اگئ مریم وشروم میں ہے دانیال مسکراتا ہوا اٹھا اور اپنے لئے کپڑے نکالنے لگا اتنی دیر میں مریم نہا کر باہر اگئی دانیال کو دیکھ کر اس نے اپنی نظریں چرالی اور تولیے سے بال ازاد کر کر ان کو خشک کرنے لگی دانیال اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

دانیال چلتا ہوا مریم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور مریم کو اپنی بانہوں میں لے لیا اور اس کے گیلے بالوں میں سکون محسوس کرنے لگا دانیال پلیز مریم کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے

دانیال نے اس کے بالوں کو چوما اور مریم کا رخ اپنی طرف کیا دانیال کو رات والی ٹون میں اتا دیکھ کر مریم گھبر اگئی دانیال اس کے ہونٹوں پر جھکنے ہی والا تھا مریم اس کو پیچھے کر کہ باہر کی طرف بھاگ گئی مریم یہ غلط بات ہے واپس او

نہیں میں نہیں او گی اپ جلدی سے تیار ہو کر نیچے ائیں میں اپ کے لیے ناشتہ بناتی ہو دانیال سر کھجاتا ہوا وشروم کی طرف چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہی ارتضاو شرم سے ماہی کو اواز لگا رہا تھا ماہی ڈریسنگ روم سے ارتضا کی اواز سن کر باہر ائی جی یار میں تولیہ بھول گیا ہو پکڑا دو اچھا ابھی پکڑتی ہو

ماہی جیسے ہی ارتضا کو تولیہ پکڑنے گئی ارتضا نے اس کو ہاتھ کھینچ کر اپنے ساتھ اندر کر لیا کیا کر رہے ہے ارتضا اپ ارتضا کو دیکھ کر شرم سے انکھوں پر ہاتھ رکھ لیا ارتضا بنا شرٹ کے صرف ٹراوزر میں تھا کیا ہوا ماہی انکھوں سے ہاتھ ہٹاو

نہیں پہلے اپ کپڑے پہنے ارتضا نے پیچھے سے پانی کا نل چلا دیا ماہی ارتضا کے ساتھ پانی میں بھیگنے لگی ارتضا نے ماہی کی انکھوں سے ہاتھ ہٹائے اور اس کو کمر سے کھینچ کر اپنے پاس کیا چھوڑے ارتضا پلیز پانی میں بھیگنے کی وجہ سے ماہی کا جسم سے کپڑے چپک گیے تھے ارتضا اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی گستاخیاں کرنے لگا اس کے ڈپل پر ہونٹ رکھ دیے تمھیں پتہ ہے اس ڈپل۔ پر میری جان جس پر صرف میرا حق ہو

ارتضا پوری طرح اس پر جھک چکا تھا

سعدیہ بیگم کی اواز سے دونوں ایک دم ہوش میں ائیں ارتضا باہر مما

تم چپ کرو ادھر ہی رہنا میں پہلے باہر جاتا ہو

جی مما میں وشروم میں ہو ارتضا جلدی سے ٹاول لے کر باہر ایا

جی مما

کب سے اواز لگا رہی ہو کتنی دفعہ بلقیس کو تمھیں بلانے بھجا تم لوگ اہی نہیں اب مجبورا مجھے انا پڑا کسی طبیعت ہے اب تمھاری

مما میں بلکل ٹھیک ہو

ہا تو ماہی کے انے سے تم نے ٹھیک ہو ہو جانا تھا کدھر ہے ماہی

مماوہ ڈریسنگ روم میں ہے شاید چینج کر رہی ہے اچھا چلو جلدی سے اجاو ناشتہ تیار ہے

جی مما

سعدیہ کے جانے کے بعد ارتضا نے ماہی کو اواز دی اجاو مما چلی گئی ہے ماہی باہر ائی اور ارتضا کو غصے سے غور کر دیکھا

ایسے کیوں غور رہی ہو یار

جائے مجھے نہیں اپ سے بات کرنی

اچھا یار سوری میں تو اپ کو ایسے ہی شریف سمجتی تھی اپ تو

کیا میں

کچھ نہیں

تم ہی تو کہتی تھی میں رومینٹک نہیں ہو اب تھوڑا رومنٹک تو ہونے دو جاو چینج کرو رات کو یہی سے شروع کرے گے ارتضا کی بات سن کر ماہی شرم سے لال ہو گی اور جلدی سے ڈریسنگ روم میں چلی گئی

ارتضا ناشتے ور ایا تو سب اس کا انتظار کر رہے تھے سب کو سلام کر کہ ناشتہ کرنے بیٹھ گیا

بیٹا کیسا جا رہا ہے کام پروجکٹ ہمیں ملے گا کہ نہیں پاپا ہمیں ہی ملے گا میں نے اوپر دانیال نے بہت محنت کی ہے انشاءاللہ ہمیں ہی ملے گا

دانیال ناشتے کے بعد افس کے لئے نکلنے لگا تو فردوس کو کہا مما اج میرا اور مریم کا ڈنر ہے احمد کی طرف ارتضا اور ماہی بھی جائے گے اپ سب کا بھی کہ رہا تھا انے کا نہیں بیٹا اپ بچے جاو ہمارا کیا کام ہم پھیر کبھی چلے جائے گے اوکے مما مریم رات کو تیار رہنا دانیال مریم کو کہتا ہوا باہر چلا گیا

دانیال افس پہنچا تو ارتضا پہلے ہی افس میں تھا اج ان دونوں کی بہت اہم میٹنگ تھی جس میں رضوان شاہ اور حمدان شاہ بھی شامل تھے احمد بھی میٹنگ کے لئے اگیا تھا میٹنگ بہت اچھی رہی یہ پروجکٹ تو ہمیں ہی ملے گا وجدان رانا کو نہیں وہ جتنی مرضی ٹانگ اڑا لے ہمارے کام میں لیکن ہم سے جیت نہیں سکتا دانیال نے سب کو کہا۔۔۔۔۔۔

میٹنگ بہت اچھی رہی اج کی ہاں بہت اچھی رہی بس اللہ پاک ہم کو کامیاب کرے انشاءاللہ انکل جی ہم ہی کامیاب ہو گئے مجھے تم سب پر فخر ہے رضوان شاہ نے سب کی تعریف کی اور رضوان اور حمدان دونوں گھر چلے گئے

جب سے ارتضا اور دانیال نے بزنس سنبھلا تھا وہ دونوں افس بہت کم اتے تھے

اچھا یار میں بھی چلتا ہو افس میں بہت کام ہے اور رات کو جلدی اجانا اپ دونوں احمد انھیں کہتا ہو اباہر چلا گیا

مجھے رانا جی سے ملنا ہے اپ اس طرح اندر نہیں جاسکتے کیوں نہیں جاسکتا انھیں کہو شاہ انڈرستی کا دشمن ایا ہے اچھا میں اندر بتاتا ہو

گاڈ نے اندر فون سر کوئی لڑکا ایا ہے کہ رہا ہے اس کو اپ سے ملنا ہے کون ہے وہ سر کہتا ہے شاہ انڈرستی کا دشمن ہے بھیج دو اس کو اندر کو۔۔۔۔۔۔

وہ ایک محل نما گھر میں داخل ہو ااندر ایک بڑی عمر کا ادمی بیٹھا تھا کون ہو تم اپ کا خیر خواہ میں کچھ سمجھا نہیں اپکا اور میر ادشمن ایک ہے کون ارتضا شاہ اور دانیال شاہ تمھاری کیا دشمنی ہے ان سے یہ اپکا مسلہ نہیں ہے بس میں نے انکو برباد کرنا ہے

نام کیا تمھارا نام میں کیا رکھا ہے سر جی اپ بس کام کرے نام تو پتہ ہونا چاہیے ناپیچھے سے کسی کی اواز ائی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اپکی تعریف یہ میرا بیٹا ہے عمیر رانا اب اپ بھی اپنی تعریف بتادیے تا کہ ہم دوستی کا ہاتھ بڑھانے میں اسانی ہو

میرا نام انس ملک ہے حنان ملک کا بیٹا حنان کا نام سن کر وجدان رانا نے اپنے دماغ پر زور دیا تم وجاہت شاہ کے نواسے ہو نا جی میں ان کا نواسہ ہو تمھاری ماں عائشہ ہے جی میری ماں کا نام عائشہ ہے عائشہ کا نام سن کر وجدان کی انکھوں میں چمک اگئی پر اپ میری ماں باپ کو کیسے جانتے ہے اہستہ اہستہ سب پتہ چل جائے گا تمھیں تمھارے باپ سے بھی بڑے حساب چکتے کرنے ہے میں کچھ سمجھا نہیں سمجھ جاوگے بیٹا سب کچھ سب کچھ سمجھ جاوگے

او کام کی بات کرتے ہے وہ تینوں کوئی پلان بنانے لگ گے چلے اج رات سے ہی اس پر عمل کرتے ہے تم نے بتایا نہیں تمھاری کیا دشمنی اپنے نانا ماموں اور کزن سے انس ہسنے لگ گیا دونوں باپ بیٹے انس کو دیکھ رہے تھے تم کوئی گیم کرنے تو نہیں ائے یہاں ہمارے دشمن نے تمھیں بجھا ہے یہاں عمیر نے انس کا گریبان پکڑ لیا انس نے ایک جھٹکے سے عمیر کو پچھلے دھکا دیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے میں تم لوگوں کی مدد کرنے ایا ہو اور تم مجھ پر ہی شک کر رہے ہو

تم جاننا چاہتے ہو نا میری ان سے کیا دشمنی ہے تو سنو انہوں نے مجھ سے میری محبت چھینی ہے میں ارتضا کو برباد کر کے اپنی محبت واپس لے لو گا کون ہے وہ منہل شاہ ارتضا کی بیوی اور دانیال کی بہن دونوں کی اس میں جان بستی ہے

ارتضا افس سے گھر ایا تو سعدیہ اور رضوان لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے ارتضا نے دونوں کو سلام کیا مما ماہی کہا ہے بیٹا اپنے روم میں ہے تیار ہو رہی ہے اچھا ارتضا سیدھا اپنے روم میں چلا گیا ماہی ڈریسنگ ٹیبل کے اگے کھڑی تیار ہو رہی تھی ارتضا کے ایک دم روم میں انے سے ماہی کے ہاتھ روک گئے

ماہی لائٹ گرے رنگ کے فروک میں ہلکے میک اپ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ارتضا چلاتا ہوا ماہی کے پاس ایا ماہی بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی اپنا دوپٹہ اٹھانے لگی ارتضا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا میرے ہوتے ہوئے تمھیں اس کی ضرورت نہیں جھک کر اس کے ڈپل پر بوسہ کیا ماہی نے اپنے ہاتھ کی زور سے مٹھیاں بند کر لی

ارتضا نے ماہی کا رخ شیشے کی طرف کیا ماہی کی انکھیں بند تھی گلے پر کچھ محسوس ہوتے ماہی نے انکھیں کھولی ارتضا یہ کیا

گفٹ ہے تمھارے لئے ایک بہت ہی خوبصورت پینڈل تھا جس میں I اور M لکھا تھا ارتضا love ماہی یہ میری جان کے لیے پیارا سا گفٹ

شکریہ ارتضا

ایسے شکریہ سو کھا سو کھا نہیں جی کس کرنی پڑے گی ماہی نے شرم سے نظریں جھکالی ارتضانے اس کے پینڈل پر اپنے لب رکھے ماہی کے جسم میں جیسے کرنٹ لگا

ارتضا کو اس پر ترس اگیا چلو باقی اکر continue کرے گے جلدی تیار ہو جاو میں بھی چینج کر کہ ایا ارتضا اتنا کہتا ہوا ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ چاروں احمد کے گھر پہنچ گئے تھے مریم اور دانیال بھی بہت خوبصورت لگ رہے تھے مریم پر اج ایک الگ ہی رنگ ایا ہوا تھا دانیال کے پیار کا وہ دونوں اج مکمل لگ رہے تھے

انس نے عمیر کے ساتھ مل کر کوئی پلان تیار کیا تھا جو ان کو اج رات ہی انجام دینا تھا انس کے جانے کے بعد عمیر اپنے باپ سے مخاطب ہوا پاپا اپ کا کیا رشتہ ہے انس کے ماں باپ سے بہت گہرا تعلق ہے میرا ان سے میں کچھ سمجھا نہیں سمجھ جاو گے بیٹا وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔۔

احمد اور اس کی فیملی نے ان کا بہت اچھا استقبال کیا مریم اور ماہی ماہم سے مل کر بہت خوش ہوئی

سب نے مل کر کھانا کھایا احمد ارتضا اور دانیال ایک جگہ بیٹھ گے ماہی ماہم اور مریم ایک جگہ بیٹھ گے ماہم میں کب سے نوٹ کر رہی ہو تم بہت نکھری لگ رہی ہو خیر تو ہے جی جناب خیر ہی ہے ماہی نے

گھور کر ماہم کو دیکھا خالہ بنانے والی ہو دونوں ماہم کی بات سن کر دونوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تم سچی کہہ رہی ہو ماہم۔۔۔۔۔۔

ماہم نے ہاں میں سر ہلایا بہت بہت مبارک ہو تمھیں دونوں اس کے گلے لگ گئی دونوں بہت خوش تھی تم دونوں کب خالہ بنا رہی ہو مجھے ماہم کی بات سن کر دونوں شرم سے لال ہو گئی

تم دونوں تو ایسے شرما رہی ہو جیسے میں نے کوئی انوکھی بات کہہ دی مریم نے ماہم کی بات کو چینج کیا ویسے کیسا حسین اتفاق ہے نا ہم تینوں شادی کے بعد بھی اکھٹے ہی ہے یہ ہماری دوستی کا ہی اثر ہے جناب مریم نے اترا کر کہا

جی جناب ہمیں پتہ ہے یار کرن کہا ہوتی ہے کبھی رابطہ نہیں کیا اس نے

ہاں یار میں بھی کل سوچ رہی تھی اس کے بارے میں بہت اچھی لڑکی ہے پتہ نہیں کہا غائب ہو گئی

چلو میں پتہ کرو گی اس کے بارے میں مریم نے کہا بہت تیز ہو تم مریم بات کو کیسے چینج کر گئی تینوں مسکرانے لگ گئی

چلو احمد اب ہمیں اجازت دو باہر موسم بھی خراب ہو رہا ہے باہر موسم بہت خراب ہو رہا تھا کسی بھی ٹائم بارش شروع ہو سکتی تھی وہ چاروں سب سے مل کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے

ارتضا میں اپکو ایک بات بتاو ارتضا جو گاڑی چلا رہا تھا ماہی نے اس کو مخاطب کیا

جی جناب ضرور بتائے

میں ناخالہ بنانے والی ہو ماہم کی طرف سے گڈ نیوز ہے

ہاں مجھے پتہ ہے بتایا احمد نے ہمیں

اچھا پر مجھے بہت شرمندگی ہوئی اس کے سامنے

کیوں کیا ہوا ارتضا اپ ایسے کیوں کہہ رہے ہے

پھیر کیسے کہو یار مجھے کہتا تم کب خوشخبری سنا رہے ہو ہمیں میں اسے کیا بتاتا دو مہینے ہو گے میری بیگم نے مجھ اپنے پاس نہیں انے دیا ارتضا کی بات سن کر ماہی نے نظریں جھکالی یار مزاق کر رہا ہو تم تو افسردہ ہی ہو گی بہت برے ہے ارتضا اپ وہ تو میں ہو

کوئی گاڑی کافی دیر سے ارتضا اور ماہی کی گاڑی کو فالو کر رہی تھی ارتضا جان بوجھ کر ماہی کو بتاو میں لگا یا وہ اس کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ارتضا کو ایک پٹرول پمپ نظر ایا ارتضا نے بہت مہارت سے گاڑی کو پٹرول پمپ کے اندر لے کر گیا وہ بڑی مہارت سے پیچھے کے راستے سے نکل گیا

کافی دیر تک گاڑی باہر نا ائی تو وہ لوگ پریشان ہو گے

کہا گئی گاڑی ابھی تو ادھر ہی تھی سرنے تو ہمیں جان سے مار دینا ہے ایک ادمی نے انس کو فون ملایا سر جی وہ گاڑی پتہ نہیں کہا غائب ہو گئی

کیا بکواس کر رہے ہو تم سے ایک گاڑی کا پیچھا نہیں کیا گیا سر گاڑی پٹرول پمپ کے اندر گئی اور پیچھے کے راستے سے نکل گئی انھیں پتہ چل گیا تھا کہ ہم ان کا پیچھا کر رہے ہے

تم لوگوں سے ایک کام نہیں ہو سکتا کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

یار ندا اب تمھارے بغیر دل نہیں لگ رہا اجاو نا پلیز حمزہ ندا سے فون پر بات کر رہا تھا کیا ہو گیا ہے حمزہ اپکو ایک ہفتے کی تو بات ہے ہمارے منگنی میں ایک ہفتہ ہی تو رہ گیا میں سوچ رہا ہو دادا جان سے بات کر کے سیدھا نکاح ہی کروا لو

نہیں اتنی جلدی نکاح میری سٹڈی کا کیا ہو گا

پڑھ لینا شادی کے بعد جتنا مرضی

پر حمزہ

پر ور کچھ نہیں میں صبح دادا جان سے بات کرنے جاو گا

ارتضا اور ماہی ابھی راستے میں ہی تھے تو بارش شروع ہو گئی ارتضا کو بارش سے الرجی تھی جبکہ ماہی کو بارش بہت پسند تھی ارتضا جلدی سے گھر پہنچا ارتضا اپکو بارش کیوں نہیں پسند بس بچپن سے ہی نہیں پسند تمھیں پتہ تو ہے چلو اب اندر ارتضا 5 کا ہاتھ پکڑ تا گھر کے اندر لے گیا گھر میں سب سو چکے تھے انہیں اتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی

ارتضا اور ماہی روم میں ائے ارتضا کافی پریشان تھا گاڑی کو لے کر کون ہو سکتا ہے کیوں پیچھا کر رہے تھے ہمارا ارتضا ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا جاتا ہے اور ماہی ٹیرس کے پاس اکر بارش کو دیکھ رہی ہوتی ہے اپنا ہاتھ باہر نکال کر بارش کو محسوس کر رہی ہوتی ہے

ارتضا کو پتہ نہیں بارش کیوں نہیں پسند اتنی اچھی تو ہوتی ہے بارش ابھی ماہی اپنے اپ سے باتیں کر رہی ہی تھی کہ ارتضا نے پیچھے سے اکر ماہی کو اپنی بانہوں میں لے لیا ارتضا کی اس حرکت سے ماہی ہوش میں ائی کیا کر رہے ہے ارتضا اپ پیار کر رہا ہو اپنی بیگم سے

ارتضا اپ کو بارش کیوں نہیں پسند

ابھی تم پر پیار کی بارش کرو گا تمھیں بارش بہت پسند ہے نا

میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا ارتضا

پھر کیا مطلب تھا

بس یہ کہ مجھے بارش پسند ہے

ہاں تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں تمھیں بارش پسند ہے تو اج میں تم پر اپنے پیار کی بارش کرو گا ارتضا اتنا کہتا ہوا ماہی کے کندھے پر جھک گیا

ماہی کا رخ اپنی طرف کر کہ دیوانہ وار اس پر اپنی محبت برسانے لگا ماہی کو اب ارتضا کو روکنا مشکل ہو گیا تھا اس لئے ماہی نے مذمت کرنا چھوڑ دیا ارتضا کو جب لگا ماہی نے مذمت کرنا چھوڑ دیا تو ارتضا کو اورشہ مل گئی ماہی نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں زور سے میچ لی

ارتضا نے اس کو گود میں اٹھا کر بیڈ تک لے گیا اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر پھینک دی ابھی ماہی پر جھکا ہی تھا کہ ماہی نے ارتضا جو اواز لگائی ارتضا اب کیا ہوا ماہی ارتضا لائٹ بند کر دے ارتضا اٹھا اور لائٹ بند کر کہ اس پر جھک گیا ماہی کے چہرے کے ہر حصے پر اپنا پیار نچھاور کرنے لگا ماہی کو ارتضا کو روکنا مشکل ہو گیا کچھ دیر بعد ماہی نے ارتضا کو پھیر اواز دی اب کیا ہے ماہی ارتضا مجھے پیاس لگی ہے پلیز پانی پلا دے پیاس لگی ہے میری جان کو

جی

ارتضا نے ماہی کے چہرے پر جھک گیا یہاں تک کہ ماہی کو اپنا سانس روکتا محسوس ہوا اب پیاس تو نہیں لگی

ماہی نے نہیں میں گردن ہلائی

ارتضا ماہی پر دوبارہ جھک چکا تھا ماہی نے کوئی مذمت کیے بغیر اپنے اپکو ارتضا کہ حوالے کر دیا جیسے

رات میں بارش باہر برستی رہی ویسے ہی ارتضا کا پیار ماہی پر برستا رہا اور انہوں اپنی نئ زندگی کا اغاز کیا

-----

صبح فجر کے وقت ماہی کی انکھ کھولی ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو ارتضا نے اسکو چھوڑا تھا ماہی نے ارتضا کی شرٹ

پہنی تھی ماہی کچھ پل والے لمحات سوچ کر شرم سے لال ہوتی گئ

اور جلدی سے اتھ کر وشروم میں فریش ہونے چلی گئ فریش ہو کر اس نے فجر کی نماز ادا کی

ماہی اٹھ کر ارتضا کے پاس ائی اج ارتضا کے چہرے پر بہت سکون تھا ایسا سکون جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا

ماہی نے اس کے ماتھے پر لب رکھے اور اس کے ساتھ اکر لیٹ گئ اور جلد ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئ

ارتضا کی انکھ صبح دس بجے کھلی ماہی اس کے ساتھ ہی سو رہی تھی سوتے ہوئے ماہی اور حسین لگ تھی

ارتضا نے ماہی کے گال پر بوسہ دیا اور اپنی شرٹ ڈھونڈے لگا ایک دم یاد اتے ہی مسکرا کر اٹھا اور وشروم

میں فریش ہونے چلا گیا

جب فریش ہو کر واپس ایا ماہی بھی اٹھ چکی تھی سنڈے تھا ارتضا کو افس سے چھٹی تھی اس لیے ارتضا نے کیجول ڈریس ہی پہن لیا

ماہی بھی تیار ہو رہی تھی ارتضا چلتا ہوا ماہی کے پاس ایا thank u so much ماہی تم نے مجھے مکمل کر دیا میں تمھیں ساری زندگی ایسے ہی پیار کرتا رہو گا یہ وعدہ ہے میرا ارتضا کو اہستہ اہستہ رات والی ٹون میں اتا دیکھ کر ماہی گھبرا گئی چلے ارتضا نیچے چلتے ہے سب انتظار کر رہے ہو گے ارتضا نے اسکی بات مان لی دونوں نیچے کی طرف چل پڑے

ماہی اور ارتضا سب سے ملے اور ناشتہ کرنے بیٹھ گے اج ماہی پر الگ ہی روپ ایا تھا ارتضا کے پیار کا جس کو سعدیہ بیگم نے بھی نوٹ کیا اج تو میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے سعدیہ کی بات سن کر ماہی نے اپنی نظریں جھکا لی

مما اپ میری بات مان کیوں نہیں جاتی حمزہ جو اپنی ماں کو نکاح کے لئے منا رہا تھا بولا کونسی بات حمزہ ارتضا نے حمزہ سے پوچھا دیکھو نا ارتضا مجھے تنگ کر رہا ہے یہ کہتا ہے منگنی کی جگہ نکاح رکھو تو کیا ہوا بھائی نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا نا حمزہ کی بات سن کر ارتضا ماہی کی طرف دیکھنے لگا اپکا بھائی ہو اپ پر ہی جاو گا

پہلے اس کی طرح بزنس بھی تو سنبھالو پھیر بات کرنا رضوان شاہ جو کب سے چپ بیٹھے اس کی سن رہے تھی بیچ میں بولے

کیا ہو گیا ہے پاپا جائز خواہش کر رہا ہے وہ مان لے اسکی بات اج ہم سب چلتے ہے دادا جان کے پاس بات کرتے ہے ان سے کیا پتہ پھو پھو مان جائے

تم لوگوں ایک کام نہیں ہو سکا کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ معاف کر دے سر جی غلطی ہو گی پتہ نہیں چلا وہ کیسے غائب ہو گیا میرے قانون میں معافی نہیں ہے وجدان رانا نے تینوں کو شوٹ کر دیا

یہ کیا کیا اپ نے رانا صاحب انکو کیوں مارا میرے کسی معاف نہیں کرتا صاف کرتا ہو پر میں نے کسی کو مارنا نہیں ہے بس برباد کرنا ہے ہمارا کام برباد کرنا مارنا ہی ہوتا ہے انس کے ماتھے پر خوف سے پسنہ اگیا سیکھ جاو اہستہ اہستہ ابھی تم نئے ہو

اگے کا پلان سوچو کیا کرنا ہے وہ اگے کا پلان بنانے لگے اب کی بار کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے عمیر اس دفعہ تم جاؤ گے

رضوان شاہ سعد یہ حمزہ ارتضا اور منہل سب وجاہت شاہ کی طرف گئے ماہی سب سے مل کر بہت خوش ہو ماہی کو خوش دیکھ کر فردوس بیگم کو بہت اطمینان ہوا

ابا جان اپ کا لاڈلا کہہ رہا ہے منگنی کی جگہ نکاح کرنا ہے بہت تنگ کیا ہوا ہے اس نے اپ ہی اسے سہن مجھائے رضوان شاہ نے وجاہت شاہ سے کہا حمزہ نے گھور کر اپنے باپ کو دیکھا

پاپا میں نے اپکو کب تنگ کیا جائز خواہش کی ہے میں نے دادا جان پلیز اپ پھوپھو سے بات کرے نا

وجاہت شاہ اپنے پوتے کو دیکھ کر مسکرانے لگ گے اچھا برخودار سوچتے ہے تمھارے بارے میں

thank u thank u so much دادا جان اپ میری بات ضرور مانے گے حمزہ نے اٹھ کر اپنے دادا جان کو گلے لگالیا اور ان کے گال پر بوسہ دے دیا

کیا ہو گیا ہے اج کی نوجوان نسل کو اپنی شادی کی کتنی خوشی ہوتی ہے انھیں ایک ہمارا وقت تھا چپ کر کہ سر جھکا کر اپنے بڑوں کا فیصلہ مان لیتے تھے اور ان کو دیکھو دادا جان اپ نے پہلے دادی کو دیکھا نہیں تھا نا اس لئے اپ کو اتنی جلدی نہیں تھی اگر اپ دادی کو دیکھ لیتے نا تو پھیر اپ کا بھی میرے جیسا حال ہونا تھا دیکھو ذرا اس کو تو بلکل شرم نہیں ہے حمزہ کی باتیں سن کر سب ہنس رہے تھے حمزہ جلدی سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

مریم کچن میں کھڑی کام کر رہی تھی جب دانیال اس کے پیچھے کچن میں ہی اگیا دانیال کہ اک دم بانہوں م 4 لینے سے مریم ایک دم ڈر گئی کیا کر رہے ہے دانیال اپ پیار کر رہا ہو اپنی بیوی دانیال ہم کچن میں ہے

بیڈروم میں نہیں چلو بیڈروم میں چلتے ہے دانیال سب گھر میں ائے ہوئے ہے اپ کو رومینس کی پڑی ہے

چھوڑے مجھے کوئی اجائے گا

ارتضا نے ماہی سے پانی ماہی کچن میں پانی لینے گئی وہاں دانیال اور مریم کو دیکھ کر رک گئی

مریم جب سے تم نے میری فرمابرداری شروع کر دی ہے ناتب سے تم مجھے اور پیاری لگنے لگ گئی ہو ابھی

مریم کو کس کرنے ہی والا تھا ماہی بول پڑی

ماہی انکھوں میں ہاتھ رکھ کر میں نے کچھ نہیں دیکھ ماہی کی اواز سن کر دونوں الگ ہوئے میرے خیال سے

یہ کچن ہے ماہی دونوں کی ٹانگ کھینچ رہی تھی دونوں کو تنگ کرنے کا اس کو بہت مزہ ارہا تھا

ماہی میری بات تو سنو مریم ماہی کو صفائی پیش کرنے لگی اور دانیال کو گھورنے لگی دانیال موقع ملتے ہی وہاں

سے نکل گیا مریم ماہی کے سامنے بہت شرمندہ ہو رہی تھی کیا ہو گیا مریم میں مذاق کر رہی ہو میں بہت

خوش ہو تمھیں بھائی کے ساتھ خوش دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے اللہ پاک ایسے ہی خوش رکھے تمھیں

امین۔۔۔۔۔۔

سب بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب سعدیہ بیگم نے کہا تم چاروں کی شادی کو اتنا عرصہ ہو

گیا تم لوگ کہی گھومنے نہیں گے بھابھی میں بھی کافی دن سے سوچ رہی تھی بچے کہی گے ہی نہیں گھومنے

کر لے بیٹا اچھا سا ٹرپ پلان اور چلے جاو یہ ٹرپ میری طرف سے اپ چاروں کو گفٹ حمدان شاہ نے بھی بات میں حصہ لیا چاچو جان چلے جائے گے بس یہ پروجیکٹ مکمل ہو جائے پھیر انشاءاللہ چلے گئے اللہ پاک تم دونوں کو کامیاب کرے امین سب نے ان کے حق میں دعا کی

سب ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش تھی لیکن انہیں کیا پتہ تھا یہ خوشی صرف عارضی ہے ایک بہت بڑا طوفان ان کی خوشیوں کو ختم کرنے ارہا ہے

کرن اپنی ماں کی دوائی لینے جارہی تھی جب اس نے انس کو دیکھا انس کو دیکھتے ہی اس کی انکھوں میں ایک عجیب سی چمک اگئی وہ دیوانہ وار انس کے پیچھے بھاگنے لگی لیکن وہ اس کو دیکھے بغیر نکل گیا

انس کو دور جاتا دیکھ کر کرن وہی زمین پر بیٹھ گئی کیوں مجھے اس شخص سے اتنی محبت ہو گی جبکہ مجھے پتہ ہے اس نے ماہی کے ساتھ کیا کیا ہے میں کیوں اس کے پچھے بھاگتی ہو کیوں یہ شخص میرے حواسوں پر سوار ہو گیا ہے

میں نے اپنے اللہ سے بہت دعائیں مانگی ہے اس کے لئے میں اسکو اپنے پیار سے سدھار لو گی مجھ چھا کر بھی اس سے نفرت نہیں ہو رہی اللہ جی میری مدد کرے

ارتضا گاڑی کو لے کر بہت پریشان تھا اسکو سمجھ نہیں ارہی تھی وہ کیا کرے اتنا گم تھا اپنے خیالوں میں اس کو ماہی کے کمرے میں انے کی کوئی خبر نا ہوئی ماہی ارتضا کو پریشان دیکھ کر اس کے پاس اگئی کیا ہوا ارتضا اپ پریشان لگ رہے ہے کوئی پریشانی ہے تو اپ مجھے بتا سکتے ہے

ارتضا ماہی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے بات کو بدل گیا ہاں میری پریشانی تو صرف تم دور کر سکتی ہو

وہ کیسے

مجھ سے پیار کر کے ارتضا کو بات سن کر ماہی کا چہرہ سرخ ہو گیا

ارتضا اپ بھی نا

کیا میں

ماہی کچھ نہیں

ماہی صبح سے تم مجھ سے دور ہو اب بھی دور بھاگ رہی ہو یہ تو غلط ہے اچھا ایک دفعہ وہ تین الفاظ بول دو نا کونسے تین الفاظ ارتضا وہی جو تم نے کبھی کہے نہیں قسم سے ترس گیا ہوا ایک دفعہ کہہ دو نا ارتضا مجھے نیند ا رہی ہے ماہی یہ تو غلط بات ہے

ارتضانے کھینچ کر ماہی کو اپنی بانہوں میں لے لیا ماہی ارتضا کے نیچے اور ارتضا ماہی کے بلکل اوپر تھا ارتضا نے ماہی کے فرار ہونے کا راستہ بند کر دیا ارتضا چھوڑے نا مجھے۔۔۔۔۔ مجھے نیند ارہی ہے کل رات بھی اپ نے سونے نہیں دیا سونے تو اج بھی میں نے نہیں دینا تمھیں اتنا کہتا ہوا ارتضا ماہی کی ہونٹوں کی طرف جھک گیا ارتضا اپنی تمام تر شدتیں اس پر برسانے لگا ماہی چپ چاپ ارتضا کی شدتیں برداشت کرتی گی

ماہی صبح ارتضا سے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گئی اور جلدی سے فریش ہو کر ارتضا کے افس کے کپڑے نکال کر روم سے چلی گئی اسے ارتضا سے اتنی شرم ارہی تھی وہ ارتضا سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی اس لئے جلدی جلدی روم سے چلی گئی

ارتضا جب اٹھا تو ماہی کو روم میں نا پایا ماہی روم میں کہی بھی نہیں تھی اپنے افس کے کپڑے نکلے دیکھ کر سمجھ گیا اچھا جی میری بیگم مجھ سے بھاگ رہی ہے چلو کوئی بات نہیں

ارتضا جب نیچے ایا تو ماہی ناشتہ بنا رہی تھی ارتضا سیدھا کچن میں اگیا کیا ماہی اپنے کہم میں اتنا مصروف تھی اسکو ارتضا کے انے کی خبر نا ہوئی کیا کر رہی ہو ارتضا کی اواز سے ماہی ایک دم ڈر گئی اپ یہاں چلے باہر میں ناشتہ لا رہی ہو تم مجھ سے اتنا شرمانے کیوں لگ گئی ہو ارتضا نے ماہی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ کیا

ارتضا کے اس طرح کرنے سے ماہی سیدھا اس کے سینے سے اکر لگی کیوں بھاگتی ہو مجھ سے ماہی میں تم سے بہت پیار کرتا ہو

ماہی سے شرم سے انکھیں جھکالی ایسے شرمایانہ کرو اور پیاری لگتی ہو رات تک پر اکٹس کر لینا مجھ i love u بولنے کی نہیں تو سزا کل رات سے بھی سگین ملے گی

ارتضا اتنا کہتا ہوا باہر چلا گیا ماہی ارتضا کی باتیں سن کر گھبر اگئی اور جلدی سے ناشتہ لے کر ٹیبل کی طرف چلی گئی

دانیال مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے بولو ارتضا کیا بات ہے یار جس دن احمد کی طرف گئے تھے اس دن واپسی پر میری گاڑی کا کوئی پچھا کر رہا تھا کیا اور یہ تم مجھے اب بتا رہے ہو میں خود بہت پریشان ہو کون ہو سکتا ہے تم نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا نہیں نہ یہی تو غلطی ہو گئی میرے ساتھ ماہی تھی اس لے میں کچھ نہیں کر سکا تم نے ماہی کو تو کچھ نہیں بتایا نہ نہیں میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی اس نے پریشان ہو جانا تھا اچھا کیا جو نہیں بتایا تم ٹینشن نا لو کرتا ہو میں کچھ کرواتا ہو پتہ کون ہے وہ یار کہی اس سب کے پیچھے انس تو نہیں میرا ابھی اس پر ہی شک ہے چلو کرتے ہے پتہ

میں نے تمھیں کہا تھا ناندا اب سیدھا نکاح ہی ہو گا اور ساتھ ہی رخصتی اپ بہت برے ہے حمزہ میں نے اتنی جلدی شادی نہیں کرنی تھی اب تو کرنی پڑے گی

اچھا میں ایک بات کہو اپ میری بات مانے گے تمھارا حکم سر انکھوں پر جناب حمزہ میں چاہتی ہو میری شادی پر میرا بھائی بھی شامل ہو میں جانتی ہو انہوں نے اپ لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا بس ایک دفعہ میری خاطر ان کو شادی پر انے کی اجازت دے دیں

انس کا نام سن کر حمزہ بہت زیادہ غصے میں اگیا ندا یہ تم کیا کہہ رہی ہو تم جانتی تو ہو اس نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے پھیر بھی تم ایسا کہہ رہی ہو تم جانتی ہو ماہی کتنی مشکل سے نارمل ہوئی ہے تم کیا چاہتی ہو پھیر سب کچھ دوبارہ پہلے جیسا ہو جائے حمزہ نے غصے سے فون بند کر دیا

حمزہ کی شادی کی تیاریاں پورے زور شور سے چل رہی تھی حمزہ کی اس کے بعد ندا سے بات نہ ہوئی عائشہ پہلے ہی اگئی تھی جبکہ ندا نے اپنے پاپا حنان ملک کے ساتھ انا تھا اس کے پیپرز چل رہے تھے عائشہ اس دفعہ اپنے سسرال میں روکی تھی

ندا کو حمزہ کی بے رخی پر بڑا افسوس ہو رہا تھا ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے جو اتنی ناراضگی ابھی ندا حمزہ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس کا فون اگیا ندا نے فون کو اگنور کر دیا کرتے رہے فون اب میں نے بات نہیں کرنی

مما میں مریم کے ساتھ شوپنگ پر چلی جاو اس کو کوئی چیزیں لینی ہے چلی جاو بیٹا اس میں پوچھنے والی کونسی بات بس ارتضا کو بتا دینا جی مماماہی نے ارتضا کو فون کیا ارتضا میں نے شوپنگ پر جانا ہے میں چلی جاو مریم کے ساتھ نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے باہر نکلنے کی میں شام کو خود لے کر جاوں گا تمھیں اِرتضا کے اس طرح پابندی لگانے پر ماہی کو بہت غصہ چڑھا ایسا بھی کیا ہو گیا مجھے جانے نہیں دیا

حمزہ کی شادی کی ڈیٹ قریب ارہی تھی سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے حنان صاحب اور ندا نے شادی سے ایک دن پہلے پہنچنا تھا

انس اور رانا صاحب کچھ بہت بڑا پلان کر رہے تھے اس دفعہ کا پلان ضرور کامیاب ہو گا

اج ارتضا اور دانیال کی بہت اہم میٹنگ تھی اج ان کے اتنے دن کی محنت رنگ لانی تھی انھوں نے سب کچھ اس پروجیکٹ پر لگا دیا

وجدان رانا اور عمیر رانا نے بھی بہت محنت کی تھی انھیں بھی اس پروجیکٹ سے بہت امید وابستہ تھی انھیں بھی ہر حال میں یہ پروجیکٹ حاصل کرنا تھا یہ پروجیکٹ ہر حال میں ہمارا ہونا چاہیے اپ فکر نا کرے پاپا جی یہ پروجیکٹ ہمیں ہی ملے گا

بہت بڑے پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا گیا سب کی فیملز کو بھی انوئیٹ کیا گیا ارتضا اور دانیال بھی پوری فیملی کے ساتھ دعوت میں جانے کے لے تیار ہو رہے تھے اج انکو پروجیکٹ کے ساتھ ساتھ بیسٹ بزنس مین کا ایوارڈ بھی ملنا تھا

ماہی نے بلیک کلر کا فروک پہنا تھا جو اس کے سفید رنگ کو اور نکھار رہا تھا ارتضا نے بھی بلیک رنگ کا سوٹ پہنا تھا دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے ماہی اپنے اپ کو اخری ٹیچ دے رہی تھی جبکہ ارتضا پیچھے کھڑا ٹائی باندھ رہا تھا اور نظریں ماہی پر ہی ٹھہرئی ہوئی تھی ماہی ارتضا کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی ایسے کیا دیکھ رہے ہے تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو دل کر رہا ہے اج کا پروگرام کینسل کر دو ارتضا کی بات سن کر ماہی شرم سے لال ہو گئی یار تم جب ایسی شرماتی ہو نا مجھے اور پیاری لگتی ہو ارتضا پیچھے سے ماہی کو اپنی بانہوں میں لے لیتا ہے چھوڑے نا ارتضا میری ڈریس خراب ہو جائے گی مجھ سے زیادہ ڈریس اہم ہے نہیں دیر ہو جائے گی ارتضا کو ماہی پر ترس اگیا اس کے ماتھے پر بوسہ دیے کر اسے چھوڑ دیا

اور بیڈ سے اٹھا کر اپنا کوٹ پہنانے لگا جس پر ماہی نے اس کی مدد کی دونوں تیار ہو کر باہر کی طرف چلے گے
سب تقریب میں پہنچ چکے تھی وجدان اور عمیر بھی پہنچ گئے تھے وجدان رانا اور وجاہت شاہ کا جب امنا سامنا ہوا تو دونوں نے ایک دوسرے کو نفرت سے دیکھا یہی حال دانیال ارتضا اور عمیر کا تھا ب ایک دوسرے کو نفرت سے گھور رہے تھے

مریم بھی یلو اور پنک کلر کی فروک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی پر مریم اج کچھ ادھوری تھی کیونکہ دانیال نے اس کی اج تعریف نہیں کی تھی مریم کو دانیال کے منہ سے اپنی تعریف سنانے کی عادت ہو گئی تھی پر دانیال اج کام میں بزی ہونے کی وجہ سے مریم کو ٹائم نہیں دے پایا ماہم اپنی طبیعت کی وجہ سے فنگشن میں شامل نہیں ہو سکی تھی

کچھ دیر میں تقریب کا افتتاح ہو گیا سب کی دعا رنگ لے ائی پروجیکٹ شاہ اور چوہدری انڈرسٹی کو مل گیا جو ان تینوں نے مل کر پورا کرنا تھا احمد ارتضا اور دانیال کو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا دوسری طرف وجدان اور عمیر کا غصہ کا پلا ہائی ہو گیا تھا وہ دونوں بہت غصے میں تھے ان کا وہاں ایک منٹ بھی روکنا مشکل ہو گیا تھا وہ دونوں غصے سے باہر کی طرف چلے گے

باہر کی طرف جاتے ہی عمیر کی ٹکر ماہی سے ہوئی اور دونوں سنبھل گے عمیر ماہی کی خوبصورتی میں کھو سا گیا عمیر کی نظریں اپنے اوپر پا کر ماہی کو بہت غصہ ایا اور وہ جلدی سے وہاں سے چلی گئی عمیر کو نظریں اینڈ تک اسکا پیچھا کرتی رہی وجدان عمیر کو کھینچ کر باہر کی طرف لے ایا

ماہی جب ارتضا کے پاس پہنچی تو کچھ گھبرائی ہوئی تھی کیا ہوا ماہی تمھیں تم تو وشروم گئی تھی جی بس کچھ نہیں پکا ٹھیک ہو تم جی ٹھیک ہو

ارتضا کو بیسٹ بزنس مین کا ایوارڈ ملا سب بہت خوش تھے اتنی چھوٹی عمر میں ارتضا کی اتنی قابلیت پر پاپا کون تھی وہ مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر حال میں عمیر تم پاگل تو نہیں ہو گئے ارتضا کی بیوی ہے اور انس بھی اس کے پیچھے ہی پاگل ہے اس نے جو ہمارے ساتھ ہاتھ ملایا ہے نا اسی لڑکی کی وجہ سے ہے تم اپنا دماغ درست کرو پاپا صرف کچھ دیر کے لیے مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر حال میں چاہیے عمیر ایسا نہیں ہو سکتا انس بھی اس لڑکی کی وجہ سے ہمارے پاس ایا ہے مجھے اس وقت اس کی بہت ضرورت ہے ابھی تم اس لڑکی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو ارتضا اور دانیال کے ساتھ ساتھ اس کا بھی کام تمام کرے گے پھیر تم جو مرضی کر لینا اس لڑکی کے ساتھ ٹھیک ہے ڈیڈی پر اپکو جو کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا میں اور انتظار نہیں کر سکتا ہے اچھا بیٹا جی دونوں اونچا اونچا ہسنے لگ گئے

حمزہ کی شادی کے دن قریب ارہے تھی حنان ملک اور ندا بھی پاکستان پہنچ گئے تھے ندا حنان ملک اور عائشہ حنان ملک کے ابائی گھر میں ٹھہرے تھے حنان ملک کے والد صاحب کا گھر تھا جو انہوں نے شادی کی لئے رینیو کروایا تھا ان کا کہنا تھا وہ اپنی بیٹی اپنے والد کے گھر سے رخصت کرے گے اور سب نے ان کے فیصلے کا احترام بھی کیا ندا اس دن کے بعد حمزہ کو بلکل اگنور کر دیا تھا حمزہ نے اس کو کافی کالز کی پر ندا نے اس کا جواب نہیں دیا

انس کو جب ندا اور حمزہ کی شادی کا پتہ چلا تو اس کو بہت غصہ ایا انس کو حمزہ شروع سے ہی پسند تھا اس کو غصہ اس چیز کا تھا کہ اس کی اکلوتی بہن کی شادی ہے کسی نے اس کو بلانا کیا بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا اس کو اپنے ماں باپ پر بہت غصہ تھا

انس رانا وجدان سے ملنے گیا عمیر بھی وہی تھا وہ دونوں سے مل کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا بتائیں اب اگے کا کیا پلان ہے

پلان تو ہم نے بنالیا ہے برخودار بس تم لوگوں نے عمل کرنا ہے بتائے پھیر کیا پلان ہے تین دن بعد ارتضا کے چھوٹے بھائی کی شادی ہے بس اس شادی میں ہی ہم سب کی خوشیوں کو غم میں بدل دے گے نہیں

یہ نہیں ہو سکتا کیوں نہیں ہو سکتا انس اب کی بار عمیر بولا وہ میری بہن کی شادی ہے میں اپنی بہن کی خوشیوں کو آگ نہیں لگا سکتا

انس تم پاگل تو نہیں ہو اس سے اچھا موقع تمھیں پھیر نہیں ملے گا تمھاری بہن کو کوئی نقصان نہیں ہو گا نہیں جو کرنا ہے شادی سے پہلے یا شادی کے بعد کرو انس ایک دم غصے میں آگیا انس کو غصے میں دیکھ کر وجدان ان کے بیچ میں بولا ٹھیک ہے انس جیسا تم کہو گے ویسا ہی ہو گا پر ڈیڈ کچھ نہیں ہو تا عمیر وجدان نے انس کا غصہ ٹھنڈا کیا

ویسے انس ایک بات کہو عمیر نے انس سے کہا بولو کیا بات ہے چیز بہت کمال کی ہے جس کے پیچھے تم پاگل ہو کس چیز کی بات کر رہے ہو تم وہی ارتضا کی بیوی تمھاری محبت ایک چانس مجھے بھی دے دینا عمیر کی بات سن کر انس کا غصے سے چہرہ لال ہو گیا اس نے اپنے ہاتھوں کو زور سے مٹھی بنا کر عمیر کے منہ پر پنچ مارا عمیر دور جا گرا تمھارے ہمت کیسے ہوئی ماہی کا نام لینے کی میں تمھیں جان سے مار ڈالو گا انس دیوانہ وار عمیر کو مارنے لگا وجدان نے اکر انس سے عمیر کو چھوڑیا چھوڑو انس اسے سمجھا لے اپنے بیٹے کو اگر دوبارہ اس نے ماہی کی نام اپنے منہ سے نکلا زبان کھینچ لو گا اس کی انس اتنا کہتا ہوا باہر کی طرف چلا گیا

ماہی دیر رات تک کیچن میں کام کر رہی تھی اس نے کافی دنوں سے معمول بنالیا تھا کہ ارتضا کے سونے کے بعد روم میں جاتی اج بھی ماہی جان بوجھ کر کیچن میں کھڑی تھی گھڑی پر ٹائم دیکھا تو 11:30 ہو رہے تھی ارتضا سو چکے ہو گئے اب مجھے روم میں جانا چاہیے

وجدان نے اپنے زخمی بیٹے کو اٹھا کر روم میں لے کر گیا منا کیا تھا تمھیں ابھی بھول جاو اس لڑکی کو کچھ وقت کے لیے کیا ضرورت تھی انس کے سامنے اس کا نام لینے کی اگر اس نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہمارا شاہ انڈر ستی کو برباد کرنے کا خواب خواب ہی رہ جائے گا عمیر کے منہ سے کافی خون نکل رہا تھا

پاپا اپکو مجھے اج بتانا ہی پڑے گا اپکو شاہ فیملی سے اتنی نفرت کیوں ہے کیا رشتہ ہے اپکا انس کے ماں باپ کے ساتھ جاننا چاہتے ہو تو سنو حنان ملک اور میں بہت اچھے دوست تھے۔۔۔۔

ماہی نے جب روم میں قدم رکھا تو کمرہ تاریخی میں ڈوبا ہوا تھا ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا لگتا ارتضا سو گئے ہے ماہی ابھی روم کا دروازہ بند کر ہی رہی تھی اس کو محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے ماہی نے جب پیچھے مڑی تو ارتضا کے سینے کے ساتھ لگی ارتضا نے ایک جھٹکے سے ہی اسکو اپنی بانہوں میں لے لیا

کیوں چھپ رہی ہو مجھ سے

میں کیوں چھپو گی اپ سے

میں سب جانتا ہو ماہی تم مجھ سے بھاگ رہی ہو

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے

پھر کیسی بات ہے اتنی دیر تک باہر کیا کرتی رہتی ہو

بس کیچن میں کام کر رہی تھی

اتنی رات میں ماہی ہمارے گھر میں نوکروں کی کمی نہیں ہے جو تم رات دیر تک کیچن میں رہتی ہو میری مما

اتنی ظلم بھی نہیں ہے کہ رات دیر تک تم سے کیچن میں کام کروائے

چلو صبح مما سے بھی پوچھو گا میری بیگم سے اتنا کام وہ بھی اتنی رات تک

پلیز ارتضا اپ مما سے کچھ نہیں کہے گے میں اپنی مرضی سے کام کرتی ہو

پھیر صیح کہو نا مجھ سے بھاگتی ہو ارتضا نے ماہی کو اپنے سے دور کر کہ دوسری طرف منہ کر کہ کھڑا ہو گیا

ایسی بات نہیں ہے ارتضا

ایسی ہی بات ہے ماہی تمھیں میرا قریب انا پسند نہیں ہے اس لیے مجھ سے بھاگتی ہو

ماہی نے ارتضا کو پیچھے سے ہگ کر لیا نہیں ارتضا ایسی بات نہیں ماہی کے ایسے ہگ کرنے سے ارتضا کے چہرے پر مسکراہٹ اگئی میں تو تب تک نہیں مانو گا جب تک تم مجھ سے پیار کا اظہار نہیں کرتی تمھیں اج وہ تین magically word بولنے پڑے گے پھیر ہی مانو گا میں ارتضا کو ماہی کو تنگ کرنے کا بہت مزہ ارہا تھا مجھے بھی پتہ چلے تم مجھ سے پیار کرتی بھی ہو کہ نہیں

ماہی کو اپنی اس حرکت پر بہت غصہ ارہا تھا اور ہاں بولنے کے ساتھ تھوڑا پریکٹکل بھی کر کہ دیکھنا ہے

ارتضا نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا اب ماہی کی ٹھیک طرح سے سیٹی گم ہوئی تھی ارتضا پلیز نہیں ماہی اج کوئی معافی نہیں اگر مجھے منانا ہے تو یہ سب کرنا پڑے گا نہیں تو تم جا کر سو سکتی ہو میں تمھیں تنگ نہیں کرو گا۔۔

****

وجاہت شاہ کو اج اپنے پوتوں پر بہت فخر تھا لیکن وجدان رانا کو اتنے عرصے کے بعد دیکھ کر ماضی کی کچھ دھندلی یادیں تازہ ہوئی تھی نہیں وجدان اس دفعہ میں تمھیں اپنے گھر کو برباد نہیں کرنے دو گا

ارتضا کی شرط سن کر ماہی شرم سے لال ہو رہی تھی ماہی میں ویٹ کر رہا ہو

ماہی ایک دم ہوش میں ائی ارتضا پلیز نہیں

جی اج کوئی معافی نہیں اچھا چلے پھیر اپ اپنی انکھیں بند کرے اور ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے اوکے

جناب ارتضانے اپنی انکھیں بند کر کہ ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ لیئے

ماہی ارتضا کہ تھوڑا قریب ہوئی اور اس کے کان میں سر گوشی کرنے لگی i love you اور ساتھ ہی اس کے گال پر بوسہ دے کر بھاگنے لگی ارتضانے جلدی سے اس کا ہاتھ تھام لیا چیٹنگ وہ بھی میرے ساتھ

ارتضا ہاتھ چھوڑے میرا چھوڑنے کے لئے نہیں پکڑا پلیز ارتضا مجھے درد ہو رہا ہے ارتضانے اس کا ہاتھ چھوڑ کر کمر سے پکڑ کر قریب کر لیا تم مجھ سے بھاگ کیوں رہی تھی کیا میں تمھیں برا لگتا ہو

نہیں ارتضا میں نے اپکو کب برا کہا

ارتضا اور ماہی اتنا قریب تھے کہ ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اپنے اوپر محسوس کر سکتے تھے

میں تم سے بہت پیار کرتا ہو ماہی اب سے نہیں پتہ نہیں کب سے یہ میں بھی نہیں جانتا میرا مقصد تم پر کبھی غصہ کرنے کا نہیں ہوتا تھا تم کام ہی ایسے کرتی تھی مجھے تم پر غصہ اجاتا تھا اج میں تم سے اپنے ہر برے راویے کی معافی مانگتا ہو پلیز ماہی مجھے معاف کر دو اور میرے پیار پر بھروسہ کرو

اپنے لیے ارتضا کے انکھوں میں اتنی محبت دیکھ کر ماہی کی انکھیں بھر ائی اور وہ ارتضا کے گلے لگ گئ

ارتضانے بھی ماہی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی میں بھی اپ سے بہت پیار کرتی ہو ارتضا

ماہی کے منہ سے اپنے لیے اظہار سن کر ارتضا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا ارتضا ماہی پر دیوانہ وار محبت نچھاور کرنے لگا اج دونوں کو ان کے پیار کی منزل ملی تھی دونوں ایک دوسرے میں سما گئے

***

حمزہ ندا سے ملنے ان کے ابائی گھر گیا پر ندا نے ملنے سے صاف انکار کر دیا حمزہ کو بہت غصہ ایا وہ سیدھا ندا کے روم کی طرف چلا گیا

دانیال جب روم میں ایا تو مریم غصے سے ڈریس ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی جیولری اتار رہی تھی کیا ہوا میری بیگم اج غصے میں لگ رہی ہے مریم نے اپنے اپکو نارمل کرنے کی کوشش کی نہیں ٹھیک ہو میں مجھے پھر لگ کیوں نہیں رہا کہ تم ٹھیک ہو

ٹھیک ہو میں اپ جائے جا کر اپنا کام کرے

اج تو میں فری ہو سب کام ختم ہو گے جناب اج تو میں نے اپنی بیگم کو ٹائم دینا ہے

پر مجھے نیند ا رہی ہے دانیال مریم اپنا ہاتھ چھڑواتی بیڈ کی طرف چلی گئی

کیا ہوا ہے مریم تم مجھ سے ناراض ہو

اپکو کیا لگے میں ناراض ہو یا نہیں دانیال مریم کو پیچھے سے اکر اپنی بانہوں میں لے لیتا ہے کیا ہوا کچھ نہیں

دانیال اگر تم نے اب نہیں بتایا نا تو میں ساری رات تمھیں لے کر ایسے ہی کھڑا رہو گا نہیں تو بتاؤ کیا ہوا

اج میں اتنے دل سے اپ کے لئے تیار ہوئی اپ نے تو تعریف تو دور کی بات مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا

مریم کا شکوہ سن کر دانیال کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا کیا تم میری لئے تیار ہوئی تھی مریم نے ہاں میں

گردن ہلائی

ایم سوری مریم مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں تمھارے لئے اتنا اہم ہو گیا ہو تمھیں معلوم تو تھا کہ یہ پروجیکٹ

کتنا اہم تھا ہمارے لئے بہت محنت کی تھی میں نے اور ارتضا نے اس پر شکر ہے ہم کامیاب رہے

دانیال تھوڑا شوخ ہوا مجھے نہیں پتہ تھا میری بیگم مجھے اتنا مس کر رہی ہے اور میں نے تمھیں کبھی

نظر انداز نہیں کیا بس تھوڑا مصروف تھا

اج فری ہوا اج تمھاری فرصت سے تعریف کرو گا دانیال کو شوخ ہوتا دیکھ کر مریم گھبرا گئی میرے کہنے کا

وہ مطلب نہیں تھا دانیال اپ غلط سمجھ رہے ہے

اج میں تمھاری ہر انداز سے تعریف کرو گا الفاظ سے نہیں عمل سے دانیال میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں

تھا مریم اپنی کہی باتوں پر پچھتا رہی تھی مریم نے دانیال کو روکنے کی بہت کوشش کی پر دانیال نے اس کی

ایک ناسنی اس کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر لے ایا اج میں تمھاری ہر انداز سے تعریف کروگا دانیال اتنا کہتا ہوا مریم پر جھک گیا مریم کو اپنے فرار ہونے کے راستے بند نظر ائے اس نے اپنا اپ دانیال کے حوالے کر دیا

اپ اور انس کے پاپا دوست تھے ہاں میں اور حنان ملک اور عائشہ شاہ انس کی ماں ہم تینوں اکھٹے ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے میری حنان کے ساتھ بہت اچھی دوستی تھی حنان ملک کا بہت امیر گھرانے سے تعلق تھا اور ایک معمولی سا انسان جس کا باپ ایک چپڑاسی تھا جس کے گھر ہفتے کے ایک دن کھانا ملتا تھا ایک دن میرا بھوک سے برا حال تھا میں ایک ہوٹل کے باہر بیٹھا کسی کے کھانے کی بھیگ کر انتظار کر رہا کوئی اندر سے ائے اور مجھے تھوڑا بھیگ میں کھانا دے جائے

ہوٹل سے ایک فیملی باہر ارہی تھی دیکھنے میں تو وہ کافی امیر لگ رہے تھے ایک میاں بیوی اپنے دو بچوں کے سات باہر ارہے تھے ایک پندرہ سال کا لڑکا تھا اور ایک میرا ہم عمر تھا میرا ہم عمر جو لڑکا تھا چل کر میرے پاس ایا تمھیں بھوک لگی میں نے جلدی سے ہاں میں سر ہلا یا وہ اپنے باپ کے پاس گیا اور میرے لئے کھانا لے کر ایا میں نے بہت دن بعد پیٹ بھر کر کھانا کھایا میری اور اس کی بہت اچھی دوستی ہو گئی وہ کوئی اور نہیں حنان ملک تھا اس نے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام وجی بتایا

حنان روز میرے لیے اچھے اچھے کھانے لاتا اور اپنے کپڑے بھی مجھے لا کر دیتا مجھے اپنی غریبی ختم کرنے کا حل مل گیا لیکن قسمت کو کچھ اور منظور تھا حنان کے باپ نے اس کو پڑھنے باہر کے ملک بھیج دیا میں پھیر اکیلا رہ گیا

میری دوستی ایسے لڑکوں سے ہو گئی جو نشہ کرتے تھے اور جوا کھیلتے تھے انہوں نے مجھے بھی جوئے اور شراب پر لگا دیا مجھے نشے کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ میں اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا ایک دن میں ایک دن میں پیسہ بنانے ایک شراب کھانے گیا ادھر کے مالک سے میری لڑائی ہو گئی میں نے بوتل اس کے سر پر توڑ دی اور وہ موقعے پر ہی مر گیا میں وہاں سے سارا پیسہ لے کر فرار ہو گیا

اور دوسرے شہر جا کر اپنی نئی پہچان بنائی میں و.جی سے وجدان رانا بن گیا بڑائی کی دنیا میں پہلا قدم رکھا اس کے بعد ماں اگے سے اگے نکلتا گیا

میں نے اپنا اڈمیشن ایک اچھی سے یونیورسٹی میں کروایا مجھے سٹوڈنٹس کو نشے پر لگانے کا ٹارگٹ ملا تھا اس لئے مجھے یونیورسٹی میں اڈمیشن لینا پڑا

• وہاں میری ملاقات حنان سے ہوئی حنان اور میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہی پہچان گے میں اس سے اپنے کام کے بارے میں سب کچھ چھپا کر رکھا

حنان ان میری ملاقات عائشہ سے کروائی عائشہ کی خوبصورتی دیکھ کر میں کھوسا گیا صاف رنگ بڑی بڑی انکھیں وہ مجھے پہلی نظر میں ہی پسند اگئی

میرے دل میں اس کو پانے کی خواہش جاگی میں نے اس گھر اپنا رشتہ بھیجا لیکن اس باپ وجاہت شاہ دتنکار دیا یہ کہہ کر میرا کوئی خاندان نہیں ہے مجھے اس وقت بہت غصہ ایا اس کے بعد حنان نے بھی میرے سے بات کرنی بند کر دی

کچھ عرصے بعد پتہ چلا حنان اور عائشہ کی منگنی ہو گئی ایک دن میں یونیورسٹی کسی کام سے گیا وہاں میری ملاقات حنان سے ہوئی حنان نے مجھے دیکھ کر منہ موڑ لیا میں نے اس کو سمجھانے کی بہت کوشش کی پر اس نے میری ایک نا سنی

میں یونیورسٹی سے باہر جا کر رہا تھا ایک مجھے ایک کمرے سے کسی چیخنے کی اوازیں ائی میں جب اس طرف گیا تو دو تین لڑکے ایک لڑکی کی طرف بڑھ رہے تھے اس لڑکی کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے وہ لڑکے اس کی طرف بڑھ ہی رہے تھے مجھے دیکھ کر رک گئے اور وہاں سے بھاگ گے

وہ لڑکی اٹھ کر میرے پاس ائی اور میرے گلے لگ گئی اس کے گلے لگنے سے مجھے ایک عجیب سے بے چینی ہوئی میرے اندر کا شیطان جاگ گیا میں نے اس کو زور سے پکڑ لیا میرے پکڑنے سے وہ چلانے لگی چھوڑو

مجھے میں نے اس کی ایک نا سنی ابھی میں اس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا پیچھے سے کافی سٹوڈنٹس اور پرنسپل ا گئے

حنان اور عائشہ بھی ساتھ تھے ان دونوں نے مجھے نفرت سے دیکھا میں نے سب کو بہت یقین دلانے کی کوشش کی لیکن کسی سے میری ایک نا سنی

اور ان سے سب نے زبردستی میرا نکاح اس کے ساتھ پڑھا دیا وہ لڑکی کوئی اور نہیں تمھاری ماں ہے مجھے اس وقت حنان پر بہت غصہ ایا اس نے میرا یقین نہیں کیا

میری اور تمھاری ماں کی کبھی نہیں بنی وہ ہمیشہ مجھے میرا کام چھوڑنے کا کہتی تھی میں کیسے چھوڑ سکتا تھا یہ جس کام نے مجھے اتنی شہرت دی نام دیا پیسہ دیا تم دو سال کے تھے جب تمھاری ماں مجھے چھوڑ کر پتہ نہیں کہا چلی گئی

لیکن پاپا اپ نے تو مجھے بتایا تھا میری ماں مر گئی اور کیا کہتا تمھیں اس عورت نے نا تمھاری پرواکی نا میری مجھے نفرت ہے اپنی ماں سے جو مجھے چھوڑ کر چلی گئی عمیر کی غصے سے انکھیں سرخ ہو گئی تھی

میں اج بہت خوش ہوا انس کو دیکھ کر حنان کا بیٹا بلکل حنان جیسا نہیں ہے بلکہ میرے جیسا ہے اب میں اس کے بیٹے کے ذریعے اس کو برباد کر دو گا

اس لئے میں تمھیں کہہ رہا تھا انس مت الجھو ہمیں ابھی اس کی بہت ضرورت ہے اور وہ دونوں باپ بیٹے زور زور سے ہسنے لگ گے

تم سمجھتی کیا خود کو حمزہ غصے ندا کے کمرے میں داخل ہوا حمزہ کو غصے میں دیکھ کر ندا سہم گئی اس نے پہلی بار حمزہ کو غصے میں دیکھا تھا

ندا ڈر کر پیچھے ٹیبل کے ساتھ لگ گئی کیا ہوا حمزہ اپکو تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی میں ناراض ہوا اپ سے میں نے بھی کتنی دفعہ اپکو فون کیا اپ نے کیوں نہیں اٹھایا وہ مجھے تم پر غصہ تھا تم نے بات ہی ایسی کی تھی میں نے سوری کرنے کے لئے ہی تمھیں فون کر رہا تھا

میں نے کونسی غلط بات کہہ دی تھی اپکو جو اپ اتنا غصہ ہو گئے ایک چھوٹی سے خواہش ہی کی تھی نا کوئی غلط بات تو نہیں کہی تھی کیا غلط تھا جو میں نے کہہ دیا کہ میری شادی میں انس بھائی شامل ہو جائے جیسے بھی ہے بھائی ہے میرے ندا اتنا کہہ کر رونے لگ گی حمزہ کی ہمت نا ہوئی ندا کو چپ کروانے کی اور وہ چپ چاپ وہاں سے چلا گیا

عائشہ بیگم باہر کھڑی سب سن رہی تھی وہ حمزہ کو چائے کا پوچھنے ائی تھی حمزہ کے جانے کے بعد وہ جلدی سے ندا کے پاس ائی اسکو چپ کروانے لگی

احمد دیکھے نامیں موٹی ہو رہی ہو نا ماہم آئینے میں کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی ماہم کی پریگنسی کو 6 منتھ چل رہا تھا نہیں میری بیگم تو اور حسین ہو گئی ہے احمد ماہم کی تعریف کر رہا تھا اپ تو ایسے ہی کہہ رہے ہے

پاپا اب بتائیں کیا پلان ہے اگے کا کل سے ارتضا کے بھائی کو شادی شروع ہے ہمیں جو کرنا ہے اج ہی کرنا ہو گا انس کو میں نے بلایا ہے پھیر میں تمھیں بتاتا ہوا اگے کیا کرنا ہے

امی کیا ہوا اپکو کو کرن کمرے میں ائی تو اس کی ماں بے ہوش پڑی تھی کرن بھاگتی ہوئی ان کے پاس ائی کیا ہوا امی اپ کو کرن اپنی ماں کو اٹھا رہی تھی لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی کرن نے محلے کے کسی لڑکے کے ساتھ مل کر اپنی ماں کو ہوسپٹل لے کر گئی

اج سب کو شوپنگ پر جانا تھا ماہی بیٹا جلدی تیار ہو جاو سعدیہ ماہی کو شوپنگ کا کہنے ائی تھی مما کہا جانا ہے ہم نے بیٹا شوپنگ پر جانا ہے ندا کو لے کر ولیمے کا ڈریس لینا ہے اس کے لئے میں نے حمزہ کو کہا ہے ندا کو پک کر لے میں اور تم سیدھا شوپنگ مال چلے جائے گے جلدی تیار ہو جاو حمزہ ندا کو لینے چلا گیا ہے.جی مما بس دس منٹ میں ارہی ہو

سعدیہ کے جانے کے بعد ماہی نے ارتضا کو فون ملایا ارتضا نے پہلی بل پر ہی فون اٹھا لیا.جی جناب کیسے یاد کیا مجھے میری یاد ارہی تھی کیا نہیں ارتضا وہ تو میں نے بتانے کے لئے فون کیا میں مما کے ساتھ شوپنگ پر جا

رہی ہو ندا کے لیے ڈریس لینے کیا اپ بھی ہمیں جوئن کر گے کب تک نکلنا ہے بس دس منٹ تک یار میری تو میٹنگ ہے چار بجے ارتضا ابھی تو 2 بجے ہے اپ ایسا کرے اپ شوپنگ مال سے سیدھا افس چلے جانا میں مما کے ساتھ گھر اجاو گی چلو ٹھیک ہے لینچ اکھٹے کرے گے ٹھیک ہے

ندا تیار ہو جاؤ حمزہ تمھیں لینے ارہاہے کہا جانا ہے بیٹا شوپنگ کے لیے لینے ارہاہے مجھے نہیں جانا مما کسی باتیں کر رہی ہو تم مجھے سعدیہ بھابھی کا فون ایا ہے وہ بھی ساتھ ہے تم تیار ہو جاو حمزہ ات ہو گا اچھا ممانی ساتھ جا رہی ہے جی ساتھ جا رہی ہے تم باتوں میں وقت ضائع نہ کرو جلدی تیار ہو جاؤ

حمزہ ندا کو لینے پہنچ گیا ندا باہر ا رہی تھی حمزہ ندا کو دیکھ کر کہی کھو سا گیا ندا لائٹ پنک کلر کے سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی حمزہ اس کو دیکھ کر نظریں جھکانہ بھول گیا ندا زب پاس ائی حمزہ نے جلدی سے نظروں کا زوایہ چینج کیا

ندا نے حمزہ سے سلام کیا جس کا حمزہ نے بہت اچھے طریقے سے جواو دیا اور حمزہ کے ساتھ اکر گاڑی میں بیٹھ گئی حمزہ نے بھی چپ کر کہ گاڑی سٹاٹ کر دی سارا سفر خاموشی سے گزر گیا دونوں نے ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا حمزہ نے بہت کوشش کی ندا کو بلانے کی پر اس کی ہمت نہ ہوئی

شوپنگ مال اکر دونوں اتر کر اندر چلے گے جہاں ماہی سعدیہ بیگم اور ارتضا بھی اگیا تھا ان کا انتظار کر رہے تھے ندا سب سے ملی اور اندر ایک بہت بڑی بوتیک میں چلے گئے

ارتضا کو کب سے فیل ہو رہا تھا کہ کوئی انکا پیچھا کر رہا ہے لیکن اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر گیا

ارتضا نے ماہی کے لیے بہت اچھا ڈریس پسند کیا سب نے مل کر ندا کے لئے بھی بہت اچھا برائیڈل ڈریس پسند کیا سب نے مل کر بہت شوپنگ کی شوپنگ کے بعد ارتضا نے سب کو لینچ کروایا اور اپنے افس کے لئے نکل گیا

ماہی اور سعدیہ بھی ڈرائیور کے ساتھ گھر کی طرف نکل پڑی حمزہ ندا کو چھوڑنے چلا گیا راستے میں ندا سے لازمی بات کرو گا حمزہ نے سوچا

جو کرنا ہے جلدی کرو عورتیں اس وقت اکیلی ہے جو کرنا ہے ابھی کرنا ہو گا عمیر کسی کو فون پر بتا رہا تھا کچھ دور جا کر ماہی وغیرہ کی گاڑی خراب ہو گئی گاڑی ایک دم روکنے سے سعدیہ بیگم بولی کیا ہوا کچھ نہیں میڈم لگتا ہے گاڑی خراب ہو گئی ہے میں ابھی دیکھتا ہو

ندا میں تم سے بات کرنا چاہتا ہو پلیز مجھے معاف کر دو تم جیسا کہو گی ویسا ہی ہو گا تم چاہتی ہو نہ انس شادی میں شامل ہو ٹھیک میں وعدہ کرتا ہو انس ضرور ائے گا حمزہ کی بات سن کر ندا کو بہت خوشی ہوئی بس مجھ

سے ناراض نہ ہو حمزہ میں اپ سے ناراض نہیں ہو اپ نے میری بات کا مان رکھا میں اپکا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولو گی

ابھی ڈرائیور باہر نکلا ہی تھا کچھ لوگوں نے اکر انہیں گھیر لیا ادمیوں کو دیکھ کر ماہی اور سعدیہ دونوں گھبرا گئی کون ہے اپ لوگ اور ایسے ہمارے راستے میں کیوں ائے ہے ماہی ان ادمیوں سے بولی

ندا نے وجاہت شاہ سے ملنے کی ضد کی حمزہ نے گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی اس نے دیکھا ایک گاڑی جس کے ارد گرد لوگ گن لے کر کھڑے تھے غور سے دیکھنے وراس کو پتہ چلا گاڑی تو اس کے اپنے گھر کی تھی

حمزہ جلدی سے گاڑی کی طرف گیا اترنے لگا ندا نے اس کا ہاتھ پکڑ حمزہ پلیز نا جائے ان کے پاس گن ہے ندا کیسی باتیں کر رہی ہو اس میں میری ماں ہے اور ماہی ہے مجھے جانے دو تم گاڑی سے باہر نہ انا اور اتر کر ماہی کی گاڑی کی طرف چلا گیا

کون ہو تم لوگ حمزہ کے بولنے پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا سعدیہ بیگم حمزہ کی طرف جانے لگی لیکن ایک ادمی بیچ میں اگیا جہاں ہو سب وہی کھڑے رہو حمزہ نے دیکھا ان لوگوں نے ڈرائیور کو گولی ماردی تھی وہ زمین پر پڑا تھا اس کا خون نکل رہا تھا

پلیز ہمیں جانے دے سعدیہ بیگم نے ماہی کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور ان کے اگے التجا کر رہی تھی کس کے کہنے پر کر رہے ہو تم لوگ یہ سب سب لوگ اونچی اونچی ہسنے لگ گے اگر زندگی پیاری ہے تو چلے جاو یہاں سے

ایک ادمی ماہی کو سعدیہ بیگم سے کھینچ رہا تھا ماہی نے زور سے سعدیہ کو پکڑا ہوا تھا حمزہ ان کے بیچ میں ایا چھوڑو اس کا ہاتھ حمزہ نے اس ادمی کو دھکا دے دیا وہ پیچھے جا گرا تیری اتنی ہمت لگتا ہے تجھے اپنی جان پیاری نہیں ہے ادمی اٹھ کر حمزہ کی طرف انے لگا حمزہ نے بھی اپنی گن نکال لی ندا گاڑی میں بیٹھی بہت خوفزدہ ہو کر یہ سب منظر دیکھ رہی تھی

حمزہ ابھی ان کی طرف گولی چلانے لگا تھا پیچھے سے گولی چلنے کی اواز ائی گولی کی اواز سے سب اپنی اپنی جگہ ساکن ہو گئے ایک ادمی نے حمزہ پر گولی چلادی جو اس کی کمر پر لگی تھی حمزہ کا خوب نکلتا دیکھ کر ندا ابھی گاڑی سے باہر اگئی اور بھاگتی ہوئی حمزہ کے پاس ائی گولی لگنے کی وجہ سے حمزہ زمین پر گر گیا سعدیہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر زور زور سے چیخنے لگی ماہی بھی اپنی جگہ ساکن ہو گی سعدیہ بھی بھاگ کر حمزہ کے پاس ائی

حمزہ کی اہستہ اہستہ انکھیں بند ہو گئی ماہی یہ سب منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گئی دو ادمیوں نے ماہی کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا ندا یہ سب دیکھ کر انہیں منا کرنے کے لئے اگے بڑھی ایک ادمی نے ندا کو بھی بے ہوش کر کہ گاڑی میں ڈال دیا

اج تو ہمیں انعام پکا ملنے والا سر کے لئے دو دو گفٹ جو جا رہے ہے اج تو سر ہم سے خوش ہو جائے گے

سعدیہ نے ماہی اور ندا کو بچانے کی بہت کوشش کی پر وہ انکو بچا نہ سکی وہ ان دونوں کو گاڑی میں زبردستی بیٹھا کر لے گئے وہ اونچی اونچی لوگوں سے مدد مانگ رہی تھی کوئی میری بچیوں کو بچا لو بس لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے

سعدیہ بیگم بھاگ کر حمزہ کے پاس ائی

حمزہ بیٹا اٹھو سعدیہ بیگم حمزہ کو اٹھا رہی تھی حمزہ کا سارا وجود خون میں لپٹا ہوا تھا وہاں کافی لوگ جمع ہو گئے لوگوں کی مدد سے وہ حمزہ کو ہسپتال لے کر گئی

ڈاکٹر جلدی سے حمزہ کو ایمرجنسی میں لے گئے ایک نرس ایمرجنسی روم سے باہر ائی اور حمزہ کا موبائل اور سامان سعدیہ کو دے گی کیسا ہے میرا بیٹا میم ابھی کچھ پتہ ڈاکٹرز دیکھ رہے ہے انھیں اپ حوصلہ رکھے

سعدیہ نے حمزہ کے موبائل سے ارتضا کا نمبر ملایا ارتضا جو ابھی میٹنگ کے لئے نکل رہا تھا حمزہ کا نمبر دیکھ کر فون اٹھایا ہیلو دوسری طرف سے سعدیہ کے رونے کی اواز ائی کیا ہوا مما اپ کو ارتضا بیٹا سب غلط ہو گیا وہ لوگ ماہی اور ندا کو لے گئے کون لوگ مما کہاں ہے وہ دونوں اپ کہاں ہو میں ہسپتال ہو کیا ہوا مما اپ کو میں ٹھیک ہو پر حمزہ کیا ہوا مما اپ کونسے ہسپتال ہے پتہ نہیں بیٹا وہ مجھے کچھ نہیں بتا رہے اس کو گولی لگی ہے سعدیہ نے ارتضا کو ہسپتال کا ایڈریس دیا

اپ پریشان نہ ہو ارہا ہو میں ارتضا جلدی جلدی باہر جا رہا تھا جب اس کی ٹکر دانیال سے ہوئی کیا ہوا ارتضا تم بہت پریشان ہو ارتضا نے ساری بات دانیال کو بتائی

دانیال بھی سن کر بہت شوکڈ ہوا چلو میں بھی چلو تمھارے ساتھ وہ دونوں ہسپتال کی طرف نکل گئے

دانیال نے گھر فون کر کہ سب کو بتا دیا سب سن کر بہت شوکڈ ہوئے فردوس بیگم کا تو رو رو کر برا حال ہو گیا وجاہت شاہ بھی بہت پریشان ہوئے مریم فردوس بیگم کو سنبھال رہی تھی سب ہسپتال کی طرف نکل گئے

ارتضا تیز گاڑی چلا کر ہسپتال پہنچا ریسپشن سے پوچھ کر سیدھا ایمرجنسی کی طرف بھاگا دانیال بھی اس کے پیچھے گیا ایمرجنسی باہر سعدیہ بیگم بیٹھی تھی اب کے کپڑوں پر حمزہ کا خون لگا تھا ارتضا جلدی سے اپنی ماں کے پاس گیا سعدیہ کو رو رو کر برا حال ہو چکا تھا

مما یہ سب کیسے ہوا سعدیہ بیگم نے اس کو ساری بات بتادی اگر ان سب کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے اپ کو کبھی معاف نہیں کروگی کچھ نہیں ہو گا مما سب کو سب ٹھیک ہو جائے گا

سر اپ کا کام ہو گیا good very good تمھارا انعام تمھیں مل جائے گا سر اس لڑکی کے ساتھ ایک اور لڑکی ہے وہ بھی بہت خوبصورت ہے میں نے دونوں کو اغوا کیا ہے

واہ ریشد تم تو میری سوچ سے زیادہ کمینے نکلے اچھا انس کو اس بات کی خبر نہ ہو تم ان دونوں کو لے کر سیدھا میرے فارم ہاوس پر پہنچو سر لڑکیاں تو بہت خوبصورت ہے مجھے بھی بس ایک چانس اپ سمجھ رہے ہے نا میں کیا کہہ رہا ہوا ابھی ان لڑکیوں کو ہاتھ بھی نہ لگانا میرے فارم ہاوس پر پہنچو پھیر سوچتے ہے کچھ تمھارے لئے م بھی نکل رہا ہو

انس مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا نہ تم نے اب دیکھو میں کیا کرتا ہو وہ دوسری لڑکی یقینا تمھاری بہن ہی ہے

عمیر سیدھا وجدان رانا کے پاس گیا پاپا کام ہو گیا ہے اپ کے ادمیوں نے ارتضا کی بیوی کو اغوا کر لیا ہے واہ مجھے پتہ تھا رشید ہی ایک بندہ ہے جو یہ کام کر سکتا ہے پاپا ایک اور خبر ہے وہ رشید نے ارتضا کی بیوی کے ساتھ ساتھ انس کی بہن کو بھی اٹھا لایا ہے

یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمیر انس کی بہن انس کو پتہ چلا تو کیا ہو گا ابھی اس کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں اس انس نے مجھے تھپڑ مارا تھا نہ اب دیکھنا اس کے ساتھ کیا کرتا ہو عمیر ابھی تم کچھ نہیں کرو گے ابھی مجھے صرف وجاہت شاہ کو برباد کرنا ہے اس کی نسل ختم کرنی ہے

ابھی تم دونوں لڑکیوں کو الگ الگ رکھو دیکھتا ہو اگے کیا کرنا ہے انس اتا ہو گا اگے کا پلان کرتے ہے

ارتضا اپنی ماں کی بات سن کر ٹوٹ سا گیا اور زمین پر بیٹھتا گیا دانیال ارتضا کے پاس ایا خود کو سنبھالو ارتضا سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے دانیال میں کیوں اتنا غافل ہو گیا جب کہ مجھے اندازہ تھا کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے میں نے کیوں کوئی ایکشن نہیں لیا کس کا کام ہو سکتا ہے کہی انس کا کام تو نہیں

نہیں مجھے انس کا کام نہیں لگتا انس جیسا بھی ہے ندا کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا میں کیسے ڈھونڈوا نھیں مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا حمزہ کیسا ہے ابھی ڈاکٹر کچھ نہیں بتا رہا اپریشن چل رہا ہے

ندا اور ماہی کو الگ الگ روم میں بند کر دیا گیا دونوں ابھی تک بے ہوش تھی

انس وجدان رانا کے پاس اتا ہے اوانس تمھارا ہی انتظار تھا تمھارے لئے خوشخبری ہے تمھارا کام ہو گیا ہے اپ سچ کہہ رہے ہے رانا صاحب میں کیوں جھوٹ بولو گا تمھارے ساتھ یہ تو بہت اچھا ہو گیا وب اگے کا

کیا پلان ہے بتا دو گا رانا صاحب بتا دو گا ماہی کہاں ہے اس وقت ماماہی بلکل حفاظت میں ہے ہمارے فارم

ہاوس میں ہے

دانیال مجھے پتہ ہے ماہی کہا ہے ارتضایہ تم کیا کہہ رہے ہو ہاں دانیال میں نے جو ماہی پینڈنٹ گفٹ کیا تھا

اس میں ایک ڈیوائس فٹ ہے جس میرے فون کے ساتھ کنکٹ ہے ارتضایہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا

میں کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کیا کرو

ڈاکٹر اپریشن تھیٹر سے باہر سب گھر والے ڈاکٹر کے پاس گئے رضوان شاہ نے ڈاکٹر سے پوچھا کیسا ہے میرا

بیٹا گولی نکال دی لیکن ۔۔۔۔کیا لیکن اگر اس کو ہوش نہ ایارات تک تو ہم کچھ نہیں کر سکتے اس کے لیے

اگر ہوش اہبی گیا تو وہ کبھی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکتا گولی لگنے کی وجہ سے اس کی ٹانگیں پر بہت اثر

پڑا ہے یہ تو اب ہوش میں انے کے بعد پتہ چلے گا کونسا حصہ زیادہ اثر انداز ہوا ہے اپ بس دعا کرے۔

ڈاکٹر کی بات سن کر رضوان اور سعدیہ صدمے میں چلے گئے سعدیہ کا تو رو رو کر برا حال ہو چکا تھا

فردوس اور عائشہ کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا سب پر ایسے قیامت ٹوٹ گئی تھی بیٹا ہسپتال میں

زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا اور گھر کی عزت بیٹیوں کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا

وجاہت شاہ یہ سب کچھ دیکھ کر ٹوٹ سے گے تھے ان کا ضبط کا پیمانہ ٹوٹ اور ان کی انکھوں سے انسو جاری ہو گئے اپنے باپ کی انکھوں میں انسو دیکھ کر سب کے دل تڑپ اٹھے اتنا مضبوط ادمی جس نے سخت سخت حالات دیکھے کبھی ٹوٹا اج وہ انسان بھی ٹوٹ چکا تھا

دانیال تم یہاں سب سنبھال لینا مجھے ماہی اور ندا کو پاس جلدی پہنچنا ہے ارتضا تم اکیلے کسے جاو گے تم میری فکر نہ کرو ادھر بھی کسی کا ہونا ضروری ہے میں تم سے رابطے میں رہو گا

کہاں ہے لڑکیاں سر میں نے دونوں کو الگ الگ روم میں بند کر دیا ہے یہ بہت اچھا کام کیا جو ان کو الگ الگ رکھا سر جی میرا انعام مل جائے گا تمھیں بھی انعام سر جی میرا چانس رشید تم اپنی حد میں رہو جب وقت ائے گا تمھارا وہ کام بھی ہو جائے گا یہ اٹھاو پیسے اور تم یہاں سے جاسکتے ہو سر ایک بات اور بتانی تھی بولو سر ان کے ساتھ جو لڑکا تھا نہ اس کو گولی لگ گئی پتہ نہیں زندہ ہے یا مر گیا میرا نام تو نہیں ائے گا نہ تم جاؤ یہاں سے کچھ نہیں ہوتا تمھیں

عمیر باری باری دونوں کے کمروں میں گیا ندا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ائی واہ بھی انس تمھاری بہن تو بہت خوبصورت ہے

ابھی عمیر سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو فون بجا عمیر کہا ہو تم ڈیڈ میں فارم ہاوس پر ہو انس ارہا ہے وہاں ٹھیک ہے ڈیڈ اس کا بھی انتظام کرتا ہو

ارتضا نے اپنا فون چیک کیا اور ماہی کی لوکیشن ٹریس کرنے لگا وہ ہسپتال سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ابھی وہ گاڑی سٹاٹ کرنے ہی لگا پیچھے سے کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا ماہی کو جب ہوش ایا تو اپنے اپ کو ان اندھیرے کمرے میں پایا میں کہاں ہو میں تو شوپنگ پر گی تھی یہاں کیسے پہنچی ماہی نے اپنے ذہن پر زور دیا تو اس کو سب کچھ یاد انے لگا مما حمزہ ندا سب کہاں ہے حمزہ کو تو گولی لگی تھی کیسا ہو گا حمزہ

ماہی اٹھ کر دروازے کی طرف گئی اور زور زور سے دروازہ بجانے لگی کو ہے پلیز دروازہ کھول دو میری مدد کرو لیکن یہاں اس کو فریاد سننے والا کوئی نہیں تھا

انس فارم ہاوس پہنچ گیا اس کو کیا پتہ تھا کہ اس کی بہن بھی ادھر ہی ہے وہ کسی کی عزت خراب کرنے ایا ہے اپنی گھر کی عزت بھی گوا دے گا مفکات عمل اتنی جلدی دہرایا جائے گا اس بات سے انس انجان تھا انس ابھی اندر جا ہی رہا تھا اس کا فون بجا انس نے فون اٹھایا دوسری طرف سے اواز ائی سر کام ہو گیا جس کو سن کر انس کے چہرے پر مسکراہٹ اگئی well done تم نے تو خوش کر دیا

انس اس کا فون بند کر کہ عمیر کو فون ملایا کام ہو گیا تم جلدی ادمیوں کو لے کر پہنچو تمھارے ادمیوں نے ارتضا کو بھی اغوا کر لیا ہے بس تم جلدی اجاو میں پہنچ گیا ہو اور ہاں طلاق کے پیپر اور نکاح کے لیے مولوی لیتے انا تم نے مجھے اپنا نوکر سمجھا ہوا ہے جو

تمھارے کام کرو عمیر تم بھول رہے ہو میں وہی ہو جس کے زریعے تم ارتضا اور شاہ خاندان کو برباد کر سکتے ہو اس لئے ارام سے میری ساری باتیں مان لو اور ہاں اتے ہوئے مٹھائی بھی لیتے انا انس اتنا کہتا ہوا فون بند کر دیا

انس کی بات سن کر عمیر نے اپنا فون زمین پر مار دیا کیا سمجھتا ہے یہ خود کو عمیر کی اواز سن کر رانا صاحب بھی اجاتے ہے کیا ہوا عمیر تمھیں کیوں غصہ کر رہے ہو ڈیڈ اس انس نے مجھے اپنا نوکر سمجھ رکھا ہے مجھ پر حکم چلا رہا ہے

کیا ہو گیا ہے عمیر بیٹا ابھی ہمیں انس کی ساری باتیں منانی پڑے گی یہ وقت نہیں ہے عمیر سے الجھنے کا ابھی ہمیں انس کی بہت ضرورت ہے پر ڈیڈ پر کچھ نہیں عمیر تم اس وقت وہی کرو جو اس وقت انس کہہ رہا ہے بازی ہمارے ہاتھ میں انے دو

پھیر دیکھنا میں کیا کرتا ہوان سب کو مزہ چکاو گا میں ان لڑکیوں کے زریعے ان کی ساری پراپرٹی اپنے نام کروالو گا واہ ڈیڈ کیا پلان ہے اپکا اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر زور سے ہسنے لگ گئے

عمیر اج رات ہم اپنی جیت کا جشن منائے گے بہت بڑی پارٹی ہے اج دوبئ سے شیخ صاحب ارہے ہے اج میں ان کو تحفے میں شاہ خاندان کی عزت پیش کروگا جس کی مجھے بہت بڑی قیمت ملنے والی ہے پر ڈیڈ انس کی بہن پر میرا دل اگیا ہے بہت کمینے ہو تم عمیر بس کیا کروڈیڈ اپ کا اثر ہے چلو تمھاری یہ خواہش بھی پوری کر دوگا شیخ کے پاس بھجنے سے پہلے تمھارے پاس اجائے گی ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا بیٹا کسی چیز کی خواہش کرے اور میں پوری نہ کرو thank you ڈیڈ love u

چلو فارم ہاوس پر پہنچو میں بھی بس تھوڑی دیر میں ارہا ہو ٹھیک ہے ڈیڈ عمیر یہ کہتا ہو نکل گیا

ندا نے جب اپنے اپ کو اندھیرے کمرے میں پایا تو بہت گھبرا گئی اس نے اٹھنے کی کوشش کی پر اس کو کرسی پر رسی کی باندھا ہوا تھا ندا نے بولنے کی بہت کوشش کی پر اس کے منہ پر بھی پٹی تھی جس سکس کی اواز اس کے منہ میں ہی دب گئی

اوپر والے کمرے میں جو لڑکی بند ہے اس کو فارم ہاوس کے پیچھے کے راستے باہر نکالو وہاں ایک گاڑی کھڑی ہے وہاں جا کر گاڑی میں بٹھا دو اور ہاں اس کو بے ہوش کر دینا اس کی اواز کسی تک نا پہنچے اور انس کو تو اس کی خبر بھی نہ پڑے میری بات کان کھول کر سن لو جی سر جیسا اپ نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا

انس نے ایک بیوٹیشن کو بلایا اور ماہی کے لئے ایک برائیڈل ڈریس لے کر ایا اج تم صرف میری ہو جاو گی ماہی تمھیں اج میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا

ارتضا کو جب ہوش ایا تو وہ ایک گاڑی کی ڈگی میں بند تھا اس نے اپنے اپ کو نکالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا

کچھ دیر میں کچھ لوگ ائے اور ارتضا کو باہر نکالنے لگے ارتضا نے ان سے اپنے اپ کو چھوڑنے کی بہت کوشش کی پر ہاتھ باندھنے کی وجہ سے چھوڑا نہ سکا

عمیر مولوی اور گواہوں کو لے کر پہنچ گیا ماہی کے روم کھلنے کی اواز ائی ماہی اٹھ کر جلدی سے دروازے کی طرف گئی ایک لڑکی اندر ائی اور اس کے ساتھ دو ادمی بھی تھے جن کے ہاتھ میں گن تھی اندر داخل ہوئے ادمیوں کو دیکھ کر ماہی گھبرا گئی لڑکی کے ایک اور عورت ائی جس کے ہاتھ میں ایک برائیڈل ڈریس اور کچھ سامان تھا یہ سب کیا ہے ماہی نے لڑکی سے سوال کیا میم مجھے اپ کو تیار کرنے کے لئے بلایا

گیا ہے پر کیوں اور کس نے بلایا ہے میم انس صاحب نے اپ کا نکاح ہے اج ان کے ساتھ انس کا نام سن لے ماہی کے ہوش اڑ گئے

پر یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو کسی اور کے نکاح میں ہو میم ہمیں کچھ نہیں پتہ ہمیں جو اڈر ہوا ہے ہم وہی کر رہے ہے پلیز ہمیں اپنا کام کرنے دے

حمزہ کو ہوش اگیا تھا لیکن گولی لگنے کی وجہ سے اس کا پیٹ کا نچلا حصہ کام نہیں کر رہا تھا کسی کی ہمت نہیں ہو رہی تھی حمزہ سے ملنے کی

حنان ملک ہسپتال سے باہر جا رہے تھے جب ان کی نظر کرن اور اس کی ماں پر پڑی اس کی ماں کو دیکھ کر حنان کو کچھ یاد انے لگا بہت غور کرنے پر انہیں یاد اگیا کہ یہ کون ہے حنان چلتا ہوا ان کے پاس گیا کرن کی ماں جو دیکھنے میں کافی بیمار لگ رہی تھی

میری بات سمجھنے کی کوشش کرے میں شادی شدہ ہو میم اپ بھی سمجھنے کی کوشش کرے میرا یہ کام ہے پلیز مجھے میرا کام کرنے دے نہیں تو سر مجھے نہیں چھوڑے گئے ماہی کو سمجھ نہیں ارہا تھا کیا کرے

ارتضا کی انکھوں پر پٹی باندھ کر اور ہاتھوں کو پیچھے باندھ کر اندر لے کر جا رہے تھے ارتضا چپ چاپ ان کے ساتھ جا رہا تھا

ارتضا کے موبائل کی لوکیشن اون تھی جس سے دانیال با اسانی اس تک پہنچ سکتا تھا جب ارتضا اور دانیال ہسپتال کے باہر کھڑے بات کر رہے تھے تب ارتضا نے کسی کو اپنے پیچھے دیکھ لیا تھا اس کو پتہ چل گیا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے اس نے ماہی تک پہنچنے کے لئے جان بوجھ کر اپنے اپ کو اغواء کروایا دانیال کو بھی اس بات کا علم تھا دانیال ارتضا کے پیچھے جا رہا تھا

تم کومل ہو نہ حنان نے کرن کی ماں کو دیکھ کر کہا کرن کی ماں نے بہت غور سے حنان کو دیکھا اپ کو میری ماں کا نام کیسے پتہ کرن نے حنان سے پوچھا بیٹا میں اور اپ کی ماں ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے اندر جا کر ارتضا کی انکھوں سے پٹی اتار دی گئی کافی دیر پٹی باندھنے کی وجہ سے ارتضا کو سب کچھ دھندلا نظر ارہا تھا جب اس نہیں غور سے دیکھا تو سامنے انس تھا انس کو دیکھ کر ارتضا سر گھوم گیا انس تم۔

انس تم اتنا گر سکتے ہو یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا اپنی ڈرامے بازی بند کرو ارتضا اور چپ چاپ جیسا کہہ رہا ہو ویسا کرو انس نے ادمیوں کو اشارا کیا انہوں نے ارتضا کو پکڑ کر کرسی سے باندھ دیا اور اس کے پاؤں کے نیچے گرم کوئلے رکھ دیئے

ماہی کہا ہے انس سب بتا دو گا پہلے میں جو کہہ رہا ہو ویسا کرو میری بیوی کہا ہے انس پھیر وہی بات ارتضا ماہی بلکل ٹھیک ہے تم اس کی ٹینشن نہ لو وہ میرے ساتھ بہت خوش رہے گی

انس کی باتیں سن کر ارتضا کو غصہ اگیا اگر تم اپنے اپ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو جو میں کہہ رہا ہو وہی کرو یہ جو کوئلے تمھارے پاوں کے نیچے ہے نہ یہ سارے تم کو جلا دے گے

اج میرا نکاح ہے سوچا تمھیں شامل کر لوا یسے تو تم اوگے نہیں انس نے ایک ادمی کو اشارا کیا وہ ارتضا کے اگے ایک پیپر لے کر ایا اس پر سائن کرو کیا ہے یہ اور کیوں سائن کرو میں طلاق کے پیپر ہے تمھارے اور ماہی کے انس کی بات سن کر ارتضا کے پیروں تلے زمین نکل گئی میں سائن نہیں کرو گا

اگر تم خود کو اور ماہی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو سائن کرو تم سائن کرو گے تو میرا نکاح ہو گا نہ میں تمھیں تمھارے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دو گا

دانیال نے جب ارتضا کی لوکیشن چیک کی لوکیشن وجدان رانا کے فارم ہاوس کی ارہی تھی دانیال کو ساری گیم سمجھ میں اگئ یہ سب وجدان رانا کا کیا دھرا ہے میں تمھیں نہیں چھوڑو گا رانا تم نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے

میں پہلے تایا جان ور پاپا کو بتا دو وہ ہمارے پیچھے پولیس لے کر پہنچے اج وجدان رانا نہیں بچ سکتا دانیال نے فون کر کہ گھر بتا دیا

رضوان شاہ نے دانیال کو فون سنا ابا جی بچیوں کا پتہ چل گیا ہے رضوان کی بات سن کر سب کی طرف متوجہ ہو گئے ان کو وجدان رانا نے کڈنیپ کروایا ہے

وجدان کا نام سن کر جہاں سب حیران ہوئے وہاں عائشہ سکن ہو گی اس کے دماغ میں ماضی کسی فلم کی طرح چلنے لگا وہ حنان کو ڈھونڈنے باہر کی طرف گئی

حنان کو ہسپتال کے باہر کھڑا دیکھ کر عائشہ اس طرف گئی سامنے دیکھے بغیر بولنے لگی حنان ندا کا پتہ چلا گیا ہے وجدان رانا نے ہماری بچی کو اغواء کیا ہے وجدان رانا کا نام سن کر کومل نے بھی عائشہ کی طرف دیکھا

دانیال وجدان رانا کے فارم ہاوس پہنچ گیا لیکن اس کو سمجھ نہیں ارہی تھی اندر داخل کسے ہو ہر طرف وجدان کے ادمی کھڑے تھے

ندا کو زبردستی وجدان رانا کے گھر پہنچا دیا جہاں عمیر اس کا انتظار کر رہا تھا

وجدان ائیر پورٹ سے شیخ کو پک کر کہ اپنے گھر کے گیسٹ ہاوس میں چھوڑ دیا جہاں اس کو بہت اچھی خاطر تواز و کی گئی یہاں اس نے ان دونوں لڑکیوں کو اس کے حوالے کرنا تھا جس کی اس نے بہت بڑی قیمت لی تھی

وجدان شیخ کو ارام کرنے کا کہہ کر فارم ہاوس کی طرف نکل گیا اس نے کسی وکیل کے ذریعے کاغذات تیار کروائے تھی جس پر اس نے ارتضا اور دانیال کے سائن لینے تھے اور ساری جائید اد اپنے نام کروانی تھی

حنان یہ تو کومل ہے نہ کرن عائشہ کو پہچان گئی تھی اس کو پتہ تھا انس کی مما ماہی کی شادی پر وہ ان سے ملی تھی ہاں عائشہ یہ کومل ہی ہے کومل کی حالت بہت خراب تھی کیا ہوا ہے کومل تمھیں

وجدان کا نام سن کر کومل کی حالت اور خراب ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئی حنان اور عائشہ جلدی سے اس کی طرف بڑھے اور اس کو سہارا دے کر ہسپتال کے اندر لے کر گئے بیٹا کیا ہوا ہے اپ کی مما کو اور اپ کے پاپا کدھر ہے انکل میری امی کو کینسر ہے اج کی ڈاکٹر نے بتایا اور پاپا میری پیدائش سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا گھر میں اور میری ماں ہی ہوتے ہے

انٹی کیا ہوا ہے کون اغواء ہوا ہے بیٹا ماہی اور ندا کو کسی نے کڈنیپ کر لیا کرن سن کر بہت شوکڈ ہوئی کیا اور یہ وجدان کون ہے اور کیا دشمنی ہے اس کی ماہی اور ندا سے بیٹا تمھیں نہیں پتہ وجدان کون نہیں انٹی اپ تو ایسے کہہ رہی ہے جیسے میں اس کو جانتی ہو نہیں بیٹا کچھ نہیں

عائشہ تم یہاں کومل کے پاس رو کو میں رضوان بھائی اور حمدان کے ساتھ پولیس لے کر وجدان کے فارم ہاوس جا رہا ہوں

انس میں تمھیں تمھارے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دو گا میں مر جاؤں گا لیکن ماہی کو کبھی طلاق نہیں دو گا واہ یہ تو تم نے بہت اچھا طریقہ بتایا تم مر جاؤں گے تو ماہی پھیر میری ہو جاؤ گی یہ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا

سر وہ میم بات نہیں سن رہی میں نے بہت کوشش کی انھیں سمجھنے پر وہ میری بات نہیں سن رہی بیوٹیشن نے اکر انس کو بتایا

ارتضا کے گرم کوہلوں سے پاوں بری طرح جل گئے تھے لیکن وہ انس کے سامنے اپنے اپ کو کمزور نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس لئے برداشت کر رہا تھا

دانیال اندر جانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہر طرف ادمی کھڑے تھے دانیال پیچھے کے راستے سے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا

ندا کو ہوش ایا تو خود کو ایک کمرے میں پایا میں اب کدھر اگئی ندا بیڈ سے اتر کر دروازے کی طرف گئی اور زور زور سے دروازہ بجانے لگی دروازہ کھولو پلیز

سر وہ لڑکی کو ہوش اگیا ہے اور بہت شور کر رہی ہے وہ کیا کرو گھر کے ایک ملازم نے عمیر کو فون ملایا تم ایسا کرو اس کو کھانا دو اتا ہو میں تھوڑی دیر میں

دو ادمی ماہی کو لے کر لاونج میں اۓ جہاں ارتضا اور انس تھے ماہی نے ارتضا کی طرف جانا چاہا لیکن ماہی کو روک دیا گیا نہیں سویٹ ہارٹ اگے جانے کی کوشش بھی نہ کرنا انس نے ماہی کا راستہ روک لیا انس میں تمھیں کیا سمجھتی تھی اور تم کیا نکلے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی تم اس حد تک گر جاوگے پلیز ارتضا کو چھوڑ دو اس نے تمھارا کیا بگڑا ہے اگر تم ارتضا کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو جیسا میں کہہ رہا ہو ویسا ہی کرو تم جو کہو گے میں ویسا ہی کروگی پلیز ارتضا کو کچھ نہ کرو چھوڑ دو انھیں good girl

نہیں ماہی تم اس خبیث انسان کی کوئی بات نہیں مانو گی ہاہاہاہا دیکھ لو ماہی اس کی بات مانو گی تو اس کی زندگی گوا دو گی نہیں نہیں انس میں تمھاری ساری باتیں مانو گی تم بس ان کو چھوڑ دو نہیں ماہی تم اس کی کوئی بات نہ سنو اتنی دیر میں دانیال وہاں پہنچ گیا اور چپ کر ان کی باتیں سن رہا تھا

نہیں ماہی تم اس کی بات نہ سنو اس نے اپنی بہن کو نہیں بخشا ہمیں کیا چھوڑے گا اس کی بات نہ مانو ارتضا کی بات سن کر انس نے ارتضا کی طرف دیکھا کیا بکوس کر رہے ہو تم دانیال اکر ان کے درمیان بولا بکواس یہ نہیں تم کر رہے ہو بتاؤ ندا کہا کدھر رکھا ہے دبیل کو دیکھ کر ندا انکھیں میں چمک اگئ تم نے اسے اپنی حد میں رہو دانیال میری بہن کو استعمال نہ کرو

بہن لفظ تمھارے منہ سے اچھا نہیں لگتا انس ان کی بحث کے دوران ماہی موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ارتضا تک پہنچتی ہے اور ارتضا کو کھول دیتی ہے

انس دانیال کو گریبان پکڑ لیتا ہے اب میری بہن کا نام نہ لینا کیوں اب بڑی تکلیف ہو رہی ہے ماہی بھی میری بہن ہے جس کی عزت کی تم نے زرا پرواہ نہیں کی ندا تمھاری بہن بعد میں ہے پہلے ہمارے گھر کی عزت ہے اب ڈرامے بازی بند کرو اور بتاو ندا کہا ہے مجھے نہیں پتہ ندا کہا ہے انس جھوٹ نہ بولو ماہی اور ندا اکھٹی اغواء ہوئی تھی

میرے پاس ہے اس کی بہن تینوں پیچھے مڑ کر دیکھتے تو وجدان اپنے ادمیوں کے ساتھ کھڑا تھا رانا صاحب اپ نے میرے ساتھ ایسا کیا میں نے تو اپ کو ساتھ دیا تھا اپ نے میری عزت پر ہاتھ ڈال دیا

مجھے تمھارے ساتھ کی کوئی ضرورت نہیں تھی میں نے تو بس تمھیں استعمال کیا ہے تم نے بکل ویسا ہی کیا تم تو میری سے زیادہ کمینے نکلے اپنے گھر کی عزت ہی ہمارے اگے پیش کر دی پکڑ لو ان سب کو وجدان کے ادمیوں نے اب تینوں کو پکڑ لیا اور اس لڑکی کو ارام سے پکڑنا بہت قیمتی ہے میرے لئے ہاتھ مت لگنا ماہی کو ارتضا اپنے اپ کو چھوڑنے کی کوشش کر رہا اور ساتھ کہہ رہا تھا

کومل کو ہوش اگیا امس کے پاس عائشہ اور کرن تھی امی کیسی ہے اپ کرن جلدی سے کومل کے پاس گی عائشہ بھی کومل کے پاس گی کومل کیسی ہو تم اور یہ حالت کیسے ہوئی کومل نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا اس کے منہ سے الفاظ نکلے پانی ابھی لاتی ہو میں پانی کرن اتنا کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئ

کومل کیا ہوا ہے کس نے کی تمھاری یہ حالت اور وجدان تو زندہ ہے پر کرن کہتی ہے اس کا باپ مر گیا کیا بتاؤں تمھیں عائشہ کیا کیا نہیں ہو میرے ساتھ اس شیطان نے میری عزت تک داو پر لگا دی کومل زور زور سے رونے لگ گئ

اس نے اپ سب کے کہنے پر مجھ سے شادی تو کر لی پر کبھی عزت نہیں دی میں تو پورے ایمان سے اس کو اپنا شوہر مان لیا تھا لیکن اس نے کبھی اپنی بیوی کا درجہ نہیں دیا ہمیشہ اپنی حواس کا نشانہ بناتا رہا

میں نے اس کا ہر ظلم برداشت کیا کچھ نہ بولی میں نے اس کو بہت منا کیا یہ سارے کام چھوڑ دے لیکن اس نے میری بات نہ سنی جب میں اس کو برے کاموں کو چھوڑنے کا کہتی بہت مارتا مجھے کرن جو پانی لے کر واپس ائی تھی اپنی ماں کی باتیں سن کر وہی دروازے پر رک گئ

کچھ عرصے بعد میں امید سے ہوئی میں نے سوچا شاید اب میری زندگی بدلے گی پر وجدان ذرا نہ بدلا اس نے اس حالت میں بھی مجھ پر بہت ظلم کیے

پھیر اللہ پاک نے مجھے ایک بیٹا عطا کیا میں اس کو ان سب سے دور لے جانا چاہتی تھی پر نا لے جا سکی

وقت ایسے ہی گزرتا گیا وجدان برائی میں اور پھستا گیا میرا بیٹا دو سال کا ہو گیا میں نے اپنے اپ کو پورا اس

میں مصروف کر لیا اور وجدان سے الجھنا چھوڑ دیا میں اپنے بیٹے کو ایک اچھی زندگی دینا چاہتی تھی

وجدان نے لڑکیوں کا کام شروع کر دیا چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیوں کو اغوا کر کہ دوبئ میں ایک شیخ ہے

اس کو بیچتا تھا میں نے بہت کوشش کی اس کو روکنے کی پر اس نے میری ایک نہ سنی ایک دن دوبئ کا شیخ

ہمارے گھر ایا مجھے دیکھ کر اس کا دل بے ایمان ہو گیا اور وجدان سے میری فرمائش کر دی میں تمھیں اس

کی بہت بڑی قیمت ادا کرو گا اپنی بیوی مجھے دے دو وجدان پیسے کا لالچی اس نے میری پرواتک نہ کی اور

مجھے اس کے حوالے کر دیا میں نے وجدان کی بہت منت کی پر اس نے میری ایک نہ سنی

مجھ سے میرا بیٹا لے کر مجھے شیخ کے حوالے کر دیا میٹ نے اس کے سامنے بہت منت سمجات کی پر اس

وحشی نے میری ایک نہ سنی وہ تو میری قسمت اچھی تھی میں شیخ کی گرفت سے بھاگ گئ

کسی نے میری مدد نہیں کی میں اپنے بھائیوں کے پاس گئ لیکن انہوں نے مجھے ٹھکرا دیا پھیر میں اپنی بیوہ

بہن کے پاس گئ اس نے مجھے سہارا دیا اس کی ایک ہی بیٹی تھی اور وو اپنے شوہر کی وفات کے بعد بہت بیمار

رہتی تھی میں نے گھروں میں کام کر کہ اپنا اور اس کا گزرا کیا کچھ دنوں بعد مجھے پتہ چلا میں پھیر سے امید

سے ہو میں نے یہ بچہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن میری بہن نے مجھے سمجھایا اس میں اس بچے کا کیا قصور ہے

پھیر میرے پاس کرن ائی میرے جینے کی امید مجھے کرن کی صورت میں جینے کا سہارا مل گیا مجھے زندہ رہنا تھا اپنی بیٹی کے لئے کرن کی پیدائش کے بعد اپی کی طبیعت اور خراب رہنے لگ گئی اور وہ ہم سب کو چھوڑ کر چلی گئی دونوں بچیوں کی ذمہ داری مجھ پر اگئی میں نے دن رات محنت کر کہ ان کو پالا کبھی سگے سوتیلے کا فرق نہیں کیا میں نے کرن سے سب کچھ چھپایا ماہی نہیں چاہتی تھی کہ وہ باپ نام کے لفظ سے نفرت کرے

زیادہ ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھارے گھر کی عزت میرے پاس ہے اگر زیادہ ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو تمھارے گھر کی عزت میرے بیٹے کے بستر کی زینت بنانے میں زیادہ وقت نہیں لگائی گی وجدان کی بات سن کر انس اپے سے باہر ہو گیا وجدان میں تمھاری زبان کھینچ لو گا اگر میری بہن کا نام اپنی زبان سے لیا

چپ چاپ یہاں سائن کرو تم دونوں یہ تم لوگوں کی شاہ انڈرستی کے پیپر ہے جو تم لوگ میرے نام کرنے والے ہو اگر اپنی عزت پیاری ہے تو چپ چاپ یہاں سائن کر دو

For more visit (exponovels.com)

ٹھیک ہے میں سائن کرنے کو تیار ہو تم ندا اور ماہی کو چھوڑ دو ارتضا کہ اس طرح کہنے پر انس نے ارتضا کی طرف دیکھا

تو بہت بڑا کمینہ ہے رانا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئ تجھ پر اعتبار کیا مجھ اج اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے مجھے معاف کر دو ارتضا میں تمھارا بہت بڑا گنہگار ہو دانیال پلیز مجھے معاف کر دو میں بدلے کی اگ میں اتنا اندھا ہو گیا صیحیٔ اور غلط کی پہچان بھول گیا پلیز ماہی تم بھی مجھے معاف کر دو میں نے تمھارے ساتھ بھی بہت زیادتی کی ہے

وہ سب کے سامنے ہاتھ جوڑتا زمین پر بیٹھتا گیا کمرے میں بلکل خاموشی تھی صرف انس کی سسکیوں کی اوازیں تھی ارتضا مجھے جو مرضی سزا دے دو میری بہن کو بچا لو

کومل عائشہ کو سب کچھ بتا کر رونے لگ گئی عائشہ اس کو چپ کروا رہی تھی کرن بھی اپنی ماں کی کہانی سن کر رونے لگ گئی اور جلدی سے اندر کر ماں کے گلے لگ گئی امی اپ نے اپنا دکھ پہلے کیوں نہیں بتایا

مجھے معاف کر دو کومل میں بھی تمھاری گنہگار ہو ہم اگر اس دن زبردستی تمھارا نکاح وجدان سے نہ کرواتے اور نہ ہی تمھیں اتنی اذیت برداشت کرنی پڑتی پلیز مجھے معاف کر دو نہیں عائشہ تم معافی نہ مانگو

اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے یہ سب تو میری قسمت میں تھا امی مجھے بس ایک دفعہ اس شخص سے ملنا ہے میں اس شخص کو دیکھنا چاہتی ہو

انس نیچے بیٹھ کر ارتضا کو اشارا کیا اور ایک دم اٹھ کر پیچھے کھڑے ادمی پر وار کر دیا اور اس کے ہاتھ سے گن چھین لی

موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ارتضا اور دانیال نے بھی پیچھے کھڑے لوگوں پر وار کر دیا ان تینوں نے مل کر وجدان کے سارے ادمیوں کا قیمہ بنا دیا وجدان یہ سب دیکھ کر بہت پریشان ہو گیا

ندا نے کھانے کو ہاتھ تک نہ لگایا پلیز مجھے یہاں سے جانے دو وہ ملازموں سے ہاتھ جوڑ کر التیجا کر رہی تھی

حمزہ کو ہوش تو اگیا پر وہ ندا کو لے کر بہت پریشان تھا کہاں ہو ندا تم میں تمھاری حفاظت نہ کر سکا پلیز مجھے معاف کر دو حمزہ اپنے اپ سے باتیں کرتا ہو رونے لگا جب فردوس بیگم اور سعدیہ بیگم اندر ائی جوان بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھ کر دونوں تڑپ اٹھی

کرن اپنی ماں کے ساتھ ضد کر رہی تھی بیٹا ہمیں نہیں پتہ وہ اس وقت کہاں مجھے اس کے فارم ہاوس کو تو نہیں پتہ گھر کا پتہ ہے پلیز انٹی مجھے لے جائے وہاں ند کے ضد کرنے سے وہ وجدان کے گھر کی طرف نکل

گئی اس کے ساتھ عائشہ اور کومل بھی تھی میری بیٹی بھی وہاں ہے میں بھی تمھارے ساتھ چلو گی تینوں اس کے گھر کی طرف نکل گئی

عمیر گھر پہنچا اور شیخ سے مل کر اندر داخل ہوا کہاں ہے لڑکی اس نے ایک ملازم سے پوچھا سر اپ کے روم میں ہے اس نے کھانا نہیں کھایا

انس نے وجدان پر گن رکھ لی سیدھی طرح بتاو میری بہن کدھر ہے نہیں تو میں ایک سیکنڈ نہیں لگاو گا تمھیں مارنے کے لئے تمھاری بہن میرے گھر پر ہے

انس تم جاو ندا کے پاس اس کو ہم سنھبال لے گیے دانیال اور ارتضا نے انس سے کہا انس وہاں سے نکل گیا

ارتضا اور دانیال نے وجدان کو مار مار کر برا حال کر دیا ارتضا کو جنونیت دیکھ کر ماہی گھبرا گئی ماہی نے ارتضا کو پہلے کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا

ماہی نے اگے اکر ارتضا کو روکا پلیز ارتضا چھوڑ دے اسے کیوں اس کو مار کر اپنے ہاتھ گندے کر رہے ہے

ارتضا ماہی کی بات سن کر رک گیا اور وجدان کو وہی زمین پی پھینک دیا اور ماہی کو اپنی بانہوں میں لے لیا

ماہی ارتضا کی بانہوں میں اکر اونچی اونچی رونے لگ گی ان دونوں کی یہ کیفیت دیکھ کر دانیال کی انکھیں بھی نم ہو گئی

وجدان موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں سے نکل گیا دانیال اور ارتضا نے جب وجدان کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو اس کا پیچھا کرنے لگے

وجدان گاڑی میں بیٹھ کر ڈرائیور سے کہا جلدی چلو گھر کی طرف جانا وہ جنگلی انس میرے بیٹے کو مار ہی نہ دے

ارتضا ماہی اور دانیال دوسری گاڑی میں وجدان کا پیچھا کر رہے تھے دانیال نے اپنے باپ کو فون ملایا پاپا وجدان بھاگ گیا ہے یہ تم کیا کہہ رہے ہو دانیال پاپا ہم اس کو پیچھا کر رہے ہے میں اپ کو اپنی لوکیشن دیتا ہو اپ پولیس کو لے کر میرے پیچھے اجائے

عمیر کمرے میں داخل ہوا تو ندا وک کونے میں ڈری سہمی بیٹھی تھی عمیر کو دیکھ کر اور ڈر گئی کون ہو تم میں نے کیا بگاڑا ہے تم نے کچھ نہیں بگاڑا تمھارے بھائی نے ضرور بگاڑا ہے انس بھائی کی کیا دشمنی ہے اپ سے عمیر چلتا ہوا ندا کے قریب اگیا بہت بڑی دشمنی ہے جس کی سزا تمھیں ملے گی پلیز مجھے جانے دو ایسے کیسے

جانے دو جانمن میرا تو دل اگیا ہے تم پر عمیر اتنا کہتا ہوا آگے بڑھا نہیں میرے پاس مت انا ندا عمیر کے اگے التیجا کر رہی

انس تیز ڈرائیونگ کر کہ وجدان کے گھر پہنچا اندر جانے لگا گیٹ پر واچ مین نے روک دیا سر اپ اندر نہیں جا سکتے انس نے واچ مین کو مار کر اندر داخل ہو گیا

لاوئینج میں جا کر ندا کو زور زور سے اواز دینے لگا ندا ندا کہا ہے میری بہن انس نے ایک ملازم کو گریبان سے پکڑ کر پوچھتا ہے ہمیں نہیں پتہ کچھ بھی

عمیر ندا کی طرف جھکنے لگا جب اسے انس کو آواز آئی انس کو اواز سن کر ندا کو کچھ سکون محسوس ہوا بھائی یہ کیسے پہنچ گیا یہاں انس کی اواز سن کر عمیر گھبرا گیا اس نے ندا کی بازو سے قمیض پھاڑ دی بھائی ندا زور سے انس کو اواز دینے لگی انس کو اوپر کمرے سے اواز ائی ندا کدھر ہو تم عمیر ندا اپر پورا جھک چکا تھا ندا زور زور سے انس کو اواز دینے لگی انس اوپر جا کر کمرے چیک کرنے لگا عمیر کے کمرے کھولنے لگا پر کمرہ لوک تھا انس نے کان لگا کر اواز سنی اوزار اندر سے ارہی تھی انس نے دروازے کو زور سے مارنے لگا اس کے ایک دو دھکوں سے دروازہ کھل گیا اندر کا منظر دیکھ کر انس کے پیروں تلے زمین نکل گئی

ماہی اس سارے واقعے سے بہت گھبرا ہوئی تھی دانیال اور ارتضا کی کیفیت کو سمجھ سکتے تھی ماہی اگر تم ٹھیک نہیں ہو تو ہم پہلے تمھیں گھر چھوڑ دے نہیں بھائی میں ٹھیک ہو پکا نہ ارتضا نے ماہی سے پوچھا جی ارتضا میں ٹھیک ہو مجھے پتہ ہے میری بیوی بہت بہادر ہے ہاں ناماہی ماہی نے مسکرا کر ارتضا کی طرف دیکھا سب ٹھیک ہو جائے گا

وجدان بھی اپنے گھر پہنچ گیا عمیر کہا ہے سر اپنے کمرے میں انس بھی ادھر ہی گیا ہے

انس جب اندر داخل ہوا عمیر ندا کے اوپر تھا ندا کے سب کپڑے پھٹے ہوئے تھے انس یہ منظر دیکھ کر اس کو اپنا اور ماہی کا منظر یاد اگیا انس بھاگ کر عمیر کی طرف گیا اور اس کو مارنا شروع کر دیا کمینے تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی میں تجھے نہیں چھوڑو گا انس نے انس نے بیڈ سے چادر اٹھا کر ندا کو دی

وجدان جب کمرے میں ایا تو انس عمیر کو بری طرح مار رہا تھا انس چھوڑو اسے وہ مر جائے گا اج اس کو نہیں چھوڑو گا اس ہاتھ سے میری بہن چھوا تھا نہ انس نے اس کا ہاتھ مرور کر توڑ دیا

انس چھوڑ دو اسے ارتضا دانیال ماہی بھی رانا ہاوس پہنچ گے کرن عائشہ اور کومل بھی وہاں اگی انس عمیر کو بری طرح سے مار کر نیچے لے ایا عمیر کی مار کھا بہت بری حالت ہو گئی تھی انس نے عمیر کو زور سے مارا وہ سیدھا کومل کے قدموں میں جا گرا

عائشہ کومل اور کرن کو دیکھ کر سب حیران تھے وجدان کومل اور عائشہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا عمیر پورا خون سے لت پت تھا

وجدان نے اکر عمیر حو اٹھایا عمیر ہوش کرو میں تمھیں نہیں چھوڑو گا انس تم نے میرے بیٹے کی کیا حالت بنادی کومل عمیر کو پہچان چکی تھی اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر اس کو بھی دل تڑپ اٹھا

عائشہ نے اکر انس کے منہ پر تھپڑ مارا انس تم نے تو مجھے کہی منہ دیکھنے کے قابل تمھاری وجہ سے میری بچی اس حال میں پہنچی ہے تم جیسی اولاد سے میں بے اولاد ہی اچھی تھی انس اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا مجھے معاف کر دے مما میں نے بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہے جس کی کوئی معافی نہیں پھیر بھی میں سب سے معافی مانگتا ہو

کاش میں اپنے باپ کو دیکھنے کی ضد نہ کرتی کرن وجدان کے سامنے جا کر بولی مجھے تو شرم اتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ اپ میرے باپ ہے کرن کی بات سن کر سب حیران تھے خود وجدان بھی اس کی باتیں سن کر کومل کی طرف دیکھا جی میں اپ کا ہی گندا خون ہو انس نے کرن کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا تھا

تم تو اج بھی نہیں بدلے وجدان تمھارا شیطان تو اج بھی زندہ ہے اتنے سالوں میں کچھ بھی نہیں بدلا تم کل بھی جنگلی تھے اج بھی جنگلی ہو ارتضا اور دانیال بھی یہ سب دیکھ کر حیران تھے ماہی اور پرندا کے پاس تھی

انس یہ سب دیکھ کر بہت حیران ہوا کرن رانا کی بیٹی ہے

اتنے میں حنان رضوان حمدان اور وجاہت شاہ پولیس کے ساتھ وہاں پہنچ گے پولیس نے سب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا شیخ کو بھی پکڑ لیا تھا

وجدان اور حنان کافی سالوں بعد اج امنے سامنے تھے میں نے تمھیں کتنا سمجھایا تھا وجدان یہ سب چھوڑ دو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی دیکھو برائی کا انجام برا ہی ہوتا

عمیر کو ایک دم ہوش ایا وہ پاس پڑی گن اٹھا کر انس کو نشانہ بنایا سب اس کو دیکھ کر گھبرا اگئے عمیر پولیس یہاں گن کو چھوڑ دو نہیں تو ہم فائر کر دے گے ایک پولیس والے نے عمیر کو کہا میں تمھیں نہیں چھوڑ و گا

انس میں کسی ک نہیں چھوڑو گا عمیر نے گولی چلا سب کی چیخیں بلند ہو گی پیچھے سے پولیس والے نے عمیر پر فائرنگ کر دی

گولی انس کو نہیں کومل کو لگی کومل ایک دم انس کے اگے اگی کومل کو گولی لگنے سے سب کومل لی طرف بھاگے امی کرن بھی زور سے چیخی یہ کیا کیا امی اپ نے

• عائشہ کومل نے عائشہ کو اواز دی میں تمھارے پاس ہی ہو کومل عائشہ میری کرن کا دیھان رکھنا میں اس کو تمھارے حوالے کر کہ جارہی ہو نہیں امی اپ کو کچھ نہیں ہو گا کوئی ایمولینس منگوائے نہیں بیٹا تم میرے پاس ہی رہو پلیز امی مجھے چھوڑ کر نہ جائے اتنے میں کومل کی سانسیں رک گئی نہیں امی کرن اونچی رونے لگ گئی عائشہ اس کو سنھبال رہی تھی

پولیس کی فائرنگ سے عمیر موقعے پر ہی ختم ہو گیا وجدان بیٹے کی موت دیکھ کر ٹوٹ گیا پولیس وجدان اور اس کے سارے ادمیوں کو پکڑ کر لے گئ

انس تمھارے خلاف بھی کمپلین ہے کڈنیپنگ کی چلو اس کو بھی پکڑو پولیس والوں نے انس کو بھی حراست میں لے لیا

انس نے سب سے معافی مانگ لی ماہی کے پاؤں میں گر کر معافی مانگی پلیز ماہی مجھے معاف کر دو میں تمھارا بہت بڑا مجرم ہو انس کو ایسے شر مندہ دیکھ کر سب کے دل پگھل گئے میں نے تمھیں معاف کیا انس ماہی نے انس سے کہا پولیس والے انس کو بھی لے گئے

عائشہ نے ندا کو اپنے گلے لگا یا تم ٹھیک ہو ندا ندا نے ہاں میں سر ہلا یا سب گھر کی طرف روانہ ہوئے گے

عائشہ کومل کو بھی ساتھ لے گئی اپنے گھر سے اس کی تدفین کی کرن کا ماں کے غم سے برا حال تھا

وجدان اور اس کے ساتھیوں کو سزائے موت سنائی گئی شیخ کو عمر بھر کی قید کی سزا ملی وجاہت شاہ کو سفارش سے انس کو سزا میں کچھ کمی ہوئی اس کو دو سال کی قید سنائی گئی

اج حمزہ اور ندا کو سادگی سے نکاح تھا ماہی کی صبح سے طبیعت نہیں ٹھیک تھی نکاح کا انتظام گھر میں ہی کیا گیا سب نکاح سے بہت خوش تھے لیکن حمزہ نکاح کا سن کر خاموش ہو گیا تھا

نہیں میں یہ نکاح نہیں کر سکتا میں ندا کے ساتھ یہ زیادتی نہیں کر سکتا میں معزور ہو حمزہ نے اپنی ٹانگوں کی طرف دیکھا وہ ایک ویل چیر کا محتاج ہو کر رہ گیا تھا نہیں میں یہ ظلم ندا کے ساتھ نہیں کر سکتا

وہ کچھ سوچتے ہوئے ویل چیر جو ندا کے روم کی طرف موڑا کمرے میں داخل ہوا تو ندا نماز پڑھ رہی تھی حمزہ کھڑا اس کو دیکھتا رہا ندا نے جب سلام پھیرا تو حمزہ کو دیکھا حمزہ اپ یہاں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بلا لیتے ندا میں تم سے کچھ کہنے ایا ہو جی کہے

میں تم سے نکاح نہیں کر سکتا حمزہ کی بات سب کر ندا کی حیرت کا جھٹکا لگا یہ اپ کیا کہہ رہے ہے حمزہ اج ہمارا نکاح ہے ٹھیک کہہ رہا ہو میں تمھارے ساتھ ظلم نہیں کر سکتا میں اب پہلے جیسا نہیں رہا اس کرسی کا محتاج ہو گیا ہو تم مجھ جیسے اپاہج کے ساتھ کیوں اپنی زندگی خراب کر رہی ہو تمھیں مجھ سے بہتر کوئی مل جائے گا

حمزہ کی بات سن کر ندا کا ہاتھ اٹھ گیا اور روتے ہوئے حمزہ کے قدموں میں بیٹھ گئی اپ نے سوچ بھی کیسے لیا حمزہ میں اپ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچو گی میں اپ سے بہت محبت کرتی ہو پلیز مجھے خود سے الگ نہ کرے میں مر جاو گی میں اپ پر ترس نہیں کھا رہی میں اپ کا سہارا بنانا چاہتی ہو پلیز حمزہ ندا اونچی اونچی رونے لگ گئی مجھے معاف کر دو ندا میرا ارادہ تمھارا دل دکھانے کا نہیں تھا پہلے اپ وعدہ کرے اپ خود کو مجھ دور نہیں کرے گے وعدہ میں تمھیں خود ای کبھی دور نہیں کرو گا اور دونوں رونے لگ گے

ماہی کی طبیعت پھیر خراب ہو گی ارتضا روم میں ایا تو ماہی وش روم میں تھی باہر نکلی تو اس کا برا حال تھا کیا ہوا ماہی تمھیں کچھ نہیں ارتضا میں ٹھیک ہو دیکھو رنگ پیلا پڑ گیا تمھارا اور تم کہتی ہو ٹھیک ہو کچھ نی ارتضا بس صبح سے الٹیاں ارہی ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو چلو ڈاکٹر پاس نہیں ارتضا ابھی میٹنگ ٹھیک سب مہمان اگے ہے نکاح کے لئے نکاح کے بعد چلے گئے پکا ٹھیک ہو جی چلے جلدی سے تیار ہو جائے

سب مہمان نکاح کے لیے پہنچ چکے تھے مولوی صاحب بھی اگے پر حمزہ کو ابھی بی کسی کا انتظار تھا حمزہ کس کا ویٹ کر رہے ہو سب انتظار کر رہے بس پاپا پانچ منٹ اتنے میں دانیال انس کو لے کر داخل ہوا سب انس کو دیکھ کر حیران ہو گے انس کے ہاتھوں میں ہتھگاریاں تھی پیچھے دو پولیس والے تھے جی اب کرے نکاح شروع ندا نظر اٹھا کر حمزہ کی طرف دیکھا یہ کیسے ہو سکتا ہے تم کوئی خواہش کرو اور میں وہ پوری نہ کرو تم چاہتی تھی نہ انس ہماری شادی میں شامل ہو دیکھو اگیا بھائی تمھارا ندا انس کو دیکھ کر خوش ہو گئی سب بہت خوش تھے

سب کی شرکت سے نکاح کی رسم ادا ہوئی ندا ہمیشہ کے لئے حمزہ کی ہو چکی تھی نکاح کے فورا بعد انس کو واپس لے گئے انس کو دیکھ کر کرن کے جذبات جاگ اٹھے

ماہی کی ایک دم طبیعت خراب ہو گی وہ چکر کھا کر بے ہوش ہو گئی سب گھر والے ماہی کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے ارتضا نے جلدی اکر ماہی کو سنھبالا کیا ہوا ماہی تمھیں جلدی سے گاڑی نکالو ارتضا ماہی کو ہسپتال لے گیا سب گھر والے بھی ہسپتال پہنچ گے

ماہی کو ڈاکٹر چیک اپ کے لئے اندر لے گے اتنے میں سب گھر والے بھی ارتضا کے پاس پہنچ گے بیٹا کہا ہے اندر لے گے ہے کچھ بتا نہیں رہے صبح سے اس کی طبیعت خراب ہے میں نے کہا بھی لے جاتا ہو ڈاکٹر کے پاس اس نے میری بامت نہیں سنی بیٹا تم پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جائے گی ماہی سعدیہ نے اپنے بیٹے کو حوصلہ دیا اتنے میں ڈاکٹر باہر اگئی

ڈاکٹر باہر ائی سب ڈاکٹر کے پاس گئے ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف جی اپ کی مسز بلکل ٹھیک ہے اپ سب کو مبارک ہو شی از پریگنٹ ڈاکٹر کی بات سن کر سب بہت خوش ہوئے اپ نے ان کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنا ہے بہت ویک ہے کیا میں ماہی سے مل سکتا ہے جی جی مل لے she is fine ارتضا اندر ماہی سے ملنے چلا گیا ماہی خوشی سے شرما رہی تھی ارتضا اہستہ چلتا ہو اس کے پاس thank you mahi اتنی بڑی خوشی دینے کے

کرن جیل میں انس سے ملنے گئی کیوں ائی ہو تم یہاں انس میں اج تم سے کچھ کہنے ائی ہو جاو کرن یہاں یہ جگہ تمھارے لیے ٹھیک نہیں ہے انس پلیز میری بات تو سن لے میں اپ سے بہت محبت کرتی ہو اتنا کچھ ہونے کے باوجود میں اپ سر نفرت نہیں کر پائی انس اپ میری روح میں سما گئے ہے انس اس کی طرف پیچھا کر کہ کھڑا تھا پلیز انس ایک دفعہ میری طرف دیکھے تو سہی کرن جاو یہاں سے کرن چلے میڈم ملاقات کا وقت ختم ہو گیا میں اپ کا انتظار کرو گی انس کرن اتنا کہتی ہوئی باہر چلی گئی

**دو ماہ بعد**

ارتضا اپ تو مجھ بیڈ سے اٹھنے نہیں دے رہے ماں بیمار تھوڑی ہو اپ افس بھی لیٹ جاتے ہے آ جھی جلدی جاتے ہے ارتضا میں ٹھیک ہو اپ پلیز اپنے کام کی طرف دیہان دے ہو گیا تمھارا چلو جلدی سے یہ جوس پیو ارتضا ابھی میرا دل نہیں کر رہا کوئی بہانہ نہیں پیو جلدی اور میں نے تمھارے لاسٹ دو ماہ کے لئے افس سے چھٹی لے لی ہے ارتضا اپ پلیز میری وجہ سے اپنے کام کا حرج نہ کرے میں ٹھیک ہ وںجھے تم اور میری اولاد زیادہ اہم ہے کام تو ساری زندگی ہو گئے

ارتضا کی بات سن کر ماہی کی انکھیں نم ہو گئی ارتضا نے اس کو اپنی بانہوں میں لے لیا ماہی ارتضا کی بانہوں میں اپنے اپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھ رہی تھی

اچھا کیا خواہش ہے تمھاری بیٹا یا بیٹی مجھے تو بیٹی چاہیے بلکل تمھارے جیسی نہیں مجھے بیٹا چاہیے ارتضا نہیں پہلے بیٹی ہو گئی نہیں جی بیٹا ہو گا چلو دیکھ لے گئ

اتنے میں ارتضا کو فون بجا ارتضا نے فون ریسو کیا کیسے ہو احمد کیا میں ابھی ات ہو

کیا ہوا ارتضا کس کا فون تھا احمد کا فون تھا ماہم جو ہسپتال لے کر گئے ہے میں بھی چلو اپ کے ساتھ پلیز

ارتضا اچھا چلو

ارتضا اور ماہی ہسپتال پہنچے تو احمد اور اس کی ماں ایمر جنسی کے باہر کھڑے تھے احمد بھائی ماہم کیسی ہے پتہ نہیں بھابھی ڈاکٹر کچھ بتا نہیں رہے حوصلہ رکھو احمد ماہم ٹھیک ہو گی

اتنے میں ڈاکٹر باہر ائی مبارک ہو بیٹا ہوا ہے ڈاکٹر کی بات سن کر سب خوش ہو گئے ڈاکٹر میری بیوی ٹھیک ہے وہ بھی اپ مل سکتے ہے

مریم بھی دانیال کے ساتھ ہسپتال پہنچ گئی ماہم یہ تو بہت پیارا ہے مریم تم کب سنا رہی ہو good news ہمیں ماہم کی بات سن کر مریم شرم سے لال ہو گئی ہاں یار مجھ 6 بھی پھوپھو بنانے کا بہت شوق ہے کیا یار تم دونوں بھی نا

انٹی اپ میری وجہ سے پریشان نہ ہو کیوں پریشان نہ ہو تم میری ذمہ داری ہو کو مل تمھیں میرے حوالے کر کہ گئی ہے حنان نے اپنا سارا بزنس پاکستان میں سیٹ کر لیا تھا سب نے انس کو معاف کر دیا تھا عائشہ اور حنان ہر ہفتے انس کو ملنے جیل جاتے تھے وہ تو اپنے بیٹے کو واپسی کے دن گن رہے تھے کرن اس دن کے بعد دوبارہ انس سے ملنے نہیں گئی نجانے انس کو اس کا انتظار رہتا تھا وہ خود بھی اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا

ندا کی محنت سے حمزہ کی طبیعت کافی حد تک ٹھیک ہو گئی تھی رضوان اپنے بیٹے کے علاج کروانے باہر لے گئے تھے جس کا بہت اچھا رزلٹ ایا تھا حمزہ سٹک کے سہارے چلنے لگ گیا تھا

**7 ماہ بعد**

ماہی کی طبیعت خراب ہو رہی تھی ماہی نے مشکل سے ارتضا کو اواز دی ماہی کی اواز سے ارتضا فورا اٹھ گیا کیا ہوا ماہی تمھیں ارتضا مجھے بہت درد ہو رہا ہے ایک سیکنڈ ماہی میں ہسپتال لے کر جاتا ہوں ارتضا ماہی کو لے کر ہسپتال چلا گیا اور گھر فون کر کہ بتا دیا سب گھر والے ہسپتال پہنچ گے ڈاکٹر ماہی کو لے کر ایمر جنسی کی طرف چلی گئی

کیسی ہے بیٹا ماہی ابھی اندر لے کر گئے ہے تم ٹینشن نہ لو ٹھیک ہو گی

ڈاکٹر باہر ائی سب گھر والے ان کی طرف گئے ڈاکٹر میری ماہی کیسی ہے ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ان کا اپریشن کرنا پڑے گا اپ بلیڈ کا انتظام کریں دانیال کا پلیڈ ماہی سے میچ کر گیا

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر ائی ڈاکٹر میری ماہی اپ کی بیوی بلکل ٹھیک ہے مبارک ہو اپ سب کو twins ہوئے ہے ایک بیٹا ایک بیٹی ڈاکٹر کی بامت سن کر سب خوشی سے نہال ہو گئے کیا ہم مل سکتے ہے جی اپ بچوں سے مل سکتے ہے اور ماہی کو ہوش اتے ہی ہم روم میں شفٹ کر دے گے

ماہی کو روم میں شفٹ زر دیا گیا سب گھر والے اس سے ملنے چلے گے سب نے ماہی کو مبارکباد دی اور دو چھوٹے چھوٹے بچی انھیں دے دیے وجاہت شاہ بھی بہت خوش تھے اور بچوں پر صدقے واری جا رہے تھے

مریم بیٹا اپ کیوں ہسپتال ائی اپ کو گھر رہنا چاہیے تھا نہیں مما میں ٹھیک ہو میری بہن ہسپتال میں ہے میں کیوں نہ اتی مریم کو بھی چھٹا مہینہ لگا تھا وجاہت شاہ اپنے بچوں کی خوشیوں کی نظر اتار رہے تھے

ماہی میں اج بہت خوش ہو تم نے ایک ساتھ مجھے دو خوشیاں دی ہے تمھیں مجھے خواہش تھی ہماری پہلی اولاد بیٹی ہو اور تمھیں بیٹا چاہیے تھا دیکھو ہم دونوں کی دعا پوری ہو گئی

اچھا اپ نے کوئی نام سوچ ہے جی بلکل ایک تو میری جنت ہے جنت ارتضا شاہ اور یہ تو میرا بہادر بچہ ہے اس کا نام ایان ارتضا شاہ تمھیں پسند ائے نام جی بہت پیارے ہے

دن ایسے ہی گزر گئے مریم کی ڈلیوری کی ڈیٹ بھی پاس اگی ماہی کے لئے دونوں بچوں سنھبالنا مشکل ہو گیا تھا سعدیہ بیگم اس کا بہت ساتھ دیتی

ارتضا افس سے ایا ماہی روم میں بیٹھی رو رہی تھی بچے بیڈ پر سو رہے تھے کیا ہو ماہی تمھیں ارتضا یہ دونوں مجھے بہت تنگ کرتے ہے میں کیا کرو مجھ سے چپ نہیں ہوتے ابھی بھی ممانے ان کو چپ کروایا کوئی بات نہیں سیکھ جاو گی اہستہ اہستہ میں بہت کوشش کرتی ہو ان کو سنھبالنے کی پر کیا کرو نہیں سنبھالتے یار تم تو ابھی سے گھبر اگئی بھی تو مجھے چار پانچ اور بچے چاہیے ارتضا کی بات سن کر ماہی کو منہ حیرت سر کھل گیا نہیں نہیں ارتضا مجھ سے تو یہ دو نہیں سنبھالتے ارتضا کو ماہی کو تنگ کرنے کا بہت مزا ارہا تھا ارتضا کی بات سن کر ماہی رونے لگ گئی کیا ہو گیا ماہی میں مزاق کر رہا تھا اپ بہت برے ہے ارتضا۔۔۔۔۔

مریم کو اللہ پاک نے بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام دانیال بے امل رکھا

**دو سال بعد**

عائشہ بیگم سب ملازموں کو ڈانٹ رہی تھی جلدی جلدی کرو سب کام ندا تم بھی اتنی لیٹ ائی ہو کیا کرو مما یہ اپ کا جو نواسہ مجھے ساری رات سونے نہیں دیتا اس لئے صبح لیٹ اٹھی ندا نے چھ ماہ کے حسن کو عائشہ کو پکڑ دیا

پاپا اور بھائی ائے نہیں ابھی تک تمھارے پاپا گئے تو ہے انس کو لینے اور یہ کرن کہاں ہے روم ہے اپنے اچھا چلے میں اس سے مل لو ہاں مل لو

اج سب حنان ملک کے گھر اکھٹے ہو 3 تھے انس کا استقبال کرنے کے لئے سب انس کے لئے بہت خوش تھے

حنان انس کو لے کر اگے سب باری باری انس سے ملے انس نے ایک بار پھیر سب سے معافی مانگی ارتضا جب انس سے ملا انس نے ارتضا سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی انس میں تمھیں کب کا معاف کر چکا ہو اب بار بار معافی مانگ کر ہمیں شرمندہ نہ کرو انس ارتضا کے گلے لگ گیا سب انس اور ارتضا کو دیکھ کر بہت خوش تھے

انس جس کو تلاش کر رہا تھا وہ تو کہی نظر نہیں ارہی تھی کرن کی ہمت نہیں ہو رہی تھی انس کے سامنے جانے کی

سب چلے گئے پر کرن باہر نہ ائی انس بھی اپنے روم کی طرف چلا گیا عائشہ انس کے روم میں ائی انس مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے جی مما بولے میں نے تمھاری زندگی کا ایک اہم فیصلہ کیا ہے کیا تم میری بات مانو گے مما اپ ایسے کیوں کہہ رہی ہے اپ کا ہر حکم سر انکھوں پر میں اب پہلے والا انس نہیں ہو بدل گیا وہ مجھے پتہ ہے میرا بیٹا سمجھ دار ہو گیا

جی مما بولے انس میں تمھارا نکاح کرن سے کرنا چاہتی ہو مجھے بہت پسند ہے بہت اچھی بچی ہے اور اس کی انکھوں میں ۔۔ میں نے تمھارے لئے پیار دیکھا ہے پلیز بیٹا میری بات مان جاو تم بہت خوش رہو گے اس کے ساتھ مما جیسے اپ کی مرضی مجھے کوئی اعتراض نہیں انس کی بات سن کر عائشہ بہت خوش ہو گی انس کا ماتھا چوم کر روم سے چلی گئی

اس ویک اینڈ پر کرن اور انس کا نکاح رکھا گیا سب بہت خوش تھے کرن ایک دفعہ بھی انس کے سامنے نہ گئی انس نے بہت کوشش کی کرن سے بات کرنے کی پر بات ہو نہ پائی وجاہت شاہ کرن کو اپنے ساتھ لے گئے کرن ہمارے گھر سے رخصت ہو گی سب نے وجاہت شاہ کے فیصلے کا احترام کیا

For more visit (exponovels.com)

نکاح کا دن بھی اگیا انس کو کرن کو اس پاک بندھن میں باندھ دیا گیا کرن ہمیشہ کے لئے انس کے نام ہو گئی سب کی دعاؤں سے کرن شاہ ہاوس سے رخصت ہو کر ملک ہاوس اگی کرن کو لا کر انس کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا کمرہ بہت اچھا سجایا گیا تھا

کرن ابھی روم کا جائزہ لے رہی تھی انس اندر داخل ہوا اور چلتا ہو کرن کے پاس اکر بیڈ پر بیٹھ گیا اتنے دن ہو گئے مجھے ائے ہوئے تم مجھ سے ملی کیوں نہیں جیل میں بھی دوبارہ ملنے نہیں ائی ناراض ہو مجھ سے جی ناراض ہو اپ سے اس دن اپ نے مجھ کتنا دکھ دیا پلٹ کر مجھے نہیں دیکھا کرن اس بات کا احساس مجھے تمھارے جانے کے بعد ہوا اس کے بعد میں نے تمھارا بہت انتظار کیا لیکن تم ائی نہیں اچھا سوری اس دن کے لئے کرن نے انس کے ہاتھ کانوں سے ہٹائے اس کی ضرورت نہیں ہے میں اپ سے ناراض نہیں ہو بس تھوڑا غصہ تھا جو اب ختم ہو گیا پکا غصہ نہیں ہو کرن نے نہ میں سر ہلایا

تمہارا گفٹ تو دینا ماہی بھول گیا انس نے جیب سے ایک ڈبی نکالی جس میں ایک خوبصورت رنگ تھی انس نے کرن کا ہاتھ تھاما i love you کرن اور اس کا ہاتھ چوم لیا

اور انہوں نے اپنی زندگی کی نئی شروات کی

انس کا ولیمہ بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا بہت اچھا ارینجمنٹ کیا گیا وجاہت شاہ بھی بہت خوش تھے

احمد اور ماہم بھی شامل ہوئے اپنے دو سال کے بیٹے فاحد کے ساتھ ماہی دونوں بچوں بہت مشکل سے سنبھال رہی تھی

ارتضا ماہی اپنے بچوں کے ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے

مریم اور دانیال بھی اپنی بیٹی کے ساتھ بہت خوش تھے سب کپلز اپنے بچوں کے ساتھ پیک بنوا رہے تھے

حمزہ بھی پوری طرح سے ٹھیک ہو گیا تھا

سب سٹیج پر اکٹھے ہوئے تھے فیملی پیک کے لئے کرن بھی گرے رنگ کی میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی عبث کے پیار نے اس کو اور نکھار دیا تھا

سب نے مل کر فیملی پیک بنوائی اور سب خوشی خوشی اپنی زندگی گزرنے لگے

**ختم شد**